صحیح بخاری وصحیح مسلم کے منتخب شدہ قصے

اصدق القصص

www.KitaboSunnat.com

تالیف
ابی عبدالصبور عبدالغفور دامنی حفظہ اللہ

مقدمہ
فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

ناشر: مدرسہ دارالسنۃ تگران آباد مکران بلوچستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری و صحیح مسلم کے منتخب قصے

اصدق القصص

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

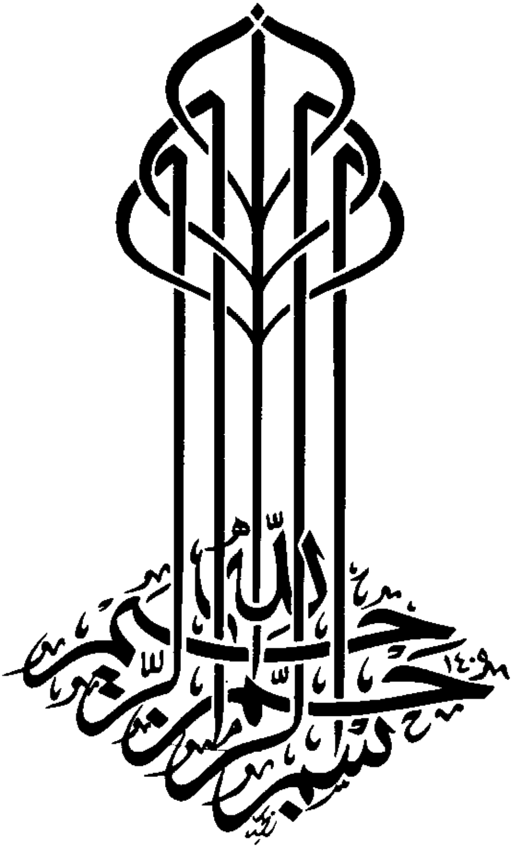

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صحیح بخاری و صحیح مسلم کے منتخب شدہ قصے

اصدق القصص

تالیف

فضیلۃ الشیخ ابی عبد الصبور عبد الغفور دامنی حفظہ اللہ

مقدمہ

فضیلۃ الشیخ عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

ناشر: مدرسہ دار السنۃ تگران آباد مکران بلوچستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب ---------------- **اصدق القصص**

مؤلف ---------------- (فضیلۃ الشیخ) ابی عبد الصبور عبد الغفور دامنی حفظہ اللہ (فاضل مدینہ یونیورسٹی)
مہتمم مدرسہ دار السنۃ تگران آباد مکران
امیر جمعیت اہل حدیث مکران ڈویژن، بلوچستان

مقدمہ ---------------- فضیلۃ الشیخ عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

تعداد ---------------- 2000

اشاعت اول ---------------- 25-07-2011

ناشر ---------------- مدرسہ دار السنۃ تگران آباد مکران بلوچستان

تعاون ---------------- جمعیت اہلحدیث سندھ

ملنے کا پتہ

☆ مدرسہ دار السنۃ تگران آباد تمپ 0336-8829216
☆ المعھد السلفی للتعلیم والتربیۃ کراچی 021-34610381
☆ المعھد الدینی تجبور مکران 0855-612229
☆ جامعہ ابی بکر الاسلامیہ گلشن اقبال کراچی 021-4983313
☆ الجامعۃ الستاریۃ الاسلامیۃ گلشن اقبال کراچی 021-4980877
☆ الجامعۃ السلفیۃ دعوۃ الحق کوئٹہ 081-2880280 -1
☆ الجامعۃ الاسلامیۃ السلفیۃ چاہ سر تربت 0852-411105
☆ جمعیۃ الدعوۃ الخیریۃ تربت مکران 0321-3591211
☆ دار السلام شوروم لاہور 042-7232400
☆ مکتبہ امام بخاری کورٹ روڈ کراچی
☆ مدرسہ تعلیم القرآن الندور بلیدہ 0852-623114
☆ مرکز القرآن والسنۃ الخیری تجبور 642201
☆ مدرسۃ دار التوحید تسپ تجبور 611115
☆ مکتبہ قرآن وحدیث کورٹ روڈ کراچی
☆ مدرسۃ دار التوحید اورماڑہ 0863-310145
☆ محمدی مسجد اہل حدیث چاکیواڑہ کراچی۔
☆ مکہ ہوٹل لیاری کراچی۔ 021-2526585
☆ فضلی بک سپر مارکیٹ اردو بازار کراچی
☆ مکتبہ رحمانیہ بوہرہ پیر کراچی
☆ حرمین پبلی کیشنز کراچی 0333-3030804
☆ راشدی مسجد اہل حدیث موسیٰ لین کراچی۔ 32511932

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرس

- عرض مؤلف ---------- 12
- أصدق القصص کے مضامین ---------- 14
- مقدمہ (فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ) ---------- 15
- **حصہ اول:** ---------- 17
- **فصل اول**

انبیاء ورسل علیہم السلام کے قصے ---------- 17

- **پہلا قصہ**

سیدنا آدم اور سیدنا موسیٰ علیہما السلام کا تقدیر کے مسئلہ میں اختلاف کا قصہ ---------- 18

- **دوسرا قصہ**

سیدنا اسماعیل اور ان کی والدہ ہاجر علیہما السلام کا قصہ ---------- 22

- **تیسرا قصہ**

سیدنا ابراھیم علیہ السلام اور جابر بادشاہ کا قصہ ---------- 36

- **چوتھا قصہ**

حبس شمس (سورج کے رُک جانے) کا قصہ ---------- 41

- **پانچواں قصہ**

سلیمان علیہ السلام کے سامنے عورتوں اور بھیڑیا کا قصہ ---------- 45

- **چھٹا قصہ**

چیونٹی کا نبی کو کاٹنے کا قصہ ---------- 49

- **ساتواں قصہ**

عیسیٰ علیہ السلام اور چور کا قصہ ---------- 52

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ **آٹھواں قصہ**

سلیمان علیہ السلام کے ہاں ان شاء اللہ نہ کہنے پر ناقص الخلقت بچہ پیدا ہونے کا قصہ ------ 54

❁ **فصل دوم**

اللہ تعالیٰ کی عجائب قدرت پر دلالت کرنے والے قصے ------ 57

❁ **پہلا قصہ**

ماں کی گود میں شیر خوار بچے کے بولنے کا قصہ ------ 58

❁ **دوسرا قصہ**

گائے اور بھیڑیے کے بولنے کا قصہ ------ 62

❁ **فصل سوم**

فضائل اعمال والے قصے ------ 66

❁ **پہلا قصہ**

قرض داروں پر رحم کرنے والے کا قصہ ------ 67

❁ **دوسرا قصہ**

سو آدمیوں کے قاتل کا قصہ ------ 71

❁ **تیسرا قصہ**

بندے کی توبہ سے اللہ تعالیٰ کے خوش ہونے کا قصہ ------ 78

❁ **چوتھا قصہ**

غار والوں کا قصہ ------ 82

❁ **پانچواں قصہ**

کتے کے پانی پلانے سے زانیہ عورت کی مغفرت کا قصہ ------ 89

❁ **چھٹا قصہ**

باغ والے کا قصہ ------ 92

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❋ ساتواں قصہ

اللہ کی رضا کی خاطر زیارت کرنے سے اللہ کی محبت کے مستحق ہونے کا قصہ ... 95

❋ آٹھواں قصہ

راستہ سے کانٹے ہٹانے سے اللہ کی مغفرت کے مستحق ہونے کا قصہ ... 98

❋ نواں قصہ

اللہ کے خوف سے جلانے کی وصیت کرنے والے محروق کی مغفرت کا قصہ ... 100

❋ فصل چھارم

ایمانی نمونے والے قصے ... 104

❋ پہلا قصہ

جریج عابد کا قصہ ... 105

❋ دوسرا قصہ

ایک ایمان دار قرض دار کا ایمان افروز قصہ ... 109

❋ تیسرا قصہ

غیر محل میں صدقہ کرنے والے کا قصہ ... 114

❋ چوتھا قصہ

ایماندار بائع ومشتری کا قصہ ... 118

❋ پانچواں قصہ

ابرص، اقرع اور اعمٰی کا قصہ ... 121

❋ چھٹا قصہ

اصحاب الاخدود کا قصہ ... 127

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل پنجم

برے نمونے والے قصے ---------- 139

پہلا قصہ

بلی کو بھوکا رکھنے کی وجہ سے ایک عورت کے جہنم میں جانے کا قصہ ---------- 140

دسرا قصہ

اللہ پر جرأت کر کے قسم کھانے سے اعمال کے برباد ہونے کا قصہ ---------- 143

تیسرا قصہ

مصنوعی ٹانگیں بنوانے والی عورت کا قصہ ---------- 146

چوتھا قصہ

ایک مغرور ومتکبر کے زندہ زمین میں دھنس جانے کا قصہ 149

پانچواں قصہ

بنی اسرائیل کو اللہ کے صریح امر کی مخالفت پر سزا ملنے کا قصہ ---------- 152

حصہ دوم:

خاتم الرسل ﷺ اور صحابہ کرام کے قصص وواقعات پر مشتمل ہے ---------- 161

اس حصے کو تین فصلوں پر تقسیم کیا گیا ہے ---------- 161

فصل اول

رسول اللہ ﷺ سے متعلق قصص وواقعات ---------- 161

پہلا قصہ

قیصر روم (ہرقل) کا ابوسفیان بن حرب سے نبی ﷺ کے متعلق تفصیلی گفتگو کا قصہ ---------- 162

دوسرا قصہ

سورۃ الفاتحہ کی فضیلت کا قصہ ---------- 179

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ تیسرا قصہ

نبی ﷺ اور ابوبکر صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کا بھوک کی وجہ سے گھر سے نکلنے کا قصہ --- 182

❁ چوتھا قصہ

یہودی لڑکے کے آخری لمحات میں اسلام قبول کرنے کا قصہ ------- 187

❁ پانچواں قصہ

خادم مسجد کی نمازِ جنازہ پڑھنے کا قصہ ------------------- 191

❁ چھٹا قصہ

موحدوں کے جنت میں جانے کا قصہ ------------------- 194

❁ ساتواں قصہ

خوارج کے خروج کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی خبر دینے کا قصہ ------ 199

❁ آٹھواں قصہ

عنبر مچھلی کا قصہ ------------------------ 208

❁ نواں قصہ

سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب اور ان کی اہلیہ اور ان کے سفینہ والوں کا قصہ -- 215

❁ دسواں قصہ

سیدنا عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کا قصہ ------------ 221

❁ گیارھواں قصہ

خمس حنین نہ ملنے پر بعض انصار کی خفگی اور نبی ﷺ کے تسلی بخش خطبہ کا قصہ ----- 229

❁ بارھواں قصہ

اہل ایمان پر امتحان و آزمائشوں کے آنے کا قصہ ----------- 235

❁ تیرھواں قصہ

اسلام سے مرتد ہونے والے کا عبرتناک سزا پانے کا قصہ --------- 238

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ چودھواں قصہ

قاتل نفس کے جہنم میں جانے کا قصہ ---------- 241

❁ فصل دوم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعلق قصص و واقعات ---------- 245

❁ پہلا قصہ

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وسعتِ علم اور اسلام فہمی کا قصہ ---------- 246

❁ دوسرا قصہ

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا قصہ ---------- 250

❁ تیسرا قصہ

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کا قصہ ---------- 256

❁ چوتھا قصہ

سیدنا ثمامہ بن اُثال رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا قصہ ---------- 261

❁ پانچواں قصہ

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خواب کی تعبیر کرنے کا قصہ ---------- 266

❁ چھٹا قصہ

سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا اپنا باغ اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے کا قصہ ---------- 272

❁ ساتواں قصہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو سمجھنے کا قصہ ---------- 276

❁ آٹھواں قصہ

استیذان کے مسئلہ میں سیدنا عمر اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کا قصہ ---------- 280

❁ نواں قصہ

زینب زوجہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صدقہ کے متعلق استبصار کا قصہ ---------- 286

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❋ **فصل سوم**

برے نمونے والے قصے ---------------------------- 290

❋ **پہلا قصہ**

عالم بے عمل کا قصہ ---------------------------- 291

❋ **دوسرا قصہ**

شہید، عالم اور سخی کا عدمِ اخلاص کی بناء پر جہنم میں جانے کا قصہ ---------- 295

❋ **مصادر ومراجع** ---------------------------- 300

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض مؤلف

الحمد لله رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ خاتم النبین والمرسلین محمد ﷺ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

یہ مختصر رسالہ جو آپ حضرات کے ہاتھوں میں ہے جو کہ خالص دین اسلام کی آبیاری کے لئے صحیح احادیث پر مشتمل ہے تاکہ ہمارے معاشرے کے لوگ انہیں احادیث کی روشنی میں اپنی اصلاح کریں۔

وجہ تالیف

اس رسالہ کا سبب تألیف بعینہ وہی ہے جو میری دوسری کتاب ''اُحسن القصص'' کے مقدمہ میں بیان ہوا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ اکثر و بیشتر خطباء وواعظین بے سند، جھوٹے اور منگھڑت قصے اور کہانیاں بیان کر کے سامعین کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ شرعاً ممنوع اور ناپسندیدہ طرزِ عمل ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرزِ عمل کی شدید مذمت فرمائی ہے، فرمانِ نبوی ہے: ''من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار'' ①

یعنی: ''جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھتا ہے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔''

نیز فرمایا: ''کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع'' ②

یعنی: ''کسی شخص کے جھوٹا ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کردے''

تو میں نے ان جھوٹے اور منگھڑت قصے اور کہانیوں کے نعم البدل کے طور پر اللہ تعالیٰ کی توفیق ومہربانی سے دو کتابیں لکھی ہیں: ایک ''اُحسن القصص'' جو کہ صرف بعض قرآنی قصوں پر مشتمل ہے اور دوسری ''اُصدق القصص'' جو کہ آپ کے ہاتھوں میں ہے اور یہ

---

① صحیح بخاری: ۱۱۰/ مقدمہ صحیح مسلم: ۳

② مقدمۃ صحیح مسلم: ۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب صرف اور صرف صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں مذکور بعض قصص وواقعات کے بیان پر مشتمل ہے ۔ اور ''اُصدق القصص'' کے لکھنے کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ خطباء وواعظین جھوٹے ومن گھڑت قصے اور کہانیوں کی بجائے ان صحیح اور سچے قصص وواقعات کو اپنی تقاریر کی زینت بنائیں اور عوام الناس کی صحیح راہنمائی کریں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میری اس ادنیٰ سی خدمت کو شرف قبولیت بخشے، اللھم آمین

کتبہ/ أبوعبدالصبور عبدالغفور دامنی

۲۰/۱۲/۲۰۱۰

التماس

کمپیوٹر کی کمپوزنگ میں عام طور پر بعض اخطاء واغلاط واقع ہو ہی جاتی ہیں ۔ہم نے پروف ریڈنگ میں اپنی استطاعت کے مطابق تصحیح کی کوشش کی ہے پھر بھی قارئین کرام سے التماس ہے کہ املاء، اعراب، تخریج وترقیم آیات واحادیث میں اگر کسی خطاء وغلطی پر مطلع ہوں تو ہمیں ضرور آگاہ کریں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں ان کی تصحیح کر دی جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُصدق القصص کے مضامین

اس مختصر رسالہ کو میں نے دوحصوں میں تقسیم کردیا ہے حصہ اول میں گذشتہ انبیاء ورسل علیہم السلام اوران کی امتوں کے قصص وواقعات ہیں اور حصہ دوم خاتم الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قصص وواقعات پر مشتمل ہے۔

حصہ اول

اس حصہ کو پانچ فصلوں میں تقسیم کردیا گیا ہے:

فصل اول: انبیاء ورسل علیہم السلام کے قصے

فصل دوم: اللہ تعالیٰ کی عجائب قدرت پر دلالت کرنے والے قصے

فصل سوم: فضائل اعمال والے قصے

فصل چہارم: ایمانی نمونے والے قصے

فصل پنجم: برے نمونے والے قصے

حصہ دوم

اس حصہ کو تین فصلوں پر تقسیم کیا گیا ہے:

فصل اول: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق قصص وواقعات

فصل دوم: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعلق قصے وواقعات

فصل سوم: برے نمونے والے قصے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمۃ

الحمدللہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ ، وبعد :

قارئین کرام! یہ کتابِ مستطاب الموسوم بہ'' أصدق القصص'' فضیلۃ الأستاذ الفاضل الشیخ عبدالغفور دامنی حفظہ اللہ کی تصنیف لطیف ہے۔

کتاب کا موضوع، اس کے نام سے ظاہر ہو رہا ہے، یعنی سچے واقعات کا بیان۔

مصنف حفظہ اللہ نے اس کتاب میں صحیح بخاری ومسلم میں مروی واقعات کا ذکر فرمایا ہے، جس کا معنی یہ ہے کہ یہ تمام قصص وواقعات بالکل صحیح ہیں، کیونکہ صحیح بخاری ومسلم کی صحت پر شرق وغرب کے تمام علماء متفق ہیں۔

حافظ ابن صلاح رحمہ اللہ علوم الحدیث میں فرماتے ہیں:"کتاباھما أصح الکتب بعد کتاب اللہ" یعنی امام بخاری اور امام مسلم کی کتابیں، قرآن مجید کے بعد، تمام کتب میں صحیح ترین ہیں۔

یہی بات امام نووی رحمہ اللہ نے صحیح مسلم کی شرح کے مقدمہ میں تحریر فرمائی ہے:"اتفق العلماء علی أن أصح الکتب بعد الکتاب العزیز ، الصحیحان:البخاری ومسلم"

امام شوکانی رحمہ اللہ نے صحیحین کی أصحیت کے متعلق علماء کا اجماع نقل کر کے فرمایا ہے:

"وعند ھذہ الاجماعات تندفع کل شبھۃ ویزول کل تشکیک" اس قسم کے اجماعات کے ہوتے ہوئے ہر شبہ مندفع اور ہر شک زائل ہو جاتا ہے۔

حضرات! واقعات کے بیان میں، ان کے استنادی صحت کا پورا پورا اہتمام، ایک انتہائی نفیس اور پاکیزہ سوچ کا عکاس ہوتا ہے۔ ایسا اہتمام وہی شخص کرسکتا ہے جس کا دل خشیت الٰہی کا مرقع ہو اور جس کے علم وقلم میں سلفِ صالحین کے منہج کی پوری پوری جھلک ہو۔

ورنہ ہند وپاکستان کی ایک جماعت، جو سروں پہ بستر اٹھائے گلی گلی، کوچہ کوچہ گھوم کر بزعمِ خویش دعوتی وتبلیغی مہمات سرانجام دے رہی ہے، مگر افسوس صد افسوس! کہ جھوٹے واقعات، من گھڑت حکایات اور موضوع قصص واخباران کے پروگرام اور منہج کا اہم حصہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں ، بلکہ بعض اوقات ان واقعات میں شرک وبدعت جیسی ضلالات کی بھرمار ہوتی ہے، اگر ان کی توجہ اس جھوٹ اور کذب وافتراء کی جانب مبذول کرائی جائے تو بڑی ڈھٹائی سے جواب دیتے ہیں کہ ہمارے اکابرین نے تبلیغ کی خاطر جھوٹ بولنا جائز قرار دیا ہے۔(لاحول ولاقوۃ الا باللہ)

انہیں فرمانِ رسول ﷺ"من كذب على متعمدا فليتبوأ مقعده من النار" کا کوئی خوف نہیں؟

کیا دین حق اتنا کمزور اور ناقص ہے کہ اسے منوانے کیلئے جھوٹ کا سہارا لینا پڑے؟ دینِ حق میں اپنی صداقت وحقانیت منوانے کی کوئی صلاحیت نہیں؟

شیخ عبدالغفور دامنی ﷾ نے صحیح اور ثابت شدہ قصص وواقعات کا انتخاب کر کے اس قسم کے منحرف طبقات پر پروقار رد فرمایا ہے فجزاه الله عنا وعن المسلمين خير الجزاء .

کتاب ھذا کی دوسری اہم خصوصیت یہ ہے کہ شیخ نے صرف سردِ واقعات پر اکتفاء نہیں فرمایا، بلکہ ان سے حاصل شدہ دروس وعبر، نیز بڑے لطیف استنباطات بھی جابجا تحریر فرمائے ہیں ،جس سے کتاب کی افادیت میں دوچند اضافہ ہوگیا ہے۔ اس کتاب کو چیدہ چیدہ مقامات سے پڑھ کر ہمیں یقین ہے کہ قارئین کرام اس اندازِ تحریر سے بہت مستفید ہوں گے واقعات میں غور وفکر کا بہت سا سامان موجود ہوتا ہے قولہ تعالیٰ:﴿فاقصص القصص لعلهم يتفكرون﴾ میں اسی طرف اشارہ ہے۔

آخر میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ الشیخ عبدالغفور دامنی ﷾ کی عمر، صحت اور علم وعمل میں برکت عطا فرمائے ، کتاب ھذا اور ان کی دیگر مطبوعات ومخطوطات کو ان کے میزانِ حسنات کا ذخیرہ بنادے ۔اوران کی دیگر کتب کی طرح اس کتاب کو بھی ایک خلقِ کثیر کے افادہ نیز ہدایت کا ذریعہ بنادے۔وهو تعالیٰ سميع قريب مجيب الدعوات ، وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين .

وکتبہ/عبداللہ ناصر الرحمانی

9/7/2011

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ اول:

فصل اول

انبیاء ورسل علیہم السلام کے قصے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا قصہ

سیدنا آدم اور سیدنا موسیٰ علیہما السلام کا تقدیر کے مسئلہ میں اختلاف کا قصہ

تمہید: ہر مؤمن کو جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری اور لازمی ہے ان میں ایک تقدیر ہے، تقدیر کا مطلب یہ ہے کہ کائنات میں جو کچھ ہو رہا ہے یا زمانہ ماضی میں جو کچھ ہوا یا آئندہ زمانہ میں جو ہوگا وہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی تخلیق سے پچاس ہزار برس پہلے لوحِ محفوظ میں لکھ دیا ہے اور اب جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے علم اور اس کے لکھے ہوئے کے عین مطابق اور اس کی مشیت وارادہ کے تحت ہو رہا ہے۔

تقدیر کا مسئلہ ایسا نازک معاملہ ہے کہ اس میں بحث وتمحیص اور مناقشہ ومناظرہ سب بے سود ہیں اور اس میں سرِ تسلیم خم کے سوا فلاح ونجات کا کوئی راستہ نہیں۔ ہاں البتہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو کسی حد تک اختیار دیا ہے مگر وہ اختیار بھی ﴿ وَمَا تَشَاؤُنَ إِلَّآ أَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ ﴾ والے قاعدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی مشیت وارادہ کے تابع ہے۔

سیدنا آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کا آنے والا قصہ اسی کے متعلق ہے، اب اصل قصہ ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ يَزِيْدَ (وَهُوَ ابْنُ هُرْمُزَ) وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الأَعْرَجِ قَالَا سَمِعْنَا أَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيهِمَا "سلام عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰى. قَالَ مُوْسٰى: أَنْتَ آدَمُ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَأَسْكَنَكَ فِيْ جَنَّتِهِ ثُمَّ أَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيْئَتِكَ إِلَى الأَرْضِ؟ فَقَالَ آدَمُ: أَنْتَ مُوْسٰى الَّذِيْ اِصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ وَأَعْطَاكَ الأَلْوَاحَ فِيْهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللّٰهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟ قَالَ مُوْسٰى بِأَرْبَعِيْنَ عَامًا. قَالَ آدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيْهَا ﴿وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى﴾ قَالَ نَعَمْ. قَالَ أَفَتَلُوْمُنِيْ عَلَى أَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ أَنْ أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِيْ بِأَرْبَعِيْنَ سَنَةً. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰى. ①

یزید بن ھرمز اور عبدالرحمٰن اعرج ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سیدنا آدم وموسیٰ علیہما السلام نے اپنے رب کے سامنے مباحثہ کیا، جس میں آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: کہ آپ آدم ہیں، اللہ عزوجل نے آپ کو اپنے دستِ مبارک سے تخلیق فرمایا، اور آپ کے اندر روح پھونکی، فرشتوں سے آپ کو سجدہ کروایا اور جنت میں آپ کو رہائش عطا کی (ان سب انعامات کے باوجود) آپ نے لوگوں کو اپنی خطاً کے سبب زمین پر اتار دیا؟ (جواب میں) آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ وہی موسیٰ ہیں جنہیں اللہ نے اپنی رسالت اور اپنی ذات سے ہم کلامی کا شرف بخشا، آپ کو تورات کی الواح (تختیاں) عطا فرمائیں جن کے اندر ہر چیز کا واضح بیان تھا، اور آپ کو اپنا قرب عطا فرما کر سرگوشی فرمائی، تو آپ نے میری تخلیق سے کتنا عرصہ قبل تورات کا لکھا ہوا

① (رواه البخاری، کتاب تفسير القرآن، سورة طه، باب "واصطنعتك لنفسى :الرقم: ٤٧٣٦ / مسلم، كتاب القدر، باب حجاج آدم وموسیٰ عليهما السلام، الرقم: ٢٦٥٢، واللفظ له.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پایا تھا؟ موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ چالیس برس قبل۔ آدم نے فرمایا: ''کہ آپ نے تورات میں یہ لکھا ہوا پایا (اور آدم نے نافرمانی کی سو وہ لغزش کھا گیا'' موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ آدم نے فرمایا: کہ پھر کیا آپ مجھے ایک ایسے عمل پر ملامت کر رہے ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے میری تخلیق سے چالیس برس قبل ہی لکھ دیا کہ میں ایسا کروں گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اس استدلال سے آدم موسیٰ پر غالب آ گئے۔

حدیثِ مذکور سے مأخوذ نکات واستنباطات

حدیثِ مذکور سے کئی احکام وفوائد مستنبط ہوتے ہیں جن میں ذیل کے چند فوائد شامل ہیں۔

① صالحین کے آپس میں بحث ومباحثہ کا جواز، بالخصوص اس مسئلہ میں کہ جس میں اشکال واشتباہ ہو، جس طرح سیدنا آدم وموسیٰ علیہما السلام کے درمیان یہ مباحثہ ہوا۔

② بحث ومناقشہ میں فریقین (دونوں مباحثین) میں سے ہر ایک کو دوسرے کا احترام کرنا اور اس کے فضل وکمال کا اقرار کرنا چاہیے، جیسا کہ سیدنا آدم وموسیٰ علیہما السلام میں سے ہر ایک نے دوسرے کے فضل وکمال کا ذکر کیا۔ (جس کا تذکرہ نمبر ۵ میں آگے آرہا ہے)

③ حدیثِ مذکور سے تقدیر کا ثبوت ملتا ہے اور وہ سیدنا آدم علیہ السلام کا یہ فرمان:

''أفتلومنی علی ان عملت عملا کتبه اللّٰهُ علی ان اعمله قبل ان یخلقنی باربعین سنة'' ہے لہٰذا یہ حدیث فرقہ قدریہ (منکرین قدر) کے خلاف ایک قوی وقطعی دلیل ہے۔

④ حدیثِ مذکور سے اللہ تعالیٰ کی صفت ''ید'' (ہاتھ) ثابت ہوتی ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کی اس صفت (یا دیگر صفات) کی نفی یا تاویل جائز نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات ان کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دوسرا قصہ

سیدنا اسماعیل اور ان کی والدہ هاجر[1] علیہما السلام کا قصہ

تمہید: سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کا بیشتر حصہ ابتلاء وآزمائشوں میں گزرا، وہ ایک بت ساز گھرانے میں پیدا ہوئے، ان کی پوری قوم بت پرستی کی لت میں پڑی ہوئی تھی، رب واحد کے بجائے ارباب کثیرہ کی پرستش کرنے والی تھی، اللہ کی طرف سے رُشد پانے کے بعد انہوں نے رب العالمین کی توحید کی دعوت کا آغاز اپنے گھر سے کیا، مشرک باپ نے نہ صرف توحید کی دعوت کو رد کیا بلکہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو گھر اور علاقہ چھوڑنے پر مجبور کردیا، پتھروں کے تراشے ہوئے بتوں اور اصنام کو جو ان کی قوم کے معبود ومسجود تھے، جب ابراہیم علیہ السلام نے ٹکڑے ٹکڑے کردیا تو اس کی پاداش میں بھڑکتی ہوئی آگ میں ان کو پھینک دیا گیا۔ جد الأنبیاء جناب ابراہیم علیہ السلام کو خالق کائنات نے بڑھاپے کے عالم میں سیدہ هاجر علیہا السلام کے بطن سے اسماعیل علیہ السلام فرزند عطا فرمایا، ابھی یہ شیرخوار ہی تھے کہ اللہ نے اپنے خلیل کو حکم دیا کہ دونوں ماں بیٹے کو سرزمین مکہ میں میرے گھر کے پاس چھوڑ آئیں، چنانچہ اللہ کے اس عظیم نبی نے سرتسلیم خم کرتے ہوئے اللہ کے اس حکم کی تعمیل فرمائی۔

مزید تفصیل پیش آمدہ قصہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

[1] عام طور لوگ سیدنا اسماعیل کی والدہ "هاجر" کو مؤنث بنانے کے لئے اس پر تاء تانیث داخل کرکے هاجرہ کہا کرتے ہیں جبکہ یہ لفظ "هاجر" خود مؤنث ہے مزید تاء تانیث لگانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور یہ ایک حقیقت ہے چنانچہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور مصر کے ظالم وجابر بادشاہ کے قصے میں اس کی تفصیل آئی ہے اور ان اشخاص کے قصے میں صحیح احادیث کی روشنی میں یہ کلمہ دو الفاظ کے ساتھ "هاجر" اور "آجر" بغیر تاء تانیث کے آیا ہے۔ اب ہم ان دونوں کلمات کے متعلق صحیح بخاری سے صرف موضع شاہد پیش کرتے ہیں (... فقال انکم لم تأتونی بانسان وإنما أتیتمونی بشیطان فأخدمها هاجَرَ فأتته وهو قائم یصلی فأومأ بیده مَهْیَمْ؟ قالت: رد اللّٰه کید الکافر أو الفاجر فی نحره وأخدم هاجَرَ......) "رواه البخاری، کتاب الانبیاء، باب قول اللّٰه تعالیٰ "واتخذ اللّٰه ابراهیم خلیلاً" الرقم: ۳۳۵۸" اور ایک دوسری روایت میں "آجر" آیا ہے اور یہ آنے والے قصے میں تفصیل کے ساتھ آرہا ہے ہم یہاں صرف اسکا موضع شاہد پیش کرتے ہیں (... ارجعوها إلی إبراهیم وأعطوها آجر...) "رواه البخاری، کتاب البیوع باب شراء المملوك من الحربی وهبته وعتقه الرقم: ۲۲۱۷"

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

عَنْ سَعِيْدِبْنِ جُبَيْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَوَّلُ مَا اتَّخَذَ النِّسَاءُ الْمِنْطَقَ مِنْ قِبَلِ اُمِّ اِسْمٰعِيْلَ ، اِتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لِتُعَفِّيَ اَثَرَهَا عَلٰى سَارَةَ ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا اِبْرَاهِيْمُ وَبِابْنِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَهِيَ تُرْضِعُهُ حَتّٰى وَضَعَهَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِي اَعْلَى الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ ، وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيْهِ تَمْرٌ وَسِقَاءٌ فِيْهِ مَاءٌ ثُمَّ قَفّٰى اِبْرَاهِيْمُ مُنْطَلِقًا فَتَبِعَتْهُ اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ فَقَالَتْ: يَا اِبْرَاهِيْمُ اَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا فِيْ هٰذَا الْوَادِي الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ اِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ ؟ فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ مِرَارًا ، وَجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ اِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهُ: آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَتْ: اِذَنْ لَا يُضَيِّعُنَا ثُمَّ رَجَعَتْ ، فَانْطَلَقَ اِبْرَاهِيْمُ حَتّٰى اِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُ اِسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ ثُمَّ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: ﴿رَبَّنَا اِنِّيْ اَسْكَنْتُ

ترجمہ: سیدنا سعید بن جبیر رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں آپ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: سب سے پہلے جس خاتون کمر کا پٹکا بنایا، وہ اسماعیل (علیہ السلام) کی والدہ ماجدہ (ھاجر علیہا السلام) تھیں انہوں نے یہ پٹکا اس لئے بنایا تا کہ وہ اپنے قدموں کے نشانات کو سیدہ سارہ (علیہا السلام) کیلئے مٹا دیں، پھر ابراھیم علیہ السلام انہیں اور ان کے بیٹے اسماعیل (علیہ السلام) کو جب کہ وہ حالت رضاعت (یعنی دودھ پیتے بچے تھے) لے کر بیت اللہ کے جوار (پڑوس) میں آ گئے (اس وقت بیت اللہ تعمیری شکل میں نہیں تھا) اور ان دونوں کو مسجد حرام میں موجود زمزم کے کنویں کے اوپر ایک سائبان میں چھوڑ دیا، اس وقت مکہ میں کوئی ذی نفس تھا اور نہ ہی پانی کا وجود تھا، دونوں کو وہاں چھوڑ کر ان کے قریب ایک تھیلی جس میں کچھ کھجوریں تھیں رکھدیں اور پانی کا ایک مشکیزہ بھی رکھدیا اور خود الٹے پاؤں واپس چل دیئے، سیدہ ھاجر (علیہا السلام) ان کے پیچھے پیچھے گئیں اور کہا کہ: اے ابراہیم! ہمیں اس (بے آب وگیاہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ سَعِيْدِبْنِ جُبَيْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَوَّلُ مَااتَّخَذَ النِّسَاءُ الْمِنْطَقَ مِنْ قِبَلِ أُمِّ اِسْمٰعِيْلَ ، اِتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لِتُعَفِّيَ اَثَرَهَا عَلٰى سَارَةَ ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا اِبْرَاهِيْمُ وَبِابْنِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَهِيَ تُرْضِعُهُ حَتّٰى وَضَعَهَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِيْ اَعْلَى الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ ، وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيْهِ تَمْرٌ وَسِقَاءٌ فِيْهِ مَاءٌ ثُمَّ قَفّٰى اِبْرَاهِيْمُ مُنْطَلِقًا فَتَبِعَتْهُ اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ فَقَالَتْ: يَااِبْرَاهِيْمُ اَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا فِيْ هٰذَا الْوَادِي الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ اِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ ؟ فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ مِرَارًا ، وَجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ اِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهُ: آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَتْ : اِذَنْ لَا يُضَيِّعُنَا ثُمَّ رَجَعَتْ ، فَانْطَلَقَ اِبْرَاهِيْمُ حَتّٰى اِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُ اِسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ ثُمَّ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ:﴿ رَبَّنَا اِنِّيْ اَسْكَنْتُ

ترجمہ: سیدنا سعید بن جبیر رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں آپ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: سب سے پہلے جس خاتون کمر کا پٹکا بنایا، وہ اسماعیل (علیہ السلام) کی والدہ ماجدہ (ھاجر علیہا السلام) تھیں انہوں نے یہ پٹکا اس لئے بنایا تا کہ وہ اپنے قدموں کے نشانات کو سیدہ سارہ (علیہا السلام) کیلئے مٹادیں، پھر ابراھیم علیہ السلام انہیں اور ان کے بیٹے اسماعیل (علیہ السلام) کو جب کہ وہ حالت رضاعت (یعنی دودھ پیتے بچے تھے) لے کر بیت اللہ کے جوار (پڑوس) میں آگئے (اس وقت بیت اللہ تعمیری شکل میں نہیں تھا) اوران دونوں کو مسجد حرام میں موجود زمزم کے کنویں کے اوپر ایک سائبان میں چھوڑ دیا، اس وقت مکہ میں کوئی ذی نفس تھا اور نہ ہی پانی کا وجود تھا، دونوں کو وہاں چھوڑ کر ان کے قریب ایک تھیلی جس میں کچھ کھوریں تھیں رکھدیں اور پانی کا ایک مشکیزہ بھی رکھدیا اور خود الٹے پاؤں واپس چل دیے، سیدہ ھاجر (علیہا السلام) ان کے پیچھے پیچھے گئیں اور کہا کہ: اے ابراہیم! ہمیں اس (بے آب وگیاہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ﴿ حَتَّى بَلَغَ ﴿يَشْكُرُونَ﴾ وَجَعَلَتْ أُمّ إِسْمٰعِيلَ تَرْضِعُ إِسْمٰعِيلَ وَتَشْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ حَتّٰى إِذَا نَفِدَ مَا فِي السِّقَاءِ عَطِشَتْ وَعَطِشَ إِبْنُهَا فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَلَوّٰى أَوْ قَالَ يَتَلَبَّطُ .

فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ ، فَوَجَدَتِ الصَّفَا أَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الْأَرْضِ يَلِيهَا فَقَامَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الْوَادِيْ تَنْظُرُ هَلْ تَرَى أَحَدًا فَلَمْ تَرَى أَحَدًا فَهَبَطَتْ مِنْ الصَّفَا حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْوَادِيْ رَفَعَتْ طَرْفَ دِرْعِهَا ثُمَّ سَعَتْ سَعْيَ الْإِنْسَانِ الْمَجْهُوْدِ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْوَادِيْ ، ثُمَّ أَتَتِ الْمَرْوَةَ فَقَامَتْ عَلَيْهَا فَنَظَرَتْ هَلْ تَرَى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَذٰلِكَ سَعْيُ النَّاسِ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا أَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا فَقَالَتْ: صَهٍ ، تُرِيْدُ نَفْسَهَا ، ثُمَّ تَسَمَّعَتْ

وادی میں چھوڑ کر کہاں جار ہے ہو جہاں نہ کوئی انسان ہے اور نہ کوئی دوسری چیز؟ ابراہیم علیہ السلام کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا ، وہ بار بار یہی کہتی رہیں ، ادھر ابراہیم علیہ السلام نے ان کی جانب ذرا بھی توجہ نہ فرمائی ، آخر انہوں نے پوچھا: کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم فرمایا ہے؟ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا ہاں ۔ تو ھاجر (ام اسماعیل علیہا السلام) نے (ایمان ویقین سے سرشار لہجہ میں) فرمایا: تب تو وہ ہمیں ضائع نہیں کریگا اور واپس لوٹ گئیں ، ادھر ابراھیم علیہ السلام چلتے رہے یہاں تک کہ جب اس گھاٹی میں پہنچے جہاں سے انہیں دیکھا نہیں جاسکتا تھا، تو اپنا رُخ بیت اللہ کی طرف کیا اور ہاتھ اٹھا کر ان کلمات کے ساتھ دعا فرمائی:

''اے میرے رب! میں نے اپنی اولاد کو اس بے آب وگیاہ وادی میں تیرے محترم گھر کے جوار میں آباد کیا ہے، اے میرے رب! تا کہ یہ نماز قائم کریں ، پس لوگوں میں سے بہت سوں کے دل ان کی طرف مائل کرے اور انہیں پھلوں اور میوہ جات سے رزق دے شاید وہ شکریہ کریں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَسَمِعَتْ اَيْضًا ، فَقَالَتْ : قَدْ اَسْمَعْتُ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ غِوَاثٌ فَاِذَا هِيَ بِالْمَلَكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ فَبَحَثَ بِعَقِبِهِ اَوْ قَالَ بِجَنَاحِهِ حَتّٰى ظَهَرَ الْمَاءُ فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ وَتَقُوْلُ بِيَدِهَا هٰكَذَا ، وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ الْمَاءِ فِيْ سِقَائِهَا وَهُوَ يَفُوْرُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ ـ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :يَرْحَمُ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمٰعِيْلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ اَوْ قَالَ : لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِيْنًا ، قَالَ : فَشَرِبَتْ وَاَرْضَعَتْ وَلَدَهَا ، فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ : لَاتَخَافُوا الضَّيْعَةَ ، فَاِنَّ هٰهُنَا بَيْتَ اللّٰهِ يَبْنِيْ هٰذَا الْغُلَامُ وَاَبُوْهُ ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضَيِّعُ اَهْلَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الْاَرْضِ كَالرَّابِيَةِ تَأْتِيْهِ السُّيُوْلُ فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَشِمَالِهِ فَكَانَتْ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَرَّتْ بِهِمْ رِفْقَةٌ مِنْ جُرْهُمَ اَوْ اَهْلُ بَيْتٍ مِنْ جُرْهُمَ مُقْبِلِيْنَ مِنْ طَرِيْقِ كَدَاءٍ فَنَزَلُوْا فِيْ اَسْفَلِ مَكَّةَ فَرَاَوْا طَائِرًا عَائِفًا فَقَالُوْا

ادھر اسماعیل (علیہ السلام) کی والدہ اسماعیل کو دودھ پلاتی رہیں اور اس مشکیزہ میں سے پانی پی کر گزارہ کرتی رہیں ، یہاں تک کہ مشکیزے کا سب پانی ختم ہوگیا تو خود بھی پیاسی رہ گئیں اور بیٹا بھی پیاسا رہ گیا ، بے چین ومضطرب ہوکر معصوم اسماعیل کی طرف دیکھتیں (جو پیاس سے بلک رہا تھا) حتی کہ ان سے یہ منظر دیکھا نہ گیا اور اسماعیل کی طرف دیکھنے کی ناگواری سے بچنے کیلئے وہاں سے چل پڑیں ، اس وادی کے قریب ترین صفا کا پہاڑ تھا ، ھاجَرہ اس پر جا کر کھڑی ہوئیں ، پھر وادی کی طرف رُخ کرکے دیکھنے لگیں کہ شاید کسی قافلہ کو دیکھ لیں ، لیکن کوئی بھی نظر نہ آیا ، پھر صفا سے نیچے اتر آئیں ، اور جب وادی میں پہنچیں تو اپنی چادر کا کونہ اونچا کیا (تاکہ دور سے گذرنے والے کسی قافلہ وغیرہ کو اپنی طرف متوجہ کریں) اور ایک انسان کی جتنی بساط ہوسکتی ہے کوشش کی اور وادی کو عبور کرکے مروہ پہاڑ پر آگئیں اور اس پر جا کر کھڑی ہوئیں اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگیں کہ شاید کوئی نظر آجائے ، وہاں بھی کوئی دکھائی نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ هٰذَا الطَّائِرَ لَيَدُوْرُ عَلٰى مَاءٍ
لَعَهْدُنَا بِهٰذَا الْوَادِيْ وَمَا فِيْهِ مَاءٌ
فَأَرْسَلُوْا جَرِيًّا أَوْ جَرِيَّيْنِ فَإِذَا هُمْ
بِالْمَاءِ فَرَجَعُوْا فَأَخْبَرُوْهُمْ بِالْمَاءِ
فَأَقْبَلُوْا قَالَ وَأُمُّ إِسْمٰعِيْلَ عِنْدَ الْمَاءِ .
فَقَالُوْا أَتَأْذَنِيْنَ لَنَا أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ؟
قَالَتْ نَعَمْ وَلٰكِنْ لَا حَقَّ لَكُمْ فِي
الْمَاءِ ـ قَالُوْا نَعَمْ ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَلْفٰى ذٰلِكَ أُمَّ
إِسْمٰعِيْلَ وَهِيَ تُحِبُّ الْأُنْسَ فَنَزَلُوْا
وَأَرْسَلُوْا إِلٰى أَهْلِيْهِمْ فَنَزَلُوْا مَعَهُمْ
حَتّٰى إِذَا كَانَ بِهَا أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْهُمْ
وَشَبَّ الْغُلَامُ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ
وَأَنْفَسَهُمْ وَأَعْجَبَهُمْ حِيْنَ شَبَّ فَلَمَّا
أَدْرَكَ زَوَّجُوْهُ امْرَأَةً مِنْهُمْ وَمَاتَتْ أُمُّ
إِسْمٰعِيْلَ وَجَاءَ إِبْرَاهِيْمُ بَعْدَ مَاتَزَوَّجَ
إِسْمٰعِيْلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهُ فَلَمْ يَجِدْ
إِسْمٰعِيْلَ فَسَأَلَ امْرَأَتَهُ عَنْهُ فَقَالَتْ
خَرَجَ يَبْتَغِيْ لَنَا ثُمَّ سَأَلَهَا عَنْ
عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ ، فَقَالَتْ نَحْنُ
بِشَرٍّ نَحْنُ فِيْ ضِيْقٍ وَشِدَّةٍ فَشَكَتْ
إِلَيْهِ قَالَ إِذَا جَاءَ زَوْجُكِ اقْرَئِيْ

دیا، سات مرتبہ ایسا کیا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسی وجہ سے صفا ومروہ کے مابین لوگوں کیلئے سعی مشروع قرار دی گئی ہے۔

پھر جب وہ مروہ چڑھیں تو ایک آواز انہوں نے سنی۔ تو کہا: خاموش، مراد اپنے آپ کو کہنا تھا، پھر دوبارہ کان لگا کر سننے کی کوشش کی تو کہنے لگی: اگر تمہارے پاس کوئی مدد ہے تو تم نے سنا دیا ہے (اور تو ہماری مدد کر) دیکھا تو ایک فرشتہ زمزم کی جگہ پر موجود ہے اس نے اپنے قدموں سے یا اپنے پروں سے (زمین) کھودنا شروع کیا یہاں تک کہ پانی نکل آیا، سیدہ ھاجر اس پانی کو حوض کی شکل میں محفوظ کرنے لگیں اور اپنے ہاتھ کے اشارے سے اس طرح کرنے لگیں، پھر اس پانی کو مشکیزے میں ڈالنے لگیں اور جب مشکیزہ بھر جاتا تو وہ پانی ابلنے لگتا تھا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ام اسماعیل پر رحم فرمائے، اگر وہ زمزم کو یونہی چھوڑ دیتیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقُولِي لَهُ يُغَيِّرُ عَتَبَةَ بَابِهِ. فَلَمَّا جَاءَ إِسْمٰعِيلُ كَأَنَّهُ آنَسَ شَيْئًا فَقَالَ هَلْ جَاءَ كُمْ مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ جَائَنَا شَيْخٌ كَذَا وَكَذَا فَسَأَلَنَا عَنْكَ فَأَخْبَرْتُهُ وَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهُ أَنَا فِي جَهْدٍ وَشِدَّةٍ. قَالَ وَهَلْ أَوْ صَاكِ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ. قَالَ ذَاكَ أَبِي وَقَدْ أَمَرَنِي أَنْ أُفَارِقَكِ اِلْحَقِي بِأَهْلِكِ فَطَلَّقَهَا وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ اِمْرَأَةً أُخْرٰى. فَلَبِثَ عَنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَتَاهُمْ بَعْدُ فَلَمْ يَجِدْهُ فَدَخَلَ عَلٰى اِمْرَأَتِهِ فَسَأَلَهَا عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ وَسَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِخَيْرٍ وَسَعَةٍ وَأَثْنَتْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ مَاطَعَامُكُمْ قَالَتْ اَللَّحْمُ قَالَ فَمَاشَرَابُكُمْ قَالَتْ اَلْمَاءُ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَلَوْكَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيْهِ قَالَ فَهُمَا

یا فرمایا، اسے محفوظ نہ کرتیں تو زمزم کا چشمہ جاری پانی کی شکل میں بہتا رہتا۔

غرض سیدہ ھاجر نے زمزم کا پانی پیا اور اپنے بچے کو دودھ پلاتی رہیں، فرشتے نے ان سے کہا کہ: اپنے ضائع (ہلاک) ہونے کا خوف مت کرو، اس لئے کہ یہاں پر اللہ تعالیٰ کا گھر ہے، جسے یہ لڑکا اور اس کا والد ملکر تعمیر کریں گے، اور اللہ تعالیٰ اس کے رہنے والوں کو ضائع نہیں فرمائیگا، اس زمانہ میں بیت اللہ زمین سے اونچائی پر ٹیلے کی مانند واقع تھا، کیونکہ سیلاب آیا کرتے تھے اور بیت اللہ کے دائیں بائیں حصہ کی عمارت کو نقصان پہنچاتے تھے، اسی طرح دن گذرتے رہے حتی کہ ایک بار وہاں سے قبیلہ جرھم کے چند لوگ یا جرھم کے گھر والوں میں سے کچھ لوگ گذرے جو کداء کے راستہ سے آرہے تھے، وہ مکہ کے نشیب میں فروکش ہوئے، وہاں انہوں نے دیکھا کہ ایک پرندہ منڈلا رہا ہے، وہ کہنے لگے یہ پرندہ تو پانی کے اوپر منڈلاتا ہے، جبکہ یہاں اس وادی میں تو کہیں پانی نہیں ہے انہوں نے ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَايَخْلُوْا عَلَيْهِمَا اَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ اِلَّا لَمْ يُوَافِقَاهُ قَالَ فَاِذَا جَاءَ زَوْجُكِ اِقْرَأِيْ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَمُرِيْهِ يُثَبِّتُ عَتَبَةَ بَابِهٖ فَلَمَّا جَاءَ اِسْمٰعِيْلُ قَالَ هَلْ اَتَاكُمْ مِنْ اَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ اَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَاَثْنَتْ عَلَيْهِ فَسَأَلَنِيْ عَنْكَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَسَأَلَنِيْ كَيْفَ عَيْشُنَا فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّا بِخَيْرٍ قَالَ فَاَوْصَاكِ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ هُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكَ اَنْ تُثَبِّتَ عَتَبَةَ بَابِكَ . قَالَ ذَاكَ اَبِيْ وَاَنْتِ الْعَتَبَةَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَمْسِكَكِ ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِسْمٰعِيْلُ يَبْرِیْ نَبْلاً لَهٗ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيْبًا مِنْ زَمْزَمَ فَلَمَّا رَاٰهُ قَامَ اِلَيْهِ فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ ثُمَّ قَالَ يَا اِسْمٰعِيْلُ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ بِاَمْرٍ قَالَ فَاصْنَعْ مَا اَمَرَكَ رَبُّكَ قَالَ وَتُعِيْنُنِیْ قَالَ اُعِيْنُكَ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَبْنِيَ هَاهُنَا بَيْتًا وَاَشَارَ اِلٰى اَكَمَةٍ مُرْتَفِعَةٍ عَلٰى مَا حَوْلَهَا قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ فَجَعَلَ

دو آدمیوں کو مٹکے دیکر بھیجا (کہ پانی تلاش کریں) وہ گئے تو دیکھا کہ پانی (زمزم) ہے، وہ واپس لوٹے اور انہیں بتلایا کہ پانی ہے، چنانچہ وہ سب کے سب آئے، اس وقت ام اسماعیل (ھاجر) پانی کے پاس ہی تھیں، تو ان لوگوں نے پوچھا کہ کیا آپ ہمیں اپنے قریب فروکش ہونے کی اجازت دیتی ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں ٹھیک ہے لیکن پانی پر تمہارا کوئی حق نہیں ہوگا۔ وہ کہنے لگے ٹھیک ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ام اسماعیل کو ان کی وجہ سے اُنس ہوا اور وہ اُنس چاہتی تھیں (اس لئے ان لوگوں کو اجازت دیدی) غرض جُرھم کے لوگ وہیں فروکش ہوگئے، اور انہوں نے اپنے گھر والوں کو بھی بلالیا، وہ بھی وہی فروکش ہوگئے، یہاں تک کہ وہاں ان کے کئی گھرانے آباد ہوگئے، اور اسماعیل بھی جوانی کی عمر کو پہنچ گئے اور انہوں نے جُرھم سے عربی (زبان) سیکھ لی، جب جوان ہوئے تو تمام قبیلہ کے لوگوں میں سب سے زیادہ نفیس اور باوقار تھے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِسْمٰعِيْلُ يَأْتِي بِالْحِجَارَةِ وَإِبْرَاهِيْمُ يَبْنِي حَتّٰى إِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ جَاءَ بِهٰذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِي وَإِسْمٰعِيْلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَهُمَا يَقُوْلَانِ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ قَالَ فَجَعَلَا يَبْنِيَانِ حَتّٰى يَدُوْرَا حَوْلَ الْبَيْتِ وَهُمَا يَقُوْلَانِ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ ①

چنانچہ وہ بالغ ہوگئے اور شعور کی عمر کو پہنچ گئے تو جُرھم نے اپنی ایک عورت سے ان کی شادی کردی اسی دوران ام اسماعیل (ھاجَر) بھی انتقال فرماگئیں۔سیدنا اسماعیل کی شادی کے بعد سیدنا ابراھیم بھی وہاں آئے تاکہ دیکھیں کہ بیوی وبچہ (جنہیں وہ بے یارومددگار چھوڑ گئے تھے) کا کیا حال ہے؟ جب وہ آئے تو اسماعیل کو نہ پایا، آپ نے ان کی زوجہ سے سوال کیا تو وہ کہنے لگی کہ: وہ ہمارے لئے کچھ رزق کی تلاش میں گئے ہیں، پھر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ان کی اہلیہ سے ان کی زندگی اور حالات کے متعلق دریافت کیا تو وہ کہنے لگی ہم بہت بری حالت میں ہیں، بڑی تنگی اور سختی میں ہیں اور ان سے خوب حالات کا شکوہ کیا، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تمہارے شوہر آجائیں تو ان سے میرا سلام کہنا اور ان سے کہنا کہ وہ دروازے کی چوکھٹ تبدیل کرلیں جب سیدنا اسماعیل علیہ السلام واپس آئے تو انہیں ماحول کچھ مانوس سالگا، انہوں نے

① (رواه البخاري:كتاب أحاديث الأنبياء ،باب "يزفون" النسلان في المشي ، الرقم:٣٣٦٤)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھا کہ: کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ وہ کہنے لگی کہ اس طرح ایک شیخ آئے تھے، انہوں نے تمہارے متعلق پوچھا تو میں نے انہیں بتلا دیا پھر انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ ہماری زندگی کیسے گذر رہی ہے؟ تو میں نے انہیں بتلا دیا کہ ہم مشقت اور شدت میں ہیں، اسماعیل نے پوچھا کہ وہ کیا کچھ کہہ گئے ہیں؟ کہنے لگی کہ ہاں۔ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپ کو سلام کہوں اور یہ کہ وہ کہتے تھے کہ: اپنے دروازے کی چوکھٹ تبدیل کرلیں۔ اسماعیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ وہ میرے والد تھے اور انہوں نے مجھے تم سے علیحدگی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے تم اپنے گھر والوں سے جاملو، غرض انہیں طلاق دیدی، اور انہی میں سے ایک دوسری عورت سے شادی کرلی، سیدنا ابراھیم علیہ السلام اللہ کے حکم سے جب تک اس نے چاہا رکے رہے، پھر کچھ عرصہ بعد دوبارہ اسماعیل علیہ السلام کے پاس آئے تو انہیں پھر موجود نہ پایا، وہ ان کی اہلیہ کے پاس گئے اور ان سے اسماعیل علیہ السلام سے متعلق سوال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا انہوں نے کہا کہ وہ ہمارے لئے رزق
کی تلاش میں گئے ہیں، پھر ابراہیم علیہ السلام نے
ان سے پوچھا کہ تم لوگوں کا کیا حال ہے؟
اوران کی زندگی اور حالات سے متعلق
دریافت کیا، وہ کہنے لگی کہ ہم بہت اچھے
حال میں ہیں، خوب فراوانی ہے اوراللہ کی
تعریف کی، ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا کہ تمہارا
کھانا کیا ہے؟ کہنے لگی کہ گوشت، پوچھا کہ
تمہارا مشروب کیا ہے؟ کہنے لگی پانی،
ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! ان
کے گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اسماعیل علیہ السلام
کے گھروالوں کے پاس اس وقت ذرا بھی
گندم اور غلہ وغیرہ نہیں تھا، اگر ہوتا تو
ابراہیم علیہ السلام اس کیلئے بھی دعا فرماتے۔

پھر ابراہیم علیہ السلام نے ان سے کہا کہ جب
تمہارے شوہر آجائیں تو ان سے سلام کہنا
اورانہیں حکم دینا کہ اپنے دروازے کی
چوکھٹ کو برقراررکھیں، جب اسماعیل
علیہ السلام واپس تشریف لائے تو پوچھا: کیا کوئی
آیا تھا؟ کہنے لگیں ہاں۔ ہمارے پاس ایک
بہت اچھی حالت وصورت والے شیخ آئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے ، اور ان کی خوب تعریف کی ، انہوں نے مجھ سے آپ کے متعلق دریافت کیا ، تو میں نے انہیں بتلا دیا ، پھر انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ ہماری زندگی کیسے گزر رہی ہے؟ تو میں نے انہیں بتلا دیا کہ بہت اچھی ، اسماعیل علیہ السلام نے ان سے پوچھا کہ کیا وہ کچھ کہہ کر گئے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں وہ آپ کو سلام کہہ گئے ہیں اور آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ اپنے دروازے کی چوکھٹ برقرار رکھیں ، اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ میرے والد تھے اور چوکھٹ سے مراد تم ہو ، انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں اپنے پاس روک رکھوں ، اس کے بعد ابراہیم علیہ السلام کچھ عرصہ مزید ٹھہرے رہے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ، پھر اس کے بعد تشریف لائے تو دیکھا کہ اسماعیل علیہ السلام زمزم کے قریب ایک سائبان میں تیر کمان ٹھیک کر رہے ہیں ، جب اسماعیل علیہ السلام نے انہیں دیکھا تو کھڑے ہو گئے اور دونوں نے ایک دوسرے کے ساتھ وہی سلوک کیا جو ایک باپ اپنے بیٹے کے ساتھ اور بیٹا اپنے باپ کے ساتھ کرتا ہے ، پھر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اے اسماعیل اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک حکم فرمایا ہے، سعادت مند بیٹے نے جواب دیا کہ آپ کے رب نے جو حکم دیا ہے اسے کرگذریں، پوچھا کہ تم میری اعانت کرو گے؟ کہا کہ میں آپ کی بھرپور اعانت کرونگا، فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے حکم فرمایا کہ وہاں پر ایک گھر تعمیر کروں، اور ابراہیم علیہ السلام نے ہاتھ سے زمزم کے اردگرد ایک بلند ٹیلہ کی طرف اشارہ فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر اس ٹیلہ کے مقام پر ان دونوں حضرات نے بیت اللہ کی بنیادیں اٹھائیں۔

اسماعیل علیہ السلام پتھر لیکر آتے اور ابراہیم علیہ السلام تعمیر فرماتے، یہاں تک کہ جب عمارت بلند ہوگئی تو یہ پتھر (جسے مقام ابراہیم کہا جاتا ہے اور جسے قرآن کریم میں اللہ رب العالمین نے اپنی نشانی قرار دیا ہے) لائے اور اسے رکھ دیا، سیدنا ابراہیم علیہ السلام اس پر کھڑے ہوکر انہیں دیتے رہے اور دونوں حضرات یہ دعا فرماتے رہے کہ:

"اے ہمارے پروردگار! ہماری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس خدمت کو ہماری طرف سے قبول
فرمائیے، بلاشبہ آپ بہت سننے والے
اور جاننے والے ہیں''
غرض دونوں اس کی تعمیر میں لگے
رہے یہاں تک کہ دونوں بیت اللہ کی گرد
گھومتے رہے اور یہ دعا مانگی:
''اے ہمارے پروردگار! ہماری
طرف سے (اس خدمت کو) قبول
فرمائیے، بلاشبہ آپ بہت سننے والے
اور جاننے والے ہیں'' (البقرۃ: ۱۲۷)

حدیث مذکور سے مأخوذ نکات واستنباطات

حدیث مذکور سے بہت سے احکام، حقائق اور نکات مستنبط ہوتے ہیں جو کہ سراسر عبرت ونصیحت ہیں، ہم یہاں نہایت اختصار کے ساتھ کچھ قارئین کیلئے سپرد قلم کرتے ہیں:

① سیدنا ابراہیم خلیل علیہ السلام کا اپنے رب کے حکم کو بلا چون وچرا تسلیم کرنا، اور وہ اس طرح کہ اپنی بیوی ھاجَر کو ان کے شیر خوار بچے کے ساتھ ایک غیر آباد اور بے آب وگیاہ علاقہ میں لا کر چھوڑنا۔

② اللہ تعالیٰ کا اپنے اولیاء وخواص کی حفاظت کرنا، جیسا کہ اس نے خلیل علیہ السلام کی بیوی بی بی ھاجَر اور اس کے شیر خوار بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی حفاظت کی، جبکہ ابراہیم علیہ السلام تو ان کو اس ویرانے میں چھوڑ کر چلے گئے۔

③ بندے کی سعی وکوشش، ظاہری اسباب کو بروئے کار لانے کے منافی نہیں، جیسا کہ سیدہ ھاجَر ام اسماعیل علیہ السلام اپنے اور بچے کی حیات وحفاظت کے اسباب تلاش کر رہی تھی، جبکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبل ازیں اللہ کے قضاوقدر کیلئے سرتسلیم خم کر چکی تھی۔

④ اللہ تعالٰی کی قدرت کہ جس نے ایک جامد پتھر سے پانی نکالا، یعنی زمزم کا پانی۔

⑤ باپ کا اپنے بیٹے کی دیکھ بھال اور خبر گیری کرنا، اور نفع مند ونقصان دہ امور سے اسے متنبہ کرنا اور بھلائی کی طرف اس کی راہنمائی کرنا۔

⑥ تنگیٔ معاش کی لوگوں سے شکایت کرنا صالحین کے اخلاق کے منافی بات ہے جیسا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنی پہلی بہو (اسماعیل علیہ السلام کی پہلی بیوی) کی معاش کی تنگی کی شکایت پر اظہارِ ناپسندیدگی کا اشارہ دیتے ہوئے بیٹے کو اس سے جدائی کا حکم صادر فرمایا، اس کے بالمقابل تنگی رزق پر قناعت اور صبر و برداشت شیوہ صالحین ہے، یہی وجہ ہے کہ جناب خلیل اللہ علیہ السلام نے اپنی دوسری بہو کے اظہارِ صبر وشکر کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہوئے اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو اس کے ساتھ زندگی گزارنے کا حکم دیا۔

⑦ اولاد اور والدین اور دوست واحباب کا آپس میں ملاقات کے وقت فرحت وخوشی کا اظہار کرنا، جیسا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے بوقت ملاقات فرحت وخوشی کا اظہار کیا۔

⑧ حدیث مذکور سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام شکار کا شوق رکھتے تھے اور وہ ایک بہترین صیاد تھے۔

⑨ نیکی اور خیر کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ بڑھ چڑھ کر تعاون کرنا جیسا کہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر میں اپنے والد سیدنا ابراھیم علیہ السلام کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔

⑩ اگر کوئی بزرگ وبڑا گھر میں کوئی نامناسب معاملہ دیکھتا ہے اور اس بارے میں وہ چھوٹے کو نصیحت کرتا ہے کہ اس سے جان چھڑاؤ تو بڑے کی بات مان لینی چاہیئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا قصہ

سیدنا ابراھیم علیہ السلام اور جابر بادشاہ کا قصہ

تمہید: سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد آزر کو ایک رب العالمین کی عبادت و بندگی کی دعوت دی اور غیر اللہ کی پرستش سے منع کیا تو باپ نے پاکیزہ دعوت کو نہ صرف رد کیا بلکہ ابراہیم علیہ السلام سے شدید غصہ میں کہا:

﴿ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ﴾ ①

''اے ابراہیم! تم میرے معبودوں سے بے رغبتی اختیار کر رہے ہو، اگر تم اس سے باز نہ آئے تو میں تمہیں سنگسار کر دونگا اور تم مجھے ہمیشہ کیلئے چھوڑ جاؤ''

ابراہیم علیہ السلام نے والد کے اس رویے کو پیش نظر رکھتے ہوئے علاقہ چھوڑنے اور ہجرت کرنے کا پروگرام بنایا، چنانچہ انہوں نے اپنی زوجہ محترمہ سارہ علیہا السلام کو ساتھ لیا اور ہجرت کی، دورانِ ہجرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک ظالم و جابر بادشاہ سے ٹکراؤ ہوا، اس کی تفصیل قصہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

① (سورة مريم:٤٦)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ هَاجَرَ إِبْرَاهِیمُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ بِهَا قَرْیَةً فِیهَا مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوْكِ أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِیلَ دَخَلَ إِبْرَاهِیْمُ بِإِمْرَأَةٍ هِیَ مِنْ أَحْسَنِ النِّسَاءِ فَأَرْسَلَ إِلَیْهِ :أَنْ یَاإِبْرَاهِیْمُ مَنْ هٰذِهِ الَّتِی مَعَكَ؟قَالَ أُخْتِی ثُمَّ رَجَعَ إِلَیْهَا فَقَالَ لَاتُكَذِّبِی حَدِیْثِی فَإِنِّی أَخْبَرْتُهُمْ أَنَّكِ أُخْتِیْ . وَاللّٰهِ إِنْ عَلَی الْأَرْضِ مِنْ مُؤْمِنٍ غَیْرِی وَغَیْرُكِ ، فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَیْهِ فَقَامَ إِلَیْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأَتْ وَتُصَلِّیْ فَقَالَتْ أَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِیْ إِلَّا عَلٰی زَوْجِیْ فَلاَ تُسَلِّطْ عَلَیَّ اَلْكَافِرَ فَغُطَّ حَتّٰی رَكَضَ بِرِجْلِهِ . قَالَ الْأَعْرَجُ قَالَ أَبُوْسَلَمَةَ قَالَ أَبُوْهُرَیْرَةَ ، فَقَالَتْ أَللّٰهُمَّ إِنْ یَمُتْ فَیُقَالُ هِیَ قَتَلَتْهُ فَأَرْسَلَ ثُمَّ قَامَ إِلَیْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأَتْ وَتُصَلِّیْ وَتَقُوْلُ: أَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِیْ إِلَّا عَلٰی زَوْجِیْ فَلاَ تُسَلِّطْ

ترجمہ:سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ،فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد درفرمایا: سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنی زوجہ سیدہ سارہ کے ہمراہ ہجرت فرمائی، اور ایک بستی میں داخل ہوئے جس میں ایک بادشاہ یاایک جابر شخص تھا،اس سے کہا گیا کہ ابراہیم ایک عورت کے ساتھ جو تمام عورتوں سے زیادہ حسین وجمیل ہے، داخل ہوا ہے۔اس نے انہیں بلایا اور پوچھا کہ اے ابراہیم! یہ جو تمہارے ساتھ عورت ہے تمہاری کیا لگتی ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: کہ وہ میری بہن ہے، پھر ابراہیم علیہ السلام واپس سیدہ سارہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ بادشاہ کے سامنے میری بات کو جھٹلانا مت، میں نے اسے یہی بتلایا ہے کہ تم میری بہن ہو،اوراللہ کی قسم !روئے زمین پر اس وقت میرے اور تمہارے علاوہ کوئی مومن نہیں ہے(لہذا تم میری مؤمن بہن ہو اسلامی رشتہ سے) پھر بادشاہ کے پاس سارہ کو بھیج دیا،بادشاہ ان کے پاس گیا وہ وضوء کرکے نماز پڑھ رہی تھی،انہوں نے یہ دعا کی : یا اللہ !اگر میں تجھ پر اور تیرے نبی پر ایمان لائی ہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَى الْكَافِرِ فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهِ. قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ أَبُوْ سَلْمَةَ قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ إِنْ يَمُتْ فَيُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ فَأَرْسَلَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا أَرْسَلْتُمْ إِلَيَّ إِلَّا شَيْطَانًا. اِرْجِعُوهَا إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَأَعْطُوْهَا آجَرَ فَرَجَعَتْ إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ فَقَالَتْ أَشَعَرْتَ أَنَّ اللّٰهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَاخْدَمَ وَلِيْدَةً. ①

میں نے اپنی شرمگاہ کو اپنے خاوند کے سوا سب سے بچایا ہے تو اس کافر کا زور مجھ پر مت چلا، یہ دعا کرنا ہی تھا کہ وہ کافر زمین پر گر کر خراٹے لینے لگا اور پاؤں مارنے لگا، راوی کہتے ہیں کہ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا سارہ کہنے لگی: یا اللہ! اگر یہ کافر مرگیا تو لوگ کہیں گے میں نے اسے مارڈالا، پھر وہ اچھا ہوگیا اور سارہ کی طرف اُٹھا وہ وضوء کر کے کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگی اور یوں دعا کی: یا اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے نبی پر ایمان لائی ہوں اور اپنے خاوند کے علاوہ سب سے اپنی شرمگاہ کو بچایا ہے تو اس کا زور مجھ پر مت چلا۔ دعا کرتے ہی وہ کافر (زمین پر گر کر) خراٹے مارنے لگا اور پاؤں زمین پر ہلانے لگا...... عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ابوسلمہ نے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا: سارہ کہنے لگیں: یا اللہ! اگر یہ مرگیا تو لوگ کہیں گے کہ میں نے مارا ہے، چنانچہ وہ (کافر) پھر درست ہوگیا، پھر دوسری یا تیسری بار لوگوں سے کہنے لگا:

① (رواه البخاري، كتاب البيوع، باب شراء المملوك من الحربي وهبته وعتقه / واللفظه له، رقم الحديث ٢٢١٧/ مسلم، كتاب الفضائل، باب من فضائل إبراهيم الخليل، الرقم: ٢٣٧١۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی قسم! تم لوگوں نے میری طرف کوئی
شیطان بھیجا ہے، اسے ابراہیم ہی کے پاس
لے جاؤ، اور لونڈی آجر (میری طرف
سے) اس کو دو، پھر وہ ابراھیم علیہ السلام کے پاس
لوٹ آئیں اور کہنے لگیں تم نے دیکھا اللہ نے
کافر کو ذلیل کیا اور ایک لونڈی بھی دلوائی۔

حدیثِ مذکور سے مأخوذ نکات واستنباطات

حدیثِ مذکور سے کئی فائدے معلوم ہوتے ہیں مگر یہاں چند کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں۔

① عصمت انبیاء ورسل علیہم السلام: کہ تمام عیوب ونقائص سے پاک، حتی کہ وہ اپنی ازواج مطہرات میں بھی معصوم ومحفوظ ہیں کہ ان کی ازواج کی عزتوں پر کوئی جابر وظالم اور سرکش اثر انداز نہیں ہوسکتا، جیسا کہ سیدنا ابراھیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ سارہ علیہا السلام کو مصر کے جابر وظالم اور کافر بادشاہ کے شر سے محفوظ کر دیا گیا۔

② حدیثِ مذکور سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مصائب ومشکلات کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہئے، جیسا کہ سیدنا ابراھیم علیہ السلام نے جب سارہ کو اس کافر وباغی بادشاہ کی طرف بھیجا تو خود فوراً نماز پڑھنے میں مشغول ہوگئے۔

③ اللہ تعالیٰ کی قدرت اپنے انبیاء واولیاء کی حفاظت پر، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کافر وسرکش بادشاہ کی بری تدبیر کو ناکام بنا کر سیدنا ابراھیم علیہ السلام اور ان کی زوجہ محترمہ سارہ کی عزت کی حفاظت فرمائی۔

④ کسی ضرورت کے وقت کلام میں توریہ استعمال کرنا جائز ہے، کہتے ہیں کہ یہ جابر بادشاہ اکثر وبیشتر ان عورتوں سے تعرض کیا کرتا تھا جن کے ساتھ ان کا شوہر ہوتا، اس لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابراھیم علیہ السلام نے سارہ کو اپنی بہن بتایا، اور فی الواقع سیدنا ابراھیم علیہ السلام سارہ کو بہن کہنے میں صادق و سچے تھے، کیونکہ ان کی اس سے مراد اسلامی بہن تھی، نسبی بہن مراد نہیں تھی، جس کی وجہ خود ابراھیم علیہ السلام نے بیان فرمادی کہ: روئے زمین پر اس وقت میرے اور تیرے علاوہ کوئی مؤمن نہیں اسلامی اخوت کا قرآن میں متعدد مقامات پر واضح ثبوت موجود ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ .... ﴾ ①

⑤ حدیث مذکور سے کافر کا ھدیہ قبول کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے، چنانچہ جب جابر بادشاہ نے سارہ کو بطور ہدیہ کے ھاجر دی تو سارہ نے اسے قبول کیا اور سیدنا ابراھیم علیہ السلام نے ھدیہ قبول کرنے کو برقرار رکھا۔

⑥ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نماز سے پہلے وضوء کرنا (اس کا جو بھی طریقہ تھا) پہلی شریعتوں میں بھی تھا، جیسا کہ سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے وضوء کیا اور پھر نماز میں مشغول ہوگئیں۔

⑦ حدیث مذکور سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ شریعت ابراہیمی میں نماز کی حالت میں ہاتھ کے اشارہ سے معلومات حاصل کرنا جائز تھا، جیسا کہ اس حدیث میں ہے کہ سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا جب ابراھیم علیہ السلام کے پاس واپس آئیں تو انہوں نے نماز کی حالت میں ہاتھ کے اشارے سے دریافت کیا تو سارہ رضی اللہ عنہا نے ان کو سارا ماجرا سنادیا۔

⑧ اللہ تعالیٰ کی نعمت کے شکریہ کا اظہار: سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کو اپنی شرف وعزت کی خبر دی اور ساتھ ہی کافر بادشاہ کی تدبیر کی ناکامی کی بھی خبر دی۔

---

① (سورۃ الحجرات: ١٠)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھا قصہ

حبس شمس (سورج کے رُک جانے) کا قصہ

تمہید: بنی اسرائیل کے انبیاء میں سے ایک نبی نے اللہ کے دین کی حفاظت کیلئے اللہ کے دین کے باغیوں کے خلاف جہاد کیا اور پھر جب اس بستی کے قریب پہنچے جس کو فتح کرنا مقصود تھا اور سورج غروب ہونے کے قریب تھا تو اللہ کے اس نبی نے اللہ تعالیٰ سے سورج کے رُک جانے کی درخواست کی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورج کو روک دیا اور بستی کو اپنے نبی اور اس کے لشکر کے ہاتھوں فتح کیا جس کی مزید تفصیل قصہ میں آرہی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَزَا نَبِیٌّ مِنَ الْأَنْبِیَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ لَا یَتْبَعْنِی رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ اِمْرَأَةٍ وَهُوَ یُرِیْدُ أَنْ یَبْنِیَ بِهَا وَلَمَّا یَبْنِ بِهَا، وَلَا أَحَدٌ بَنٰی بُیُوْتًا وَلَمْ یَرْفَعْ سُقُوْفَهَا وَلَا آخَرُ اِشْتَرٰی غَنَمًا أَوْخَلِفَاتٍ وَهُوَ یَنْتَظِرُ وِلَادَهَا، فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْیَةِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِیْبًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ إِنَّكِ مَأْمُوْرَةٌ وَأَنَا مَأْمُوْرٌ. اَللّٰهُمَّ إِحْبِسْهَا عَلَیْنَا، فَحُبِسَتْ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَ تْ یَعْنِی النَّارَ لِتَأْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ إِنَّ فِیْكُمْ غُلُوْلًا فَلْیُبَایِعْنِی مِنْ كُلِّ قَبِیْلَةٍ رَجُلٌ، فَلَزِقَتْ یَدُ رَجُلٍ بِیَدِهٖ فَقَالَ فِیْكُمُ الْغُلُوْلُ، فَلْتُبَایِعْنِی قَبِیْلَتُكَ. فَلَزِقَتْ یَدُ رَجُلَیْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِیَدِهٖ فَقَالَ فِیْكُمُ الْغُلُوْلُ، فَجَاءُوْا بِرَأْسٍ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوْهَا فَجَاءَ تِ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا، ثُمَّ أَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ، رَأٰی ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا. ①

ترجمہ: ابوھریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیاء میں سے ایک نبی نے جہاد کیا (جہاد کا ارادہ کیا) تو اپنی قوم سے کہا کہ وہ شخص میرے ساتھ نہ چلے جس نے حال ہی میں نکاح کیا ہو اور وہ اپنی بیوی کے ساتھ سہاگ رات منانا چاہتا ہو، لیکن ابھی تک اس نے بیوی کے ساتھ رات نہیں گزاری، اسی طرح وہ بھی میرے ساتھ نہ چلے جس نے گھر بنانا شروع کیا ہو اور ابھی تک اس کی چھتیں نہ اٹھائیں ہو، اور نہ ہی وہ شخص میرے ساتھ چلے جس نے مویشی اور گابھن (حاملہ) اونٹنیاں خریدی ہوں اور ان کی بچوں کی پیدائش کا منتظر ہو، پھر وہ جنگ کیلئے نکلے اور نماز عصر کے وقت یا اس کے قریب قریب وہ اس بستی کے قریب پہنچ گئے جسے فتح کرنا تھا، تو انہوں نے سورج کو مخاطب ہو کر کہا کہ بلاشبہ تو بھی اللہ کے حکم کا پابند ہے اور میں بھی اس کے حکم کا پابند ہوں، اے اللہ! سورج کی گردش

① رواه البخاری، كتاب فرض الخمس، باب قول النبی ﷺ أحلت لكم الغنائم، الرقم: ٣١٢٤ واللفظ له/ مسلم، كتاب الجهاد، والسير، باب تحلیل الغنائم لهذه الأمة خاصة، الرقم: ١٧٤٧

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے لئے روک دیجئے، بس اس کی
گردش روک دی گئی یہاں تک کہ اللہ نے
انہیں فتح دیدی، فتح کے بعد انہوں نے
غنیمت کے اموال جمع کیئے، چنانچہ آگ
اتری تا کہ وہ یہ مال غنیمت کھالے (یعنی
جلادے) لیکن آگ نے مال نہیں کھایا،
اس پر انہوں (نبی) نے ارشاد فرمایا:
تمہارے درمیان کوئی خائن شخص ہے
(جس کی خیانت کی وجہ سے مال غنیمت کو
آگ قبول نہیں کررہی) لہذا ہر قبیلہ کا ایک
فرد میرے ہاتھ پر بیعت کرے پھر (جب
بیعت ہوئی تو) جس قبیلہ کے آدمی نے
خیانت کی تھی اس کے نمائندے نے جب
نبی کے ہاتھ پر بیعت کی تو نبی نے کہا کہ
تمہارے اندر ہی خیانت ہے، لہذا
تمہارا پورا قبیلہ میرے ہاتھ پر بیعت
کرے، پھر دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ ان
(نبی) کے ہاتھ کے ساتھ چپک گئے، فرمایا
تمہارے اندر ہی خیانت ہے، چنانچہ وہ
لوگ گائے کے سر کے (مانند) برابر
سونا لیکر آئے (جو انہوں نے مال غنیمت
میں سے چھپالیا تھا) اور اسے رکھدیا پھر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمان سے ایک آگ آئی اور اس نے سارا مالِ غنیمت کھالیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اُمتِ محمدیہ (ﷺ) کیلئے مال غنیمت حلال فرمادیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ضعف وعجز اور کمزوری کو دیکھا تو مال غنیمت ہمارے لئے حلال کردیا۔

حدیثِ مذکور سے مأخوذ نکات واستنباطات

حدیثِ مذکور سے کئی فوائد حاصل ہوتے ہیں، چند حسب ذیل ہیں۔

① پہلی شریعتوں میں جہاد کی فرضیت ومشروعیت، بالخصوص بنی اسرائیل میں جیسا کہ حدیث مذکور کی عبارۃ النص سے واضح ہے۔

② فوج کی قیادت کرنے والا شخص صاحب فہم وفراست ہونا چاہیئے جیسا کہ اس نبی نے مال غنیمت میں ہونیوالی خیانت کو اپنی فہم وفراست اور حکمت ودانائی سے پکڑ لیا۔

③ حدیثِ مذکور سے اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کا ظہور کہ اس نے قُربِ غروب کے وقت سورج کو روک دیا اور دن کو لمبا کردیا تا کہ اہلِ ایمان کو فتح وکامیابی مل سکے۔

④ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ پہلی امتوں پر مالِ غنیمت حلال نہیں تھا، بلکہ ان کے جہاد فی سبیل اللہ کی قبولیت کی یہ علامت تھی کہ آسمان سے آگ آکر کفار کے ہاتھوں سے حاصل شدہ مال کھا جائے۔

⑤ چوری اور خیانت بالخصوص مال غنیمت چرانے کا گناہ: چنانچہ آگ نے اس نبی اور مؤمنوں کے فتح کے بعد کفار سے حاصل شدہ غنائم کو نہیں کھایا جب تک کہ ان میں چوری وخیانت موجود تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچواں قصہ

سلیمان علیہ السلام کے سامنے عورتوں اور بھیڑیا کا قصہ

تمہید: سیدنا داؤد علیہ السلام بنی اسرائیل کے صاحب کتاب نبی ہیں اللہ تعالیٰ نے نبوت، حکمت اور حکومت ان تمام نعمتوں سے نوازا تھا، وہ حکم بھی تھے کہ پیش آمدہ مسائل میں لوگوں کے درمیان فیصلے کرتے تھے، چنانچہ ان کے پاس دو عورتیں اپنا ایک مسئلہ لیکر آئیں، یہ دونوں عورتیں اپنے اپنے بچوں کے ساتھ اپنے کسی کام میں مصروف تھیں، اتفاق سے ایک بھیڑیا آیا اس نے بچوں کو اکیلا پا کر ایک کو اٹھالیا اور اپنے پیٹ کی غذا بنایا، جب دونوں عورتیں اپنے کام سے فارغ ہو کر واپس آئیں تو دیکھا کہ ایک بچہ غائب اور دوسرا موجود ہے، ان میں آپس میں جھگڑا ہوا، ہر ایک کا دعویٰ تھا کہ جو بچہ موجود ہے وہ میرا ہے، چنانچہ وہ اپنا معاملہ سیدنا داؤد علیہ السلام کے پاس لیکر آئیں، داؤد علیہ السلام نے فریقین کی باتیں سن کر اور ظاہری صورت حال کو دیکھتے ہوئے موجود بچے کا فیصلہ بڑی کے حق میں کر دیا۔

پھر وہ عورتیں سیدنا سلیمان علیہ السلام کے پاس اپنا معاملہ لے کر آئیں تو انہوں نے جب دیکھا کہ دعویٰ کرنے والی ان عورتوں میں سے کسی کے پاس کوئی واضح دلیل نہیں تو سیدنا سلیمان علیہ السلام نے چھری لانے کا حکم دیا تا کہ اس بچہ کو دونوں کے درمیان آدھا آدھا کر دیں تو اس پر چھوٹی عمر والی نے (کہ جس کا حقیقت میں وہ بیٹا تھا) کہا ایسا نہ کریں بلکہ بچہ اسی بڑی کا ہے تو اس پر سیدنا سلیمان علیہ السلام نے بچہ کا فیصلہ چھوٹی کے حق میں کر دیا۔ اب اصل قصہ ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَتْ إمْرَءَتَان مَعَهُمَا إبْنَاهُمَا ، فَجَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِإبْنِ إحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا إنَّمَا ذَهَبَ بِإبْنِكِ . فَقَالَتِ الْأُخْرٰی إنَّمَا ذَهَبَ بِإبْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إلٰی دَاوُدَ علیہ السلام فَقَضٰی بِهٖ لِلْكُبْرٰی . فَخَرَجَتَا عَلٰی سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِی بِالسِّكِّيْنِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا ، فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَاتَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَإبْنُهَا فَقَضٰی بِهٖ لِلصُّغْرٰی . فَقَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ ﷺ وَاللّٰهِ إنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّيْنِ قَطُّ إلَّا يَوْمَئِذٍ ، وَمَا كُنَّانَقُوْلُ إلَّا الْمُدْيَةَ . ①

ترجمہ: ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوعورتیں تھیں ان دونوں کے ساتھ ان کا ایک ایک بیٹا بھی تھا، چنانچہ ایک بھیڑیا آیا اوردونوں میں سے ایک کے بیٹے کو لے گیا، اب وہ دونوں ایک دوسرے سے کہنے لگیں کہ بھیڑیا تو تیرا بیٹا لیکر گیا ہے، دوسری کہنے لگی کہ نہیں وہ تیرا بیٹا لیکر گیا ہے، دونوں اپنا جھگڑا سیدنا داوٗد علیہ السلام کے پاس لے گئیں، انہوں نے بڑی کے حق میں فیصلہ دے دیا، وہ دونوں سیدنا سلیمان علیہ السلام کے پاس گئیں اورانہیں ساراقصہ بتلایا انہوں نے ساراقصہ سن کر کسی کو حکم دیا کہ چھری لاؤ، میں اس لڑکے کو دو حصے کر کے دونوں میں تقسیم کردیتا ہو، تو چھوٹی فوراً پکار اٹھی نہیں۔ آپ ایسا نہ کریں، اللہ آپ پر رحم فرمائے، یہ اس بڑی کا بیٹا ہے یہ سن کر سلیمان علیہ السلام نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ فرمادیا۔ سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ واللہ! میں نے اس سے قبل (چھری کیلئے) لفظ "سکین" کبھی نہیں سنا تھا، صرف اس دن یہ لفظ سنا، اس سے قبل ہم چھری کیلئے "مدیہ" کا لفظ استعمال کرتے تھے۔

①(رواہ البخاری، کتاب الفرائض، باب إذا دعت المرأة ابنا، واللفظ له، الرقم:٦٧٦٩/ مسلم، کتاب الأقضية، باب اختلاف المجتهدين، الرقم:١٧٢٠)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث مذکور سے مأخوذ نکات واستنباطات

حدیث مذکور سے کئی فوائد واحکام مستنبط ہوتے ہیں، ہم نہایت اختصار کے ساتھ چند ایک یہاں ذکر کر رہے ہیں۔

① اس حدیث سے سیدنا سلیمان علیہ السلام کی فطانت وذہانت اور معاملہ فہمی ظاہر ہوتی ہے کہ انہوں نے اللہ داد فہم وفراست سے صاحب حق کو اس کا حق دیدیا۔

② حدیث مذکور سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ قضیہ مطروحہ (دائر کردہ کیس) میں قاضی وحاکم کیلئے ایسی چیز کا ظاہر کرنا جائز ہے جس کے کرنے کا وہ ارادہ نہیں رکھتا۔ جیسا کہ سیدنا سلیمان علیہ السلام نے اس بچہ کے چیرنے کیلئے چھری طلب کی ...... حالانکہ اس سے سیدنا سلیمان علیہ السلام کا مقصد بچے کو چیرنا ہرگز نہیں تھا، بلکہ اس سے صرف اور صرف صاحب حق کا حق واضح کرنا مقصود تھا۔

③ قاضی وحاکم کیلئے قضیہ متنازع فیہا میں قطعی دلائل کے فقدان کی صورت میں معرفتِ حق کے حصول کیلئے قرائن وعلامات سے استدلال کرنا جائز ہے۔

چنانچہ سیدنا داؤد علیہ السلام نے ان دونوں عورتوں میں سے بڑی کے حق میں جو فیصلہ کیا تھا تو قرائن وعلامات کے پیش نظر کیا تھا، کیونکہ اپنے دعویٰ کے بارے میں ان دونوں عورتوں کے پاس کوئی بھی واضح دلیل نہیں تھی کہ وہ بچہ اسی کا ہے، تو سیدنا داؤد علیہ السلام نے بچے کو جو فیصلہ بڑی عورت کے حق میں کیا تھا تو قرائن وعلامات کی بنیاد پر کیا تھا، محض نفسانی خواہشات کی بنیاد پر نہیں کیا تھا، جس سے یہ بات واضح ہوئی کہ دلائل کے فقدان کی صورت میں قاضی وحاکم کیلئے یہ گنجائش ہے کہ قرائن وعلامات کی بنیاد پر فیصلہ کرے۔

⑤ اس قصہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فقہ وذہانت سن وسال کے ساتھ متعلق نہیں بلکہ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ چھوٹی عمر والا شخص مسئلہ کو ایسا سمجھتا ہے کہ بڑی عمر والے کو وہاں تک رسائی نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ سلیمان علیہ السلام نے جس طرح اس مسئلہ کو سمجھا اس تک داؤد علیہ السلام کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسائی نہ ہو سکی، اس کی مثال بعینہ یہ ہے کہ ایک موقعہ پر رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے کھجور کے متعلق ایک سوال کیا تھا، ان صحابہ میں سیدنا ابوبکر، وسیدنا عمر رضی اللہ عنہما جیسی شخصیات بھی موجود تھیں، مگر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ کسی نے بھی نہیں سمجھا ...... تفصیلاً اسی کتاب میں ان شاء اللہ آگے آ رہا ہے۔

OOOOOOOOO

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھٹا قصہ

چیونٹی کا نبی کو کاٹنے کا قصہ

تمہید: أنبیاء علیہم السلام میں سے کوئی ایک نبی کسی درخت کے نیچے آرام کرنے کیلئے اترے، اتفاق سے قریب ہی چیونٹیوں کی ایک بل (گھر) تھی جس میں ان کا آنا جانا لگا ہوا تھا، چنانچہ ایک چیونٹی نے آرام کرنے والے نبی کو کاٹ لیا، اس سے جہاں انہیں تکلیف ہوئی وہاں ان کے آرام میں بھی خلل واقع ہوا، اس نبی نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ یہاں سے سامان اٹھالو اور چیونٹیوں کی بل کو آگ سے جلا دو، اس پر اللہ تعالیٰ نے تنبیہ فرمائی۔ مزید تفصیل قصہ میں پڑھیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً وَفِي رِوَايَةٍ عِنْدَ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَفِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ. ①

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: انبیاء میں سے ایک نبی ایک درخت کے نیچے فروکش ہوئے ایک چیونٹی نے انہیں ڈس لیا، انہوں نے اپنا سامان نکالنے کا حکم دیا اور وہ ان کے نیچے سے نکالا گیا، پھر اس چیونٹی کی بل کے متعلق حکم دیا تو اس کے گھر کو آگ سے جلا دیا گیا، اللہ تعالیٰ نے اس نبی کی طرف وحی بھیجی کہ صرف ایک چیونٹی کو ہی آپ نے کیوں نہ مار دیا۔ صحیح مسلم میں سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انبیاء میں سے ایک نبی کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا، انہوں نے چیونٹیوں کا پورا گھر جلانے کا حکم دے دیا، چنانچہ پورا گھر جلا دیا گیا، اللہ تعالیٰ نے انہیں وحی کی کہ صرف اتنی بات کی وجہ سے کہ ایک چیونٹی نے آپ کو کاٹ لیا تو آپ نے ایک پوری اُمت کو ہلاک کر دیا جو تسبیح بیان کرتی تھی۔

اس حدیث سے مأخوذ نکات واستنباطات

حدیث مذکور سے بہت سے فوائد واحکام مستنبط ہوتے ہیں جن میں سے چند فوائد یہ ہیں

① حدیثِ مذکور سے چیونٹی کے قتل کی ممانعت ثابت ہوتی ہے جس طرح کہ موذی جانور (سانپ، بچھو وغیرہ) کے علاوہ دیگر حیوانات کے قتل کی ممانعت کا حکم ہے، البتہ جملہ

① رواہ البخاری، کتاب بدأ الخلق، باب خمس من الدواب فواسق یقتلن فی الحرم، الرقم:٣٣١٩/ مسلم، کتاب السلام، باب النھی عن قتل النمل، الرقم:٢٢٤١/ واللفظ له

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیوانات میں سے پانچ کے قتل کی تصریح آئی ہے کہ ان کو حل وحرم میں قتل کیا جا سکتا ہے، وہ پانچ جانور یہ ہیں:

چوہا، بچھو، کوا، گدھ اور کاٹنے والا کتا۔

ان کا ذکر صحیح بخاری و دیگر کتب احادیث میں آتا ہے۔

② انسان سمیت تمام ذی روح حیوانات کو ہماری شریعت میں آگ میں جلانا جائز نہیں۔ ممکن ہے کہ پہلی شریعتوں میں سے بعض میں چیونٹی کا جلانا جائز ہو، اس لئے اس نبی نے چیونٹیوں کے گھر کو جلا دیا۔ واللہ اعلم

③ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ چیونٹی اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے بلکہ قرآن مجید میں ہے:

﴿ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ﴾ ①

''ہر چیز اللہ کی حمد کے ساتھ متلبس ہو کر اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے''

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر مخلوق اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔

④ حدیث مذکور سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دوسری امتوں کی طرح چیونٹی بھی ایک اُمت ہے بلکہ سورۂ انعام کی درج ذیل آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ پرندے اور دیگر حیوانات بھی ہم انسانوں کی طرح ایک امت ہیں، آیت یہ ہے:

﴿ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ﴾ ②

''اور نہیں ہے کوئی چلنے والا زمین پر، اور نہ کوئی پرندہ جو اڑتا ہے ساتھ اپنے دونوں پروں کے مگر امتیں ہیں وہ تمہاری ہی طرح''

---

① سورة الاسراء: ٤٤

② سورة الانعام ٣٨

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتواں قصہ

عیسیٰ علیہ السلام اور چور کا قصہ

تمہید: چوری کا عمل نہایت ہی قابل مذمت ہے، کسی مذہب یا کسی معاشرہ میں اسے اچھا نہیں سمجھا جاتا ہے اور اسے نہ صرف بُرا بلکہ قابل سزا و تعزیر تصور کیا جاتا ہے۔ پیش آمدہ واقعہ میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا انہیں بھی اس کی اس نازیبا حرکت پر افسوس ہوا، اس سے پوچھا: تو نے چوری کی ہے؟ اس نے قسم اٹھا کر کہا: نہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے اس کی قسم کا اعتبار کر کے اپنی نظر کو دھوکا کھانے والی قرار دیا۔ مزید تفصیل قصہ میں ملاحظہ کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِـي هُـرَيْـرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَأَى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلاً يَسْـرِقُ فَقَالَ لَهُ أَسَرَقْتَ؟ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ الَّـذِيْ لَاإِلٰـهَ إِلَّا هُـوَ. فَقَالَ عِيْسٰى آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِيْ. ①

ترجمہ: ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک بار جناب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو اس سے فرمایا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ اس نے فوراً کہا: ہرگز نہیں۔ اس اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں، تو جناب عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ پر ایمان لاتا ہوں اور اپنی آنکھوں کو جھٹلاتا ہوں۔

حدیث سے مستنبط نکات وفوائد

حدیث مذکور سے بھی کئی فوائد مستنبط ہوتے ہیں، چند درج ذیل ہیں۔

① اللہ تعالیٰ کی تعظیم وتقدیس میں انبیاء ورسل علیہم السلام کا اسوۂ حسنہ ہونا، جیسا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے چور کو اپنی آنکھوں سے چوری کرتے ہوئے دیکھا، مگر جب چور نے چوری سے انکار کر کے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے سامنے اللہ تعالیٰ کی تاکیدی قسم اٹھائی تو آپ نے فوراً چور کو سچا اور اپنی آنکھوں کو جھوٹا قرار دیا۔

② کلمۂ توحید کا احترام: چنانچہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے سامنے جب چور نے اللہ کے نام پر قسم اٹھائی تو کلمۂ توحید اور اللہ کے اسماء حسنیٰ کا احترام کرتے ہوئے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اس کلمۂ توحید کے سامنے فوراً جھک گئے۔

③ قاضی وحاکم کے ہاں مدعی علیہ کا بری ہونا اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ عنداللہ بھی بری ہو جاتا ہے۔

① (رواه البخاري، كتاب احاديث الأنبياء، باب قول الله ﴿ واذكر في الكتاب مريم إذا نتبذت من أهلها﴾ الرقم: ٣٤٤٤ واللفظ له/ مسلم، كتاب الفضائل، باب فضائل عيسى ن، الرقم: ٢٣٦٨

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آٹھواں قصہ

سلیمان علیہ السلام کے ہاں إن شاء اللہ نہ کہنے پر ناقص الخلقت بچہ پیدا ہونے کا قصہ

تمہید: قرآن مجید میں ہے:

﴿ وَمَا تَشَآءُونَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ ①

''اور تم نہیں چاہتے مگر اس صورت میں کہ اللہ چاہے جو سب جہانوں کا رب ہے''

مقصد یہ ہے کہ ہر کام و ہر معاملہ میں مرضی و مشیت صرف اللہ کی چلتی اور نافذ ہوتی ہے، بندہ جب کوئی کام کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ صرف عادی اور مادی وسائل پر توکل وبھروسہ نہ کرے بلکہ اس کام کے ہونے یا اس کی تکمیل کو مشیت الٰہی کے ساتھ مشروط کرے، چنانچہ سیدنا سلیمان علیہ السلام جب اپنی سو یا ننانوے عورتوں کے پاس جانے کیلئے یہ کہا: میں ان کے پاس جاؤں گا اور ہر ایک سے ایک مجاہد پیدا ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریگا مگر ان شاء اللہ نہ کہنے پر ان سو یا ننانوے عورتوں میں سے صرف ایک ہی عورت حاملہ ہوئی اور پھر جب بچہ جنا تو وہ بھی ادھورا۔ مزید تفصیل آنے والے قصہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

① (سورہ التکویر:۲۹)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: لَأَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى مِائَةِ امْرَأَةٍ أَوْ تِسْعٍ وَتِسْعِيْنَ كُلُّهُنَّ يَأْتِيْ بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: قُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ: وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُوْنَ. ①

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن ھرمز کہتے ہیں میں نے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے کہا: آج رات میں اپنی سو یا ننانوے عورتوں کے پاس ضرور جاؤنگا (سب سے صحبت کرونگا) اور ہر ایک عورت ایک بیٹا جنے گی جو سوار ہوکر اللہ کی راہ میں جہاد کریگا۔ ان کے صحابی (ساتھی) نے کہا: ان شاء اللہ کہہ لو، لیکن سلیمان علیہ السلام (باتوں میں مصروف ہونے کی وجہ سے) ان شاء اللہ نہ کہہ سکے (بھول گئے) ان عورتوں میں سے صرف ایک عورت حاملہ ہوئی، اور اس نے بھی جب حمل وضع کیا تو ادھورا بچہ جنا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر (سلیمان علیہ السلام) ان شاء اللہ کہتے تو (سب بیویوں کے ہاں بچے ہوتے جو گھوڑوں پر سوار ہوکر جہاد کرتے۔

① (رواه البخاری، كتاب الجهادوالسير، باب من طلب الولد للجهاد، الرقم ۲۸۱۹ واللفظ له/ مسلم، كتاب الأيمان، باب الإستثناء، الرقم: ۱۶۵٤)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ قصہ سے مستنبط فوائد ونکات

① اولیاء وصالحین کی ایسی اولاد کیلئے رغبت جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے۔ جیسا کہ سیدنا سلیمان علیہ السلام نے مجاہد اولاد پیدا ہونے کی تمنا کی۔

② تعدد زوجات کی مشروعیت: حدیث مذکور سے یہ بھی ثابت ہوا کہ گذشتہ شریعتوں میں بھی تعدد زوجات جائز ومشروع تھا۔

③ امور مملکت اور دیگر کاروباری معاملات کی مشغولیت کے باوجود سیدنا سلیمان علیہ السلام کو ایک ہی رات میں ایک سو عورتوں سے صحبت کی قدرت۔ حقیقت میں انبیاء ورسل علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایسی قدرتیں دے رکھی ہیں۔

④ اپنی عورت سے صحبت کے وقت ایک مسلمان کیلئے مشروع ومستحب ہے کہ نیک وصالح اولاد کے پیدا ہونے کی نیت کرے، جیسا کہ سلیمان علیہ السلام نے کی۔

⑤ کسی آنے والے معاملہ پر قسم اٹھانا جائز ہے، جیسا کہ سلیمان علیہ السلام نے قسم اٹھائی۔

⑥ مسلمان پر واجب ہے کہ اپنے فعل وعمل کو اللہ تعالیٰ کی چاہت ومشیت پر معلق کرے یعنی ان شاء اللہ ضرور کہا کرے، جیسا کہ حدیث مذکور میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر سلیمان علیہ السلام ان شاء اللہ کہتے تو ان کے ہاں اولاد پیدا ہوتی اور اللہ کے راستے میں جہاد کرتی۔

⑦ انبیاء ورسل علیہم السلام کے آداب میں سے ہے کہ وہ طبعی شرم وحیاء والے امور کو صراحت کی بجائے کنایہ سے ذکر کرتے ہیں جیسا کہ سیدنا سلیمان علیہ السلام نے "لَأَطَأَنَّ" اور "لَأُجَامِعَنَّ" کے بجائے "لَأَطُوْفَنَّ" کو استعمال کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ اول:

فصل دوم

اللہ تعالیٰ کی عجائب قدرت پر دلالت کرنے والے قصے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا قصہ

ماں کی گود میں شیر خوار بچے کے بولنے کا قصہ

تمہید: ہر ماں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کی اولاد بڑی ہونے کے بعد معاشرہ میں عزت اور شان وشوکت کے ساتھ زندگی گزارے اور انہیں کبھی بھی ذلت ورسوائی کا سامنا نہ کرنا پڑے، ساتھ ہی یہ بات بھی حقیقت ہے کہ معاشرہ کے اکثر وبیشتر نعمتوں میں پروردہ اور جاہ ومرتبت والے لوگ غرور وتکبر میں مبتلا ہو کر اللہ تعالیٰ کے باغی اور نافرمان بن جاتے ہیں، اس کے بالمقابل معاشرہ کے وہ لوگ جو مال، جاہ اور مرتبت کے اعتبار سے کمزور ہوتے ہیں اگرچہ اعمال کے اعتبار سے کتنے ہی نیک صالح کیوں نہ ہوں، انہیں معاشرہ میں ذلیل اور گھٹیا تصور کیا جاتا ہے اور عام طور پر لوگ بالخصوص عوام الناس پہلے طبقے کے لوگوں کی طرف مائل ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ایک شیر خوار بچے کی ماں نے جب ایک بادشاہ کو اپنی ظاہری شان وشوکت کی حالت میں دیکھا تو اپنے بچے کیلئے اس جیسا (بادشاہ) ہونے کی تمنا کرنے لگی اور اس عورت جیسا ہونے سے اپنے بچے کیلئے اللہ سے پناہ مانگنے لگی کہ جس پر لوگ زنا وچوری کا بہتان لگا رہے تھے۔ مزید تفصیل آنے والے قصہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: بَيْنَمَا إِمْرَأَةٌ تُرْضِعُ إِبْنَهَا إِذْ مَرَّ بِهَا رَاكِبٌ وَهِيَ تُرْضِعُهُ فَقَالَتْ: أَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْ إِبْنِيْ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ أَللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ ثُمَّ رَجَعَ فِي الثَّدْيِ وَمُرَّ بِامْرَأَةٍ تُجَرَّرُ وَيُلْعَبُ بِهَا فَقَالَتْ: أَللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلْ إِبْنِيْ مِثْلَهَا فَقَالَ: أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا، فَقَالَ أَمَّا الرَّاكِبُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ وَأَمَّا الْمَرْأَةُ فَإِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ لَهَا تَزْنِيْ وَتَقُوْلُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَيَقُوْلُوْنَ تَسْرِقُ وَتَقُوْلُ حَسْبِيَ اللّٰهُ. ①

ترجمہ: عبدالرحمٰن الاعرج سے روایت ہے کہ انہوں نے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ (بنی اسرائیل کی) ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی اتنے میں ایک (نامعلوم) سوار اس کے قریب سے گذرا وہ دودھ پلا رہی تھی کہنے لگی: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس کی طرح بننے سے پہلے موت نہ دینا۔ بچے نے کہا: اے اللہ! مجھے اس (گذرنے والے) کی طرح نہ بنانا۔ (یہ کہکر) وہ پھر دودھ پینے میں مصروف ہوگیا، پھر ایک عورت گذری جسے لوگ گھسیٹتے اور کھیل تماشے کرتے اور مارپیٹ کرتے ہوئے لے جارہے تھے، (دودھ پلانے والی) اس عورت نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس طرح نہ بنانا، بچہ بول اٹھا: اے اللہ! مجھے اسی کی طرح کیجیو۔ (اس موقعہ پر ماں نے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے تو) بچے نے کہا: وہ

① (رواه البخاری، کتاب الأنبياء، باب (٥٤) الرقم: ٣٤٦٦/ واللفظ له/ مسلم: كتاب البر والصلة والآداب، باب تقديم بر الوالدين على التطوع بالصلوٰة وغيرها، الرقم: ٢٥٥٠)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوار جو پہلے گذرا تھا وہ کافر تھا، اور یہ عورت کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ زنا کراتی ہے، یہ کہتی ہے: "حسبی اللّٰہ" یعنی " میری پاکدامنی میرا اللہ جانتا ہے۔" لوگ کہتے ہیں یہ چوری کرتی ہے یہ کہتی ہے: "حسبی اللّٰہ" "میرے لئے اللہ کافی ہے۔"

حدیثِ مذکور سے مستنبط نکات ومسائل

① انسان بعض اوقات ایسی چیز کو طلب کرتا ہے جس میں دنیاوی اور کبھی دنیاوی کے ساتھ اخروی اعتبار سے سراسر نقصان ہوتا ہے اور یہی انسان کبھی ایک چیز سے نفرت کرتا ہے جو کہ اس کیلئے نفع مند اور مفید ہوتی ہے۔ جیسا کہ اس واقعہ میں عورت نے اس کافر ومتکبر کو اپنی اس تکبرانہ شان وشوکت اور ہیئت ورونق میں دیکھا تو اپنے شیر خوار بچے کیلئے اس کافر سوار جیسے عہدے اور منصب کی تمنا کرنے لگی، اور یہ نہیں جانتی تھی کہ اس بادشاہت میں اس کے بچے کی ہلاکت ہے، اسی طرح اس عورت نے جب ایک صالحہ وعفیفہ خاتون کو دیکھا جس پر لوگ بدکاری اور چوری کی تہمت لگا کر اسے پیٹتے اور گھسیٹتے جا رہے تھے (حالانکہ وہ ان الزامات سے بری تھی) تو کہنے لگی: اے میرے رب! میرے بیٹے کو اس کی طرح مت بنا (کہ اس کی طرح اسے ذلیل کیا جائے)

② اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت اس شیر خوار بچے کی نطق وگویائی اور حق وباطل کی تمیز وپہچان پر۔

③ حدیثِ مذکور سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر کچھ لوگ کسی صحیح العقیدہ اور نیک وصالح شخص پر عقیدہ وعمل کی خرابی وبرائی کی تہمت لگا کر اس سے نفرت کریں اور دوسروں کو بھی اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نفرت دلائیں تو لوگوں کی عائد کردہ تہمت اس شخص کیلئے نقصان دہ ثابت ہونے کے بجائے اس کیلئے نہ صرف مفید ثابت ہوتی ہے بلکہ اس کیلئے رفعت شان کا سبب بھی بن جاتی ہے۔ جیسا کہ جب لوگ اس صالحہ وعفیفہ عورت پر زنا و چوری کی تہمت لگا رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی عفت و پاکدامنی اور کرامت ظاہر کرنے کیلئے ایک شیر خوار بچے کو قوت گویائی دیدی جس نے اس کی صفائی و برأت بیان کردی۔

④ تہمت و بہتان اور مصائب و مشکلات کے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا چاہیے جیسا اس قصہ کی عورت نے کیا کہ تکلیف و پریشانی کی حالت میں ”حسبی اللہ“، ”حسبی اللہ“ پڑھ کر اپنے رب سے مدد کی خواہاں تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا قصہ

گائے اور بھیڑیئے کے بولنے کا قصہ

تمہید: اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں انسان کو نطق (بولنے) کی قوت وصلاحیت عطا کی ہے اور اسی وجہ سے اس کو منطقیوں کی اصطلاح میں حیوان ناطق کہا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے انسان کو دیگر مخلوقات پر ایک امتیاز حاصل ہے۔ بعض اوقات اللہ تعالیٰ عارضی طور پر یہ قوت غیر ناطق مخلوق کو بھی عطا کر دیتا ہے، چنانچہ پیش آمدہ واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے گائے اور بھیڑیئے کو قوت گویائی عطا کی اور انہوں نے موقع کی مناسبت سے جو گفتگو کرنی تھی وہ کی۔ یہ خرق عادت واقعہ سیدنا اھبان بن اوس رضی اللہ عنہ کی ہدایت اور اسلام قبول کرنے کا سبب بنا، کما ذکرہ الحافظ فی الفتح۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا، فَقَالَتْ إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ. فَقَالَ فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهٰذَا أَنَا وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَاهُمَا ثَمَّ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ فَطَلَبَ حَتّٰى كَأَنَّهُ اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ. فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ: هٰذَا اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّي فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي. فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ. قَالَ قَالَ فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهٰذَا أَنَا وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَاهُمَا ثَمَّ. ①

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی، اس کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: ایک شخص ایک گائے کا ہانک رہا تھا کہ اسی دوران وہ اس پر سوار ہوگیا اور اسے (دوڑانے کیلئے) مارنے لگا، گائے نے اس سے کہا: ہمیں اس (سواری کے) کام کیلئے پیدا نہیں کیا گیا، ہمیں تو صرف کھیتی باڑی کے کام کیلئے پیدا کیا گیا ہے یہ (واقعہ) سن کر لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! گائے بھی بات کرتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں اس پر ایمان رکھتا ہوں اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں، حالانکہ وہ دونوں وہاں موجود نہیں تھے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا (بنی اسرائیل میں سے) ایک شخص اپنی بکریوں میں تھا، اتنے میں بھیڑیا لپکا اور ایک بکری لے بھاگا، یہ شخص اس کے پیچھے لگا اور بھیڑیے کے منہ سے بکری چھڑالی، اس وقت بھیڑیا

① (رواه البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب (٥٤) الرقم: ٣٤٧١، واللفظ له/ مسلم كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل ابى بكر الصديق ص، الرقم: ٢٣٨٨)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بقدرتِ الٰہی) بول اُٹھا کہ اب تو اس نے میرے منہ سے اسے (بکری کو) چھڑالیا ہے لیکن (قیامت کے قریب) درندوں کے دن جب میرے علاوہ بکریوں کا کوئی چرواہا نہیں ہوگا، اس وقت کون چھڑوائے گا؟ یہ سن کر لوگوں نے تعجب سے کہا: سبحان اللہ! بھیڑیا بات کرتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا اس پر ایمان ہے اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں، حالانکہ وہ دونوں وہاں موجود نہیں تھے۔

مذکورہ قصہ سے مأخوذ نکات واستنباطات

① لوگوں کو ایسے واقعات وقصص کے ذریعے وعظ ونصیحت کرنے کا استحباب جو اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت پر دلالت کرتے ہیں، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے مذکورہ بالا قصہ صحابہ کرام کو سنا کر وعظ ونصیحت فرمائی۔

② نماز کے بعد لوگوں کو وعظ ونصیحت کرنے کا جواز: جیسا کہ اس واقعہ میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد وعظ ونصیحت فرمائی۔

③ اللہ تعالیٰ کی کمالِ قدرت کا بیان کہ اس نے انسان کی طرح حیوانات کو بھی نطق وگویائی کی قدرت دی جس کے بدولت گائے اور بھیڑیے نے انسان سے بات کی۔

④ مسلمانوں پر واجب ہے کہ ان خبروں اور واقعات کی تصدیق کریں جو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں خواہ وہ خبریں اور واقعات بظاہر کتنے ہی عقلاً مستبعد ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور احادیث صحیحہ کیلئے یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ متواتر ہوں۔ بلکہ جب حدیث صحیح سند کے ساتھ ثابت ہو جائے تو اس پر ایمان لا کر اس کی تصدیق کرنا واجب ہے، چاہے وہ حدیث ہمارے ناقص عقلوں کے موافق ہو یا نہ ہو۔

⑤ حیوانات سے وہ کام لینا درست نہیں جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا نہیں کیا، مثلاً بکری سے ہل چلانے اور گائے سے بار برداری اور سواری کا کام لینا مناسب نہیں۔

⑥ سیدنا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت: چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے گائے اور بھیڑیئے کے کلام کرنے کا واقعہ صحابہ کو سنایا، اس مجلس میں سیدنا ابوبکر وسیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے موجود نہ ہونے کے باوجود اللہ کے نبی ﷺ نے ان کے ایمان کی گواہی دی، اس لئے کہ آپ ﷺ کو یقین تھا کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما اس کو تسلیم کرنے سے انکار نہیں کریں گے۔ اور یہ سیدنا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی ایمان پر ایک بہترین گواہی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ اول:

فصل سوم

فضائل اعمال والے قصے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا قصہ

قرض داروں پر رحم کرنے والے کا قصہ

تمہید: بنی اسرائیل میں سے ایک شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا تھا، فوت ہوا، جب اس سے حساب لیا گیا تو اس سے یہ پوچھا گیا: کیا اس مال کے حوالے سے تو نے کوئی اچھائی اور خیر کا کام کیا ہے؟ اس نے کہا: میں نہیں جانتا۔ اسے کہا گیا: دیکھ، سوچ اور غور کر، اس نے کہا: اور تو کوئی خیر کا کام مجھے معلوم نہیں، البتہ لین دین اور کاروبار میں میرا یہ طریقہ تھا کہ مال دار پر بھی نرمی برتتا اور اگر کوئی تنگدست ہوتا تو اسے مہلت دیدیتا یا اسے معاف کر دیتا۔ لوگوں کے ساتھ اس قسم کے رویے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو معاف فرما دیا۔ مزید تفصیل کیلئے قصہ کو پڑھیے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ حُذَيْفَةُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ فَقِيلَ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ مَا أَعْلَمُ قِيلَ لَهُ أُنْظُرْ قَالَ مَاأَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأُجَازِيهِمْ فَأُنْظِرُ الْمُوسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَأَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ. ①

”حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: تم سے پچھلی امتوں میں ایک شخص تھا، ملک الموت اس کے پاس روح قبض کرنے کیلئے آیا (موت کے بعد) اس شخص سے کہا گیا کہ تجھے اپنی کسی نیکی کا علم ہے؟ اس نے کہا: مجھے میری کسی نیکی کا علم نہیں (کہ میں نے کبھی کوئی نیکی کی ہو) اس سے کہا گیا ذرا غور کرو، کہنے لگا مجھے اپنی کوئی نیکی معلوم نہیں سوائے اس کے کہ میں دنیا میں لوگوں سے کاروبار کیا کرتا تھا اوران سے (اپنی رقم کی وصولی میں) درگذر کرتا تھا، چنانچہ میں مالداروں کو تو مہلت دیدیتا تھا اور تنگ دست کو معاف کردیا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی عمل پر اسے جنت میں داخل کردیا۔“

حدیث مذکور سے مستنبط فوائد ونکات

مذکورہ حدیث سے کئی فوائد ونصائح مستنبط ہوتے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

① مقروض مالدار کو مہلت دینے اور تنگ دست سے درگزر کرنے کی فضیلت، جیسا کہ یہ شخص (جس کا مذکورہ حدیث میں ذکر ہے) لوگوں کے ساتھ خرید وفروخت کا معاملہ کرتا

---

①(رواه البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب ما ذكر عن بني اسرائيل، الرقم:٣٤٥١، واللفظ له/ مسلم، كتاب المساقاة، باب فضل انظار المعسر، الرقم:١٥٦٠)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا اور پھر لوگوں پر اس کے قرضے چڑھ جاتے، جب قرضوں کے چکانے کا وقت آتا تو یہ شخص مالدار غنی مقروض کو مزید ٹائم دیدیتا، جبکہ فقیر و تنگ دست مقروض کو ان کا قرض معاف کردیا کرتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس عملِ خیر کی بدولت اسے معافی دیکر جنت میں داخل کردیا۔

② اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت وکشادگی کہ ایک تھوڑے سے عمل کے بموجب اپنے ایسے بندے کو جنت کا مستحق بنادیا جس کے نامہ اعمال میں اس عمل کے علاوہ کوئی نیکی ہی نہیں تھی۔

③ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ایمان سے خارج نہیں قرار دیا جاسکتا، حدیث میں ذکر کردہ یہ شخص اس کے نامہ اعمال میں صرف یہی ایک نیکی تھی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص اپنے دور کے نبی کی شریعت کے کئی واجبات کا تارک تھا، مگر پھر بھی مومن شمار ہوکر قابل مغفرت ہوا۔

④ روح قبض کرتے وقت فرشتوں کا قریب المرگ سے سوال کرنا: جس طرح کہ حدیث مذکور میں تصریح ہے کہ بوقت قبضِ روح فرشتوں نے اس سے سوال کیا تھا، نیز انسان کے استحضار روح کے وقت فرشتوں کا اس سے سوال کرنا خواہ قریب المرگ مؤمن ہے یا کافر، قرآن سے بھی ثابت ہے، چنانچہ مؤمنوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ﴾ ①

''بلاشبہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے، پھر وہ اس پر جم گئے تو ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (جو کہتے ہیں کہ) ڈرو نہیں اور نہ ہی غم کرو اور اس جنت کے ساتھ خوش ہوجاؤ جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے''

اور کفار کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یوں ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنتُمْ قَالُوا

''بے شک وہ لوگ جن کی روح فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ

① (سورہ فصلت:۳۰) ② (سورہ النساء:۹۷)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْأَرْضِ قَالُوْا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا فَأُولَـٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا ﴿١﴾

اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں، کہتے ہیں کہ تم کس کام میں تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم اس سرزمین میں بالکل بے بس تھے، وہ کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے؟ تو یہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ لوٹنے کی بری جگہ ہے۔‘‘

⑤ **ایک میعاد مقرر تک خرید وفروخت کا جواز:** کیونکہ یہ شخص لوگوں کے ساتھ ایک مقرر وقت و میعاد تک بیع وشراء کیا کرتا تھا جب وہ میعاد پوری ہوتی تو وہ غنی مقروض کو مہلت اور تنگ دست کو معاف کر دیا کرتا تھا۔

○○○○○○○○○

① (سورہ النساء:۹۷)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا قصہ

سو آدمیوں کے قاتل کا قصہ

تمہید: اللہ رب العالمین کی ایک صفت ''رحمٰن'' ہے اور ایک ''رحیم'' ہے وہ اپنے بندوں پر بے پناہ رحم کرنے والا، ان کی کوتاہیوں سے درگزر کرنے اور ان کی خطاؤں کو معاف کرنے والا ہے، وہ جو کچھ کرتا ہے اس سے پوچھا نہیں جا سکتا اور اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔

معاشرتی جرائم میں کسی کا ناحق خون بہانا، گناہ کبیرہ اور قابل سزا جرم ہے، اللہ تعالیٰ نے ناحق خون بہانے کو حرام قرار دیا ہے اور اس کے مرتکب کو جہنم کا مستحق بتلایا ہے۔ مگر اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی رحمت اتنی وسیع و کشادہ ہے کہ یہی قتل کا مجرم اگر اپنے اس جرم سے نادم ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رجوع کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بھی معاف کر دیتا ہے جیسا کہ ایک شخص کہ جس نے سو قتل کیے تھے اور پھر ایک عالم دین کے فتوی کے مطابق نیک و صالح لوگوں کی سرزمین کی طرف توبہ کی نیت سے جا رہا تھا مگر وہاں پہنچنے سے پہلے مر گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی رحمت کی لپیٹ میں لے کر معاف کر دیا۔ مزید تفصیل قصہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِیْنَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلٰی رَاهِبٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِیْنَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَکَمَّلَ بِهٖ مِائَةً. ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلٰی رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ نَعَمْ. وَمَنْ یَّحُوْلُ بَیْنَهُ وَبَیْنَ التَّوْبَةِ؟ إِنْطَلِقْ إِلٰی أَرْضِ کَذَا وَکَذَا. فَإِنَّ بِهَا أُنَاسًا یَّعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰی فَاعْبُدِاللّٰهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلٰی أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سُوْءٍ. فَانْطَلَقَ حَتّٰی إِذَا نَصَفَ الطَّرِیْقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِیْهِ مَلٰٓئِکَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰٓئِکَةُ الْعَذَابِ. فَقَالَتْ مَلٰٓئِکَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهٖ إِلَی اللّٰهِ، وَقَالَتْ مَلٰٓئِکَةُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ، فَأَتَاهُ مَلَكٌ فِیْ صُوْرَةِ آدَمِیٍّ فَجَعَلُوْهُ بَیْنَهُمْ، فَقَالَ قِیْسُوْا مَا بَیْنَ

ترجمہ: ''ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سے پچھلی امتوں میں ایک ایسا شخص تھا جس نے ننانوے قتل کیے تھے، اس نے (لوگوں سے) روئے زمین کے سب سے بڑے عالم کے متعلق پوچھا، تو اسے ایک راہب کے متعلق بتلایا گیا، وہ اس راہب کے پاس گیا اور کہا کہ: اس نے (یعنی میں نے) ننانوے قتل کیے ہیں۔ کیا اس کی توبہ ہوسکتی ہے؟ راہب نے کہا: نہیں۔ اس نے اسے بھی قتل کر کے سو مکمل کر لیے۔ پھر اس نے دوبارہ روئے زمین کے سب سے بڑے عالم کے متعلق دریافت کیا۔ تو اس کی راہنمائی ایک عالم آدمی کی طرف کی گئی، اس نے اس سے جا کر کہا کہ: اس نے سو قتل کیے ہیں کیا اس کی توبہ ہوسکتی ہے؟ عالم نے جواب دیا: ہاں توبہ اور اس کے درمیان کوئی حائل ہوسکتا ہے؟ تم فلاں فلاں بستی کی طرف چلے جاؤ، وہاں کچھ لوگ اللہ کی عبادت میں مشغول ہونگے تم بھی عبادت میں مشغول ہو جاؤ۔ اور اپنی سرزمین کی طرف مت لوٹنا کہ وہ برائی کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْأَرْضَيْنِ فَإِلٰى أَيَّتِهِمَا كَانَ أَدْنٰى فَهُوَ لَهُ . فَقَاسُوا فَوَجَدُوْا أَدْنٰى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ . فَقَبَضَتْهُ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ . قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ لَمَّا أَتَاهُ الْمَوْتُ نَأَى بِصَدْرِهِ . ①

سرزمین ہے، وہ چلا یہاں تک کہ جب آدھے راستے تک پہنچا تو اسے موت نے آلیا، اب رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان جھگڑا ہوا (کہ اسے اوپر کون لیکر جائے) ملائکہ رحمت نے کہا: یہ شخص توبہ کرکے آیا ہے اور اپنے قلب کا رُخ اللہ کی طرف پھیر لیا ہے (لہذا اسے ہم لیکر جائیں گے۔ ملائکہ عذاب نے کہا: اس نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا (لہذا عذاب کا مستحق ہے اسے ہم لیکر جائیں گے) تو (اُن کی مشکل حل کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ایک فرشتہ ایک آدمی کی صورت میں ان کے پاس آیا ،تو فرشتوں نے اسے اپنے پاس بٹھالیا (بطور ثالث کے) اس نے کہا: دونوں زمینوں کے درمیان فاصلہ کی پیائش کرو، جس زمین سے یہ زیادہ قریب ہو تو یہ اس کا ہے، (اگر برائی کی سرزمین جہاں سے یہ آیا ہے زیادہ قریب ہے تو ملائکہ عذاب اسے لے جائیں گے، اور

① رواه مسلم ، كتاب التوبة ، باب قبول توبة القاتل وإن كثر قتله ، الرقم:٢٧٦٦ ، واللفظ له / البخاري ، كتاب أحاديث الأنبياء ، باب (٥٤) الرقم: ٣٤٧٠)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر صلحاء کی جس بستی کی طرف یہ جا رہا تھا
اس سے زیادہ قریب ہے تو رحمت کے
فرشتے اسے لے جائیں گے) فرشتوں
نے پیائش کی تو اسے صلحاء کی بستی کہ جہاں
یہ جا رہا تھا کے زیادہ قریب پایا (کہ حکمِ
الٰہی سے ایک طرف کی زمین قریب ہوئی
تھی اور دوسری طرف کی دور) لہذا رحمت
کے فرشتوں نے اسے اپنے قبضے میں لے
لیا۔ قتادہ فرماتے ہیں کہ حسن بصری
رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم سے ذکر کیا گیا کہ جب
اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنا سینہ
بستی کی جانب کر لیا تھا۔''

حدیث سے مأخوذ فوائدونکات

حدیث مذکور سے کئی عبرت ونصیحت کی باتیں حاصل ہوتی ہیں، جن میں سے کچھ یہاں ذکر کی جاتی ہیں:

① اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت وکشادگی اپنے گنہگار بندوں کی توبہ قبول کرنے کے بارے میں، چاہے ان کے گناہ کتنے ہی ہوں، لہذا جو لوگ اپنے گناہوں کی نوعیت اور گناہوں کی کثرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہو جاتے ہیں، حقیقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت وکبریائی کو جانتے ہیں اور نہ ہی اس کی رحمت کی وسعت وکشادگی سے واقف اور آگاہ ہیں۔

② قاتل کی توبہ کی قبولیت بشرطیکہ وہ خلوص دل سے توبہ کرے، ویسے قاتل کی توبہ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبولیت یا عدم قبولیت کے بارے میں اہل علم میں اختلاف ہے جس پر بعد میں ان شاء اللہ کلام کیا جائیگا۔

③ ایک عالم دین کیلئے یہ ضروری ہے کہ توبہ کرنے کا ارادہ رکھنے والے لوگوں کو ایسے امور کی طرف راہنمائی کرے جو ان کے قلوب کے تزکیہ واصلاح کا باعث بن جائیں اور سابقہ برائیوں سے بچاؤ کا سبب بھی بن سکیں جیسا کہ اس عالم نے اس تائب شخص کو راہنمائی کی کہ وہ برائیوں کی زمین سے ہی دور نکل جائے اور نیک وصالحین کے علاقے اور ان کی صحبت کو اختیار کرے، اور ان کے ساتھ عبادت میں مشغول ہو جائے۔

④ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عالم کو عابد پر فضیلت وفوقیت حاصل ہے، جیسا کہ اس قاتل کو عالم نے اپنے علم کی روشنی میں صحیح اور درست فتویٰ دیا جبکہ عابد نے اپنے جہل کی بنا پر قاتل کو نہ صرف مایوس کیا بلکہ مزید سرکش بنا دیا، عالم کے فتویٰ سے مفتی اور مستفتی (سائل) دونوں کو فائدہ حاصل ہوا، مفتی کو تو اس لئے کہ اس نے اپنے علم کے مطابق جو صحیح فتویٰ دیا تو اس کو اس پر اجر وثواب ملے گا، اور مستفتی کو اس لئے کہ اس نے توبہ کی جو قبول ہوئی اور اللہ کی رحمت ومغفرت کا مستحق ٹھہرا، جبکہ عابد کے جاہلانہ فتوے سے مستفتی کو تو کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا البتہ مفتی (عابد) الٹا اپنی جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا۔

⑤ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتوں کو اپنی رحمت کیلئے مقرر کر رکھا ہے کہ جن کے ذریعے وہ اپنے مستحقین رحمت بندوں پر رحمت کرتا ہے اور کچھ کو عذاب کیلئے مختص کیا ہوا ہے کہ جن کے ذریعے اپنے مستحقین عذاب بندوں پر عذاب نازل فرماتا ہے، اور جو فرشتے مؤمنوں کی ارواح قبض کرتے ہیں انہیں ''ملائکۃ الرحمۃ'' اور جو نافرمانوں کی روحوں کو قبض کرتے ہیں انہیں ''ملائکۃ العذاب'' سے موسوم کیا جاتا ہے۔

⑥ اس حدیث سے بشر کی فرشتوں پر فضیلت بھی ثابت ہوتی ہے کیونکہ رحمت وعذاب کے فرشتوں کے مابین فیصلہ کیلئے جس فرشتے کو بھیجا گیا تھا وہ بشر کی صورت میں تھا۔

⑦ حدیث مذکور سے یہ بات بھی نکلتی ہے کہ فرشتے انسانی شکل اختیار کر سکتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑧ جو عالم عُہدۂ قضاء پر متمکن نہ ہو تو وہ اللہ کا حکم مجرموں پر نافذ نہیں کرسکتا اور نہ ہی وہ اس کا مکلف ہے جیسا کہ جب اس شخص نے ایک سو آدمیوں کے قتل کا اعتراف واقرار کیا تو اس عالم نے اس شخص پر قصاص یا کسی اور سزا کا حکم صادر نہیں کیا بلکہ اس کو توبہ و ہجرت کا حکم دیا۔

قاتل کی توبہ کی قبولیت وعدم قبولیت میں علماء کا اختلاف

اس بارے میں اہل علم حضرات کا اختلاف ہے کہ کیا قاتل کی توبہ قابل قبول ہے یا نہیں؟ چنانچہ اس بارے میں اہل علم کی دو رائے ہیں:

① بعض کا قول ہے کہ قاتل کی توبہ قبول نہیں ہوتی، چنانچہ یہ اہل علم حدیث زیر بحث کو سابقہ اُمتوں کے ساتھ خاص کرتے ہیں۔

② جمہور اہل علم کی رائے یہ ہے کہ قاتل کی توبہ قابل قبول ہے اور یہ حضرات ذیل کے دلائل سے استدلال کرتے ہیں:

الف: ایک دلیل تو یہی متفق علیہ حدیث ہے جو زیر بحث ہے، اور اس میں کوئی ایسا قرینہ نہیں جس کی بنا پر اسے سابقہ اُمتوں کے ساتھ مخصوص قرار دیا جائے۔

ب: جمہور کے اس قول کیلئے ذیل کی آیت بھی ایک قوی وقطعی دلیل ہے:

﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلٰهاً آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَن يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَاماً ۝ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَاناً ۝ إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً فَأُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللهُ غَفُوراً رَّحِيماً﴾ ①

ترجمہ: "اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ جان کو قتل کرتے ہیں جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ اور نہ ہی زنا کرتے ہیں اور جو یہ کریگا وہ سخت گناہ کو ملے گا اس کیلئے قیامت کے دن عذاب دگنا کیا جائے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ذلیل کیا ہوا رہیگا

① (سورہ الفرقان: ۶۸.....۷۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لے آیا اور
عمل کیا نیک عمل تو یہ لوگ ہیں جن کی
برائیاں اللہ نیکیوں میں بدل دیگا اور اللہ
ہمیشہ بے حد بخشنے والا نہایت رحم والا ہے''

چنانچہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں، قاتلوں اور زانیوں کو جن کیلیے دگنا عذاب ہے ان میں سے تائبین (توبہ کرنے والوں) کو مستثنیٰ قرار دیا ہے، مذکورہ آیات کا مقصد یہ ہے روز قیامت مشرک، قاتل اور زانی کیلیے دگنا عذاب ہے، البتہ ان میں سے کسی نے اگر توبہ کر لی، اور عمل صالح کو اختیار کر لیا تو وہ اس عذاب سے دوچار نہیں ہونگے۔

ج: اہل السنۃ والجماعۃ کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ شرک کے علاوہ جو بھی گناہ ہیں وہ قابل مغفرت وبخشش ہیں بایں معنی کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس مجرم (غیر مشرک) کو جہنم میں عذاب دیکر جنت میں لیجائے یا ابتداء ہی سے اس کی مغفرت کر دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِاللهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا﴾ ①

ترجمہ: ''بلا شبہ اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کریگا اور اس کے علاوہ جس کیلیے چاہے گا معاف کر دیگا''

اس آیت میں بشمول قتل تمام جرائم ومعاصی قابل بخشش ومغفرت ہیں، اور اس آیت میں شرک کے علاوہ جن گناہوں کی بخشش کا اعلان کیا جا رہا ہے یہ سب بغیر توبہ کے ہیں، کیونکہ توبہ کے ساتھ تو شرک بھی معاف کر دیا جاتا ہے کما تقدم۔ جب بغیر توبہ کے قاتل کی مغفرت وبخشش کا امکان واُمید ہے تو توبہ کے ساتھ کیوں نہیں؟ بلکہ توبہ سے قاتل کی مغفرت بالاولیٰ ہونی چاہیے۔

OOOOOOOOOOOO

① (سورہ النساء: ۴۸)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا قصہ

بندے کی توبہ سے اللہ تعالیٰ کے خوش ہونے کا قصہ

تمہید: توبہ ایک عظیم عبادت ہے اور بڑی فضیلت والا عمل ہے سچی توبہ سے نہ صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے بلکہ تائب شخص پر بہت زیادہ خوش ہوتا ہے، مندرجہ ذیل قصہ اس بات پر شاہدِ عدل ہے۔

کتاب رقم
مکتبہ دار العلوم المحمدیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَهُوَ عَمُّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِيْنَ يَتُوْبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَ شَرَابُهُ فَأَيِسَ مِنْهَا فَأَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِيْ ظِلِّهَا قَدْ أَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذَا هُوَ قَائِمَةٌ عِنْدَهُ فَأَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَبْدِيْ وَأَنَا رَبُّكَ أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ. ①

"سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: البتہ اللہ کو زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندے کی توبہ سے جب وہ توبہ کرتا ہے تم میں سے اس شخص سے جو اپنے اونٹ پر سوار ہو ایک صاف بے آب وگیاہ جنگل میں، پھر اچانک اس کا اونٹ بھاگ جائے، جبکہ اسی اونٹ پر اس کے خوردونوش کا سامان بھی ہے، وہ اپنی سواری سے ناامید ہوکر ایک درخت کے سائے میں لیٹ جاتا ہے، وہ اسی فکر میں مستغرق ہوتا ہے، اچانک لیا دیکھتا ہے کہ اس کی سواری اس کے پاس آکھڑی ہوئی ہے، وہ اس کی رسی کو ہاتھ میں لیتا ہے اور شدت خوشی کے مارے کہتا ہے کہ: اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں۔ یہ سب اس سے شدت خوشی کی وجہ سے ہوتا ہے۔"

① (رواه البخاري، كتاب الدعوات، باب التوبة، الرقم: ٦٣٠٨ مختصراً / مسلم، كتاب التوبة، باب في الحض على التوبة والفرح بها، الرقم: ٢٧٤٧، واللفظ له)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیثِ مذکور سے مأخوذ
چند عبرت ونصیحت کی باتیں

سابق حدیث سے چند عبرت وسبق آموز باتیں حاصل ہوتی ہیں:

① توبہ کی فضیلت: حقیقت میں توبہ اللہ کو راضی کرنے والی چیز ہے جس طرح اس شخص نے یاس وناامیدی کی حالت میں اچانک اپنی سواری کو بمع سامانِ خورد ونوش اپنے سامنے پایا، اور اسے ایسی خوشی ہوئی کہ وہ اپنے حواس بھی کھو بیٹھا، اللہ رب العالمین کو تائب بندے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے، لہذا بندے کو چاہئے کہ غلطی کے بعد فوری اللہ سے توبہ کرے۔

② اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صفت فرح (خوش ہونا) سے متصف ہے، لیکن جس طرح اس کی ذات اور شان کے لائق ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی فرح مخلوق کی فرح جیسی نہیں، جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ لَيۡسَ كَمِثۡلِهِۦ شَيۡءٞۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡبَصِيرُ ﴾ ① ''اللہ کی مثل کوئی چیز نہیں وہ خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا ہے''

③ اللہ تعالیٰ کا اپنے ایسے بندے کا مؤاخذہ نہ کرنا جس نے کسی خوف یا شدتِ خوشی یا شدتِ غضب کی وجہ سے کوئی نامناسب کام کردیا یا نامناسب بات کہدی، جس میں اس بندے کا قصد وارادہ شامل نہیں اور اگر قصداً ایسی بات کہتا تو یہ یقیناً قابل مؤاخذہ ہے۔

④ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ کسی شخص کے ایسے قول کو بطور حکایت نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں کہ جو قول شرعاً باطل اور گمراہ کن ہو اور ناقل بھی اسے باطل اور گمراہ کن سمجھتا ہو، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے اس قول ''اللهم أنت عبدي وأنا ربك'' کو حکایت کے طور پر نقل کرکے ذکر فرمایا، اور جس طرح اللہ کریم نے قرآن مجید میں یہود کا یہ قول نقل کیا:

① (سورة الشورى:١١)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ قَالُوْا إِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ أَغْنِيَاءُ ﴾ ① ''یہودی کہتے ہیں اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں''

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہود کا ایک نازیبا قول قرآن میں یوں نقل کیا گیا ہے:

﴿ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ﴾ ② ''اور یہود نے کہا اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے، انہی کے ہاتھ باندھے گئے اور ان پر لعنت کی گئی اس وجہ سے جو انہوں نے کہا''

OOOOOOOOOO

① (سورہ آل عمران:۱۸۱)
② (سورہ المائدۃ:٦٤)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھا قصہ

غار والوں کا قصہ

تمہید: اس قصہ کا خلاصہ یہ ہے کہ تین آدمی محو سفر تھے کہ اچانک تیز بارش شروع ہوگئی انہوں نے بارش سے بچنے کیلئے قریب کی ایک غار میں پناہ لے لی، اتفاق سے ایک بھاری پتھر پانی کے تیز بہاؤ سے لڑھکتا ہوا غار کے منہ پر آن پڑا، جس سے ان تینوں کا واپس نکلنے کا راستہ بند ہوگیا، تینوں پھنس کر رہ گئے، ان تینوں نے آپس میں اس مصیبت سے نجات کیلئے مشورہ کیا، طے یہ پایا کہ ہم میں سے ہر شخص اپنی زندگی کا سب سے زیادہ نیک عمل بطور وسیلہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش کرے، چنانچہ باری باری ہر ایک نے اپنا عمل بطور وسیلہ پیش کیا چنانچہ ایک نے حقوق العباد کی حفاظت کا عمل پیش کیا اور دوسرے نے خاص والدین کی خدمت کا اور تیسرے نے محض اللہ کے ڈر سے عین موقع پر زنا سے بچنے کا عمل پیش کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کی جس کے نتیجہ میں وہ پتھر خود بخود ہٹ گیا اور یہ تینوں باسلامت غار سے نکل آئے مزید تفصیل قصہ میں ملاحظہ کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا	''ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ بَیْنَمَا ثَلاثَۃُ	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پچھلے زمانے
نَفَرٍ مِمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ یَمْشُوْنَ اِذْ	میں (بنی اسرائیل میں سے) تین آدمی
اَصَابَھُمْ مَطَرٌ فَاَوَوْا اِلٰی غَارٍ فَانْطَبَقَ	کہیں راستے میں جارہے تھے کہ اچانک
عَلَیْھِمْ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ : اِنَّہٗ	بارش نے ان کو آلیا، وہ تینوں پہاڑ کی ایک
وَاللّٰہِ یَاھٰؤُلَاءِ لَایُنْجِیْکُمْ اِلَّا الصِّدْقُ	کھوہ (غار) میں داخل ہوگئے (جب وہ
فَلْیَدْعُ کُلُّ رَجُلٍ مِّنْکُمْ بِمَایَعْلَمُ اَنَّہٗ	اندر چلے گئے) تو غار کا منہ بند ہوگیا، اب
قَدْ صَدَقَ فِیْہِ ۔ فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْھُمْ:	تینوں آپس میں کہنے لگے کہ اللہ کی قسم ہمیں
اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّہٗ کَانَ لِیْ اَجِیْرٌ	اس مصیبت سے اب تو صرف سچائی ہی
عَمِلَ لِیْ عَلٰی فَرَقٍ مِنْ اَرُزٍّ فَذَھَبَ	نجات دلائے گی، بہتر یہ ہے کہ اب ہر شخص
وَتَرَکَہٗ وَاَنِّیْ عَمِدْتُّ اِلٰی ذٰلِکَ الْفَرَقِ	اپنے کسی ایسے عمل کو بیان کرکے دعا کرے
فَزَرَعْتُہٗ فَصَارَ مِنْ اَمْرِہٖ اَنِّیْ اشْتَرَیْتُ	جس کے بارے میں اسے یقین ہو کہ وہ
مِنْہُ بَقَرًا وَاَنَّہٗ اَتَانِیْ یَطْلُبُ اَجْرَہٗ	خالص اللہ کی رضا کیلئے کیا تھا، چنانچہ ایک
فَقُلْتُ لَہٗ اَعْمِدْ اِلٰی تِلْکَ الْبَقَرِ فَسُقْھَا	نے اس طرح دعا کی: اے اللہ! تجھے بخوبی
فَقَالَ لِیْ اِنَّمَا لِیْ عِنْدَکَ فَرَقٌ مِنْ اَرُزٍّ	معلوم ہے کہ میں نے ایک مزدور رکھا تھا
فَقُلْتُ لَہٗ :اَعْمِدْ اِلٰی تِلْکَ الْبَقَرِ فَاِنَّھَا	جس نے ایک فرق (تین صاع) چاول کی
مِنْ ذٰلِکَ الْفَرَقِ فَسَاقَھَا فَاِنْ کُنْتَ	مزدوری پر میرا کام کیا تھا، لیکن وہ شخص
تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِکَ مِنْ خَشْیَتِکَ	(غصہ میں آکر) چلا گیا اور اپنے چاول
فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْھُمُ الصَّخْرَۃُ .	(مزدوری کے) چھوڑ گیا، پھر میں نے
فَقَالَ الْاٰخَرُ : اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّہٗ	ایک فرق چاول کو لیا اور اس کی کاشت کی،
کَانَ لِیْ اَبَوَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ فَکُنْتُ	اس سے اتنا کچھ ہوگیا کہ میں نے پیداوار
اٰتِیْھِمَا کُلَّ لَیْلَۃٍ بِلَبَنِ غَنَمٍ لِیْ فَاَبْطَأْتُ	میں سے گائے بیل خرید لئے، اس کے بہت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهَا لَيْلَةً فَجِئْتُ فَقَدْ رَقَدَا وَاَهْلِيْ وَعِيَالِيْ يَتَضَاغُوْنَ مِنَ الْجُوْعِ فَكُنْتُ لَا اَسْقِيْهِمْ حَتّٰى يَشْرَبَ اَبَوَايَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَكَرِهْتُ اَنْ اَدَعَهُمَا فَيَسْتَكِنَّا لِشَرْبَتِهِمَا فَلَمْ اَزَلْ اَنْتَظِرْ حَتّٰى اطَّلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ حَتّٰى نَظَرُوْا اِلَى السَّمَاءِ . فَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَ لِيْ اِبْنَةُ عَمٍّ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَنِّيْ رَاوَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَاَبَتْ اِلَّا اَنْ آتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَطَلَبْتُهَا حَتّٰى قَدَرْتُ فَاَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا اِلَيْهَا فَاَمْكَنَتْنِيْ مِنْ نَفْسِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا فَقَالَتْ: اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهَا فَقُمْتُ وَتَرَكْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ . فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوْا . ①

دن بعد وہی شخص مجھ سے اپنی مزدوری مانگنے آیا، میں نے کہا یہ گائے، بیل کھڑے ہیں، ان کو لے جا، اس نے کہا کہ میرا تو صرف ایک فرق چاول تم پر ہونا چاہئے تھا، میں نے اس سے کہا یہ سب گائے بیل لے جا کہ یہ اسی ایک فرق کی آمدنی ہے، آخر وہ گائے بیل لے کر چلا گیا، پس اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ ایمانداری میں نے صرف تیرے ڈر سے کی تھی تو غار کا منہ کھول دے۔ چنانچہ اسی وقت وہ پتھر کچھ ہٹ گیا۔ پھر دوسرے نے اس طرح دعا کی: اے اللہ! تجھے خوب معلوم ہے کہ میرے والدین جب بوڑھے ہو گئے تو میں ان کی خدمت میں روزانہ رات میں اپنی بکریوں کا دودھ لا کر پلایا کرتا تھا۔ ایک دن اتفاق سے میں دیر سے آیا وہ سو چکے تھے، اور میری بیوی بچے بھوک سے بلبلا رہے تھے، لیکن میری عادت تھی کہ جب تک والدین کو دودھ نہ پلالوں بیوی وبچوں کو نہیں دیتا تھا، مجھے انہیں بیدار کرنا

① رواه البخاري :كتاب احاديث الانبياء ، باب حديث الغار واللفظ له ، الرقم:٣٤٦٥/ مسلم كتاب الذكر والدعاء والتوبة ، باب قصة اصحاب الغار الثلاثة والتوسل بصالح الاعمال .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی پسند نہیں تھا اور چھوڑنا بھی پسند نہیں تھا۔ (کیونکہ یہی ان کا شام کا کھانا تھا اور اس کے نہ پینے کی وجہ سے وہ کمزور ہو جاتے) پس میں ان کا وہیں انتظار کرتا رہا، یہاں تک کہ صبح ہو گئی، پس اگر تیرے علم میں ہے کہ میں نے یہ کام تیرے خوف کی وجہ سے کیا تو ہماری مشکل دور کر دے، اس وقت وہ پتھر کچھ اور ہٹ گیا اور اب آسمان نظر آنے لگا۔ پھر تیسرے شخص نے یوں دعا کی: میری ایک چچا زاد بہن تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی، میں نے ایک بار اس سے صحبت کرنی چاہی، اس نے انکار کیا، مگر اس شرط پر تیار ہوئی کہ میں اسے سو اشرفیاں لا کر دوں، میں نے یہ رقم حاصل کرنے کیلئے کوشش کی، آخر وہ مجھے مل گئی تو میں اس کے پاس آیا اور وہ رقم اس کے حوالے کر دی، اس نے مجھے اپنے نفس پر قدرت دیدی، جب میں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان بیٹھ چکا تو اس نے کہا اللہ سے ڈر اور مہر کو بغیر حق کے نہ توڑ، میں یہ سنتے ہی کھڑا ہو گیا اور سو اشرفیاں بھی واپس نہ لی، پس اگر تیرے علم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھی میں نے یہ عمل تیرے خوف کی وجہ سے کیا تھا تو ہماری مشکل آسان کر دے ،اللہ تعالیٰ نے ان کی مشکل دور کر دی اور وہ تینوں باہر نکل آئے۔''

مندرجہ بالا واقعہ سے مأخوذ نکات واستنباطات

اس حدیث سے بھی متعدد فوائد مستنبط ہوتے ہیں ،جن میں سے چند ذیل میں نقل کیئے جارہے ہیں:

① اعمالِ صالحہ کے ساتھ وسیلہ پکڑنے کا جواز: جیسا کہ ان تین آدمیوں نے اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے اعمالِ صالحہ کو پیش کر کے اس سے اپنی نجات کی درخواست کی ،اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کو اس مشکل سے نجات عطا فرمائی۔

② مصائب ومشکلات سے بندے کی نجات وخلاصی میں تقویٰ و پرہیز گاری کا اثر۔

③ پریشانی اور مشکلات کے لحات میں دعا کی مشروعیت: جیسا کہ ان تینوں نے اس نازک حالت میں اللہ تعالیٰ کو پکارا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ان پریشان کن حالت سے نجات دیدی ،اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ ﴾ ① ''تمہارا رب فرماتا ہے تم مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کرونگا''

④ والدین کے ساتھ حسن سلوک ان بہترین اعمال میں سے ہے کہ جن کو اللہ پسند فرماتا ہے اور بندے کیلئے دنیا وآخرت کی نجات وکامیابی کے سبب بنتے ہیں۔

⑤ تقویٰ (یعنی اللہ کا ڈر) ایک ایسی عبادت ہے جو بندہ مؤمن کو فواحش ومنکرات سے بچالیتا ہے اور دنیاوی مصائب ومشکلات سے نجات کا بھی ایک عظیم سبب ہے ،نیز یہ تقویٰ

---

① (سورہ الغافر:٦٠)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قربِ الٰہی کا بھی عظیم موجب ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا خوف اس شخص کے حق میں فحاشی (زنا) کے ترک کا سبب بنا، بعدازیں یہی چیز (اللہ کے خوف سے گناہ کا ترک) غاروالوں کیلئے نجات وخلاصی کے جملہ اسباب میں سے ایک اہم سبب ثابت ہوا۔

⑥ گناہ کے محض قریب ہونا اللہ تعالیٰ کے غضب وناراضی اورانسان کی ہلاکت وبربادی کی دلیل نہیں، کیونکہ یہ امکان ہے کہ انسان کے دل میں اللہ کا خوف اتر جائے اور وہ گناہ کے ارتکاب سے پہلے توبہ کر کے اس کو چھوڑ دے۔ جیسا کہ اس شخص نے اپنی چچازاد بہن کے ساتھ زنا کا پورعزم کیا ہوا تھا، یہاں تک کہ وہ اس برے کام کوسرانجام دینے کیلئے اس عورت کے انتہائی قریب جاچکا تھا مگر اسی لمحہ میں جب عورت کی زبانی "اتـق الله" سنا تو اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف طاری ہوا تو اس نے فی الفور اس کبیرہ گناہ کوترک کردیا۔ اس شخص کا یہ عمل اس کیلئے باعث اجروثواب بن گیا اور ساتھ ہی ساتھ اس کیلئے مستقبل میں ایک دنیاوی مصیبت سے نجات کا سبب بن گیا۔

⑦ بعض اوقات ایک نیک وصالح انسان کوضرورت وحاجت فحاشی وبدکاری پر مجبور کردیتی ہے، مگر تقویٰ وپرہیزگاری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بدکاری کے عمل کے ارتکاب سے پہلے ہی اس کو بچالیتا ہے جیسا کہ سودینار (۱۰۰) کی حاجت وضرورت نے اس صالحہ وعفیفہ خاتون کو زنا پرمجبور کردیا، مگرعین موقعہ پر جب وہ لرزہ براندم ہوکرڈرنے لگی تو اللہ نے اسے بچالیا۔

⑧ حقوق العباد کی محافظت کی فضیلت: جیسا کہ اس حدیث میں ہے کہ صاحب مال نے اپنے مزدور کی اجرت کواخلاص کی بنیاد پرتجارت میں لگایا، اور بعد میں اس تجارت سے جواسے فائدہ ونفع ہوا وہ سب کچھ مزدور کے حوالے کردیا۔ چنانچہ صاحب مال کواپنے مزدور کے ساتھ اس اچھے معاملہ کا صلہ غار سے نجات کی صورت میں دنیا ہی میں مل گیا۔

⑨ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی دوسرے شخص کے مال میں تصرف کرنا جائز ہے بالخصوص جبکہ تصرف کرنے والے کا مقصد اس مال میں اضافہ اوراصلاح ہو۔

⑩ حدیث مذکورسے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس زمانہ میں یہ واقعہ پیش آیا تھا اس وقت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ تجارت، کاشتکاری، صنعت کاری اور بکریاں چرانے جیسے اعمال کو جانتے تھے جیسا کہ اس واقعہ کے تینوں شخص مختلف کاموں میں مہارت رکھتے تھے۔

(۱۱) زراعت، کاشتکاری اور مویشی پالنے میں عمل اور محنت کی برکت: چنانچہ صاحب مال (زمیندار) نے اپنے عامل (مزدور) کی اُجرت ومزدوری والے مال میں تجارت کی تو اللہ تعالیٰ نے مختصر عرصے میں اس مال کو دگنا چگنا کر دیا۔

(۱۲) بدکاری وبے حیائی کے پھیلنے میں فقر وفاقہ کا اثر: کیونکہ حدیث مذکور میں نیک باعفت وباعصمت عورت نے ابتدائی طور پر بدکاری کے ارتکاب پر جو موافقت کی تو اس کی وجہ تنگی حالات اور غربت وافلاس تھی، لہٰذا اگر دولتمند اور مالدار لوگ اپنے مال ودولت کی زکوٰۃ، صدقات اور خیرات محتاجوں، مسکینوں، بیواؤں اور یتیموں پر خرچ کریں تو مسلمانوں میں بہت ساری برائیوں کی روک تھام ہوسکتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچواں قصہ

کتے کے پانی پلانے سے زانیہ عورت کی مغفرت کا قصہ

تمہید: پیش آمدہ قصہ میں بنی اسرائیل کی ایک عورت کا ذکر کیا گیا ہے جو اپنی سیاہ کاری کے باوجود ایک مسلمان عورت تھی جو غلط راستے پر چل نکلی تھی، اس نے ایک کتے کے ساتھ ایسے وقت میں احسان کیا جب وہ پیاس کی شدت کی وجہ سے موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو مخلوقِ الٰہ سے احسان کے نتیجے میں معاف فرما دیا۔ مزید پیش کردہ قصہ میں دیکھیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَمَا كَلْبٌ يَطِيفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ. ①

ترجمہ: ''ابوھریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک کتا ایک کنویں کے کنارے گھوم رہا تھا، قریب تھا کہ پیاس کے باعث وہ ہلاک ہو جاتا، اچانک بنی اسرائیل کی ایک زانیہ عورت نے اسے دیکھا تو اس نے اپنا موزہ اتارا (اور کنویں سے اس میں پانی بھر کر) اسے پانی پلا دیا، چنانچہ اس سبب سے اسے بخش دیا گیا۔''

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُومِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ قَالَ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ. ②

''ابوھریرہ ؓ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک فاحشہ عورت صرف اس وجہ سے بخشی گئی کہ وہ ایک کتے کے قریب سے گذر رہی تھی جو ایک کنویں کے قریب کھڑا پیاسا ہانپ رہا تھا، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ شدت پیاس سے ابھی مر جائے گا، اس عورت نے اپنا موزہ نکالا اور اس میں اپنا دوپٹہ باندھ کر پانی نکالا اور اس کتے کو پلا دیا تو اس کی بخشش اسی (نیکی) کی وجہ سے ہو گئی۔''

①(رواه البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب (٥٤) الرقم:٣٤٦٧) واللفظ له / مسلم، كتاب السلام، باب فضل سقي البهائم المحترمة واطعامها، الرقم:٢٢٤٥)
②(رواه البخاري، كتاب بدأالخلق، باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم......الخ، الرقم:٣٣٢١)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس واقعہ سے مأخوذ عبرت ونصائح

حدیثِ مذکور سے کئی فوائد ونصائح حاصل ہوتی ہیں، جن میں چند یہ ہیں:

① حیوانات کے ساتھ احسان کرنے کی عظمت واہمیت کہ ایک کتے کو پانی پلانے سے اللہ تعالیٰ نے اس فاحشہ عورت کی مغفرت فرمادی۔

② اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت وکشادگی: اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے ایک تھوڑے سے عمل (کتے کو پانی پلانے) پر اس بدکارہ عورت کی مغفرت کردی۔

③ حدیث مذکور سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ کبیرہ گناہ کے ارتکاب سے مسلمان دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہوتا، کیونکہ اس زانیہ کے گناہ محض اس کتے کو پانی پلانے سے معاف ہوگئے توبہ سے نہیں جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کبائر کا مرتکب مسلمان ہی رہتا ہے اور یہی اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے۔

④ حدیث مذکور سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ عام راستوں میں کنواں کھودنا جائز بلکہ باعث اجروثواب ہے، کیونکہ وہ کنواں جس سے اس زانیہ نے پانی نکال کر کتے کو پلایا تھا وہ عام راستے میں واقع تھا اور کسی کے گھر یا باغ وغیرہ میں نہیں تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھٹا قصہ

باغ والے کا قصہ

تمہید: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ﴾ ①

''اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دونگا''

مطلب یہ ہے کہ جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں پر اس کا شکر بجالاتا ہے اور ان نعمتوں کے استعمال اور تصرف میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے مزید سے مزید نعمتیں عطا فرماتا ہے پیش آمدہ واقعہ میں صاحب واقعہ زمین کی پیداوار کے تین حصے کرکے ایک حصہ اپنے اور اپنے اہل وعیال پر، دوسرا حصہ زمین کی اصلاح اور بہتری پر اور تیسرا حصہ اللہ کے راستے میں خرچ کرتا تھا، اس کے اس اخلاص کی وجہ سے اللہ نے اسے یہ مقام دیا کہ بادلوں میں خصوصیت کے ساتھ اس کا نام لیکر کہا جاتا کہ اس کے باغ کو پانی پلاؤ، اب اصل قصہ ملاحظہ کریں۔

① سورۃ ابراھیم:۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِی سَحَابَةٍ إِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَان. فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِی حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعُ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِی حَدِيْقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَاعَبْدَاللّٰهِ! مَااسْمُكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِی فِی السَّحَابَةِ. فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَاللّٰهِ!لِمَ تَسْأَلُنِی عَنِ اسْمِی؟ قَالَ إِنِّی سَمِعْتُ صَوْتًا فِی السَّحَابِ الَّذِی هٰذَا مَاءُهُ يَقُوْلُ إِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ، فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا؟قَالَ أَمَا إِذْ قُلْتَ هٰذَا، فَإِنِّی أَنْظُرُ إِلٰى مَايَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِی ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهُ. ①

ترجمہ: ''ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک آدمی میدان میں تھا کہ اس نے بادل سے یہ آواز سنی کہ: فلاں کے باغ کو پانی پلا۔(اس آواز کے بعد) بادل ایک طرف چلا گیا اور وہ ایک سنگلاخ زمین پر برسا، اچانک اس کی نالیوں میں سے ایک نالی لبالب ہوگئی (بھرگئی) سو یہ شخص اس بہتے پانی کے پیچھے چلا گیا، کیا دیکھتا ہے کہ ایک شخص اپنے باغ میں کھڑے ہوئے پھاوڑے سے پانی کو اِدھراُدھر کررہا ہے، اس (پانی کے پیچھے جانے والے نے) نے باغ والے سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: فلاں نام ہے۔ وہی نام جو بادل میں سنا تھا، پھر باغ والے نے اس سے کہا: اے اللہ کے بندے! آپ نے میرا نام کیوں پوچھا ہے؟ اس نے کہا میں نے اس بادل میں ایک آواز سنی تھی جس کا یہ پانی ہے، کوئی کہنے والا تیرا نام لیکر کہہ رہا تھا کہ: فلاں کے باغ کو سینچو! آپ اس باغ میں کیا

①رواه مسلم، كتاب الزهدوالرقاق، باب الصدقة في المساكين ، الرقم:٢٩٨٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں (جس کے باعث بادل میں تیرا نام لیا گیا)؟ باغ والے نے کہا: اب جبکہ آپ نے پوچھ ہی لیا ہے تو میں (باغ سے حاصل ہونے والے پھل کو) دیکھتا ہوں، اس کی ایک تہائی صدقہ کرتا ہوں، ایک تہائی خود اور بچوں کو کھلاتا ہوں اور ایک تہائی اسی باغ پر خرچ کرتا ہوں۔''

مذکورہ قصہ سے حاصل ہونے والے فوائد

① اللہ تعالیٰ کا اپنے فرمانبردار بندوں کی رعایت وحفاظت کرنا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بادل کو حکم دیا کہ اس صدقہ کرنے والے میرے صالح بندے کے باغ کو پانی پلاؤ۔

② اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کو پسند کرتا ہے جو اپنے تصرفات ومعاملات میں ہر حقدار کو اس کا حق دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس صالح بندے کے ساتھ اس کا بہترین معاملہ کیا۔

③ بعض بندے اعمالِ خیر میں دوسروں کیلئے نمونہ ومثال ہوتے ہیں جیسا کہ اس باغ والے شخص کے ایک عملِ خیر کو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے ایک نمونہ ومثال بنادیا۔

④ جب اللہ اپنے بندے سے راضی ہوتا ہے تو آسمان وزمین کو اس کیلئے مسخر کردیتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو حکم دیا کہ اس صالح شخص کے باغ کو پانی پلاؤ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتواں قصہ

اللہ کی رضا کی خاطر زیارت کرنے سے اللہ کی محبت کے مستحق ہونے کا قصہ

تمہید: "الحب فی اللہ" ایمان کے شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے، مقصد یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے محبت اور دوستی صرف اس بنیاد پر کرتا ہے کہ یہ نیک آدمی ہے، مومن و متقی ہے، موحد اور متبع سنت ہے تو اس کے اس عمل سے اللہ تعالیٰ کی رضا و محبت حاصل ہوتی ہے اور جس شخص سے اللہ راضی ہو گیا اور اللہ کی محبت اسے حاصل ہو گئی تو وہ یقیناً جنتی ہے۔ ذیل کے واقعہ میں اسی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّ رَجُلاً زَارَ أَخاً لَّهُ فِی قَرْیَةٍ أُخْرٰی فَأَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰی مَدْرِجَتِهٖ مَلَكًا، فَلَمَّا أَتٰی عَلَیْهِ قَالَ أَیْنَ تُرِیْدُ؟ قَالَ أُرِیْدُ أَخًا لِّیْ فِیْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ. قَالَ هَلْ لَكَ عَلَیْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ: لَا، غَیْرَ أَنِّیْ أَحْبَبْتُهُ فِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ فَإِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَیْكَ بِأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِیْهِ. ①

ترجمہ: ''ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی زیارت کیلئے چلا جو کہ دوسری بستی میں تھا، اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو اس کے راستے میں منتظر ومقرر کردیا، جب وہ اس تک پہنچا فرشتے نے (جو کہ انسانی صورت میں تھا) اس سے پوچھا کہ کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے اس سے ملنے کا ارادہ ہے۔ فرشتے نے کہا: تمہارا اس پر کوئی حق ہے کہ اس کی وجہ سے وہاں جارہے ہو؟ وہ کہنے لگا کہ نہیں (جانے کا سبب سوائے اس کے) کچھ نہیں کہ میں اس سے اللہ کی رضا کیلئے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: بلاشبہ میں تمہارے لئے اللہ کا فرستادہ ہوں (اور یہ پیغام دینے کیلئے بھیجا گیا ہوں کہ) بلاشبہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے اسی طرح محبت فرماتے ہیں جیسے تم اس سے محبت کرتے ہو۔''

① رواہ مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فی فضل الحب فی الله، الرقم: ۲۵۶۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے مستنبط چند فوائد

① "الحب فی اللہ" کی فضیلت: صاحب قصہ کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے اپنا دوست بنایا کہ اس نے اللہ کی خاطر اپنے ایک مسلمان بھائی سے دوستی کی ہوئی تھی اور اسی بنیاد پر اس کی زیارت کیلئے سفر کر کے جا رہا تھا۔

② محض اللہ کی خاطر اپنے کسی مسلمان بھائی کی زیارت کیلئے سفر کا جواز و مشروعیت۔

③ کسی بندے کے پاس فرشتے کے آنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ بندہ نبی و رسول بن جائے، جیسا کہ اس قصہ میں گذرا کہ فرشتہ ایک نیک و صالح شخص کے پاس آیا اور اسے اللہ تعالیٰ سے محبت کی خوشخبری سنائی، مگر وہ صالح شخص فرشتے کے آنے سے نبی و رسول نہیں بنا۔

④ اخلاص کی فضیلت: اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی محبت کا جو شرف حاصل ہوا تو یہ اس وجہ سے کہ یہ اپنے مسلمان بھائی سے خالص اللہ کی رضا کیلئے دوستی رکھتا تھا، کوئی دنیاوی اغراض و مقاصد پیش نظر نہیں تھے۔

⑤ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ انسان کبھی فرشتے کو دیکھ سکتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آٹھواں قصہ

راستہ سے کانٹے ہٹانے سے اللہ کی مغفرت کے مستحق ہونے کا قصہ

تمہید: لوگوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا ایمان کا ادنیٰ شعبہ ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اَلإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيْمَانِ" ①

ترجمہ: "ایمان کی ستر یا ساٹھ اور کچھ اوپر شاخیں ہیں، سب سے افضل شاخ "لاالٰہ إلا اللہ" ہے اور ادنیٰ شاخ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے۔ اور حیاء ایمان کا حصہ ہے"

ذیل کے واقعہ میں نبی اکرم ﷺ نے گذشتہ اقوام میں سے ایک شخص کا یہی عمل ذکر فرمایا ہے کہ اس نے شارع عام سے کانٹے دار ٹہنی کو دور کیا جو آنے جانے والے لوگوں کیلئے اذیت و تکلیف کا باعث تھی، اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی وجہ سے اسے معاف فرما دیا۔ اب پیش خدمت ہے اصل قصہ۔

---

① رواه مسلم:كتاب الإيمان، باب بيان عدد شعب الإيمان وأفضلها وأدناها، وفضيلة الحياء وكونه من الإيمان، الرقم:٣٨واللفظ له/ البخاري، كتاب الإيمان، باب أمور الإيمان، الرقم:٩ مختصراً۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِی بِطَرِیْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِیْقِ فَأَخَذَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَلَهُ . ①

''ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا ہوا کہ ایک شخص راستے میں جا رہا تھا کہ اس نے ایک کانٹے دار ڈالی دیکھی اس کو اٹھایا (اور راستہ سے ہٹا دیا) اللہ نے اس کی قدر کی، اس کو بخش دیا۔''

حدیث مذکور سے مستنبط فوائد

① راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز ہٹانے کی فضیلت اور اس کے اجر وثواب کا بیان۔

② اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت وکشادگی کہ ایک تھوڑے اور معمولی عمل پر اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو اتنا بڑا اجر وثواب عطا فرما کر اس کی مغفرت کر کے جنت کا وارث بنا دیا۔

③ حدیث مذکور سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ ہر وہ چیز جو لوگوں کی آمد ورفت کیلئے ایذاء کا باعث ہے اسے راستہ سے ہٹا دینے میں اجر وثواب ہے۔

---

①رواه البخاری، کتاب المظالم، باب من أخذ الغصن وما یؤذی الناس فی الطریق فرمی به، الرقم:٢٤٧٢، واللفظ له/ مسلم، کتاب الإمارة، باب بیان الشهداء، الرقم:١٩١٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نواں قصہ

اللہ کے خوف سے جلانے کی وصیت کرنے والے محروق کی مغفرت کا قصہ

تمہید: قصہ کا خلاصہ یہ ہے کہ پہلی امتوں میں سے ایک شخص جس نے کوئی نیکی نہیں کی تھی، جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اسے اللہ کے حضور پیشی اور جواب طلبی کی شدید فکر لاحق ہوئی، اس نے اپنی اولاد کو جمع کر کے پوچھا: آپ لوگوں نے مجھے کیسا باپ پایا ہے؟ انہوں نے کہا: ایک اچھے باپ کے طور پر ہم نے آپ کو پایا ہے۔ باپ نے کہا: جب میں مر جاؤں تو میری لاش کو آگ میں جلا دینا، پھر جلی سڑی ہڈیوں کو پیس کر آدھی راکھ کو تیز و تند آندھی میں اڑا دینا اور باقی آدھی راکھ کو دریا میں پھینک دینا، چنانچہ جب وہ فوت ہوا تو اولاد نے اس کی وصیت کے مطابق وہی کیا جو اس نے کہا تھا، اس کے بعد اس کے ساتھ کیا ہوا، اصل قصہ میں دیکھیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ كَانَ رَجُلٌ یُسْرِفُ عَلٰی نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِیْهِ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُوْنِیْ ثُمَّ اطْحَنُوْنِیْ ثُمَّ ذَرُوْنِیْ فِی الرِّیْحِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَیَّ لَیُعَذِّبُنِیْ عَذَابًا مَا عَذَّبَهٗ أَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهٖ ذٰلِكَ فَأَمَرَهُ اللّٰهُ الْأَرْضَ فَقَالَ إِجْمَعِیْ مَا فِیْكِ مِنْهُ فَفَعَلَتْ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰی مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ یَا رَبِّ خَشْیَتُكَ حَمَلَتْنِیْ فَغَفَرَلَهٗ وَقَالَ غَیْرُهٗ مَخَافَتُكَ یَا رَبِّ. ①

ترجمہ: ''ابوھریرہ ﷺ سے روایت ہے وہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص بہت گناہ کیا کرتا تھا، جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا: جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر میری ہڈیوں کو خوب پیسنا، پھر (تیز) ہوا میں اڑا دینا اللہ کی قسم! اگر میرے رب نے مجھے پکڑ لیا تو مجھے ایسا عذاب دیگا کہ ایسا عذاب کسی کو بھی نہ دیگا، جب وہ فوت ہوگیا تو اس کے بیٹوں نے (اس کی وصیت کے مطابق) وہی کیا، اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ جو کچھ (اس کے بدن اجزاء) تیرے اندر ہے ان سب کو اکٹھا کر، زمین نے یہ کردیا۔ اچانک وہ کھڑا ہوگیا، اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا: ایسا کرنے پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا، اس نے کہا: یا اللہ! تیرے خوف نے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرمادیا۔''

① رواه البخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب (٥٤) الرقم: ٣٤٨١، واللفظ له / مسلم، کتاب التوبة، باب فی سعة رحمة اللّٰه تعالیٰ وإنها سبقت غضبه، الرقم: ٢٧٥٦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث مذکور سے مستنبط فوائد

① اللہ کا خوف گناہوں کی بخشش کا ایک اہم ترین سبب ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اسی خوف وڈر کی وجہ سے بڑے بڑے گناہوں کو بخش دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صاحب واقعہ کے بڑے بڑے گناہوں کو محض اپنے خوف وڈر کی بناء پر معاف فرما کر اس کی مغفرت فرمادی۔

② اللہ تعالیٰ بعض اوقات اپنے بندے کی جہالت ولاعلمی کیوجہ سے اسے معذور جان کر اس کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے، جیسا کہ اس نے اس جاہل اور بے علم شخص کو اس کی جہالت ولاعلمی کی بناء پر اس کی مغفرت فرمادی۔

سوال: یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو کیسے معاف کر کے اس کی مغفرت کر دی جبکہ یہ شخص قیامت، اور احیاء موتیٰ پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا منکر تھا؟

جواب: جواب یہ ہے کہ یہ شخص منکر قیامت تھا اور نہ ہی احیاء موتیٰ پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکاری تھا، بلکہ یہ جاہل و بے علم تھا، اسی جہالت کی وجہ سے یہ گمان رکھتا تھا کہ اس طرح (جلا کر راکھ کو ہوا میں اڑا دینے سے) وہ دوبارہ نہیں لوٹایا جائیگا، لہذا وہ عذاب سے بچ نکلنے میں کامیاب ہوجائیگا اللہ تعالیٰ نے اس کی اس جہالت کے باعث اسے معذور جانتے ہوئے اس کی مغفرت فرمادی، باقی رہا اس کا ایمان تو وہ اس کے اس اقرار واعتراف سے ظاہر ہے کہ اس نے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے خوف سے کیا۔

اس مسئلہ میں اہل علم کے بہت سے اقوال ہیں: راجح ترین قول ان میں یہ ہے کہ اس شخص نے یہ بات دہشت اور غلبہ خوف کی بناء پر کی، تو اس غلبہ خوف اور وحشت کی بناء پر وہ شخص غافل وناسی کے معنی میں ہوگیا اور (غفلت ونسیان) کی حالت میں مؤاخذہ نہیں کیا جاتا ہے۔ (واللہ اعلم)

اس مسئلہ کی مزید وضاحت کیلئے فتح الباری، عمدۃ القاری اور بالخصوص نووی کی شرح صحیح مسلم کا مطالعہ کیا جائے۔

③ دوبارہ جی اٹھنے اور احیاء موتیٰ پر اللہ تعالیٰ کی قدرت: جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وبحر (خشکی و دریا) کو حکم دیا کہ اس شخص کے بکھرے ہوئے ذرات کو جمع کریں، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وہ شخص آناً فاناً دوبارہ زندہ کر دیا گیا، یہ واقعہ وقوع قیامت پر ایک نہایت قوی دلیل ہے۔

④ معاصی اور گناہوں کی وجہ سے مسلمانوں کی تکفیر جائز نہیں کیونکہ گناہگار بندہ جس نے توبہ نہیں کی اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اگر وہ چاہے تو اسے عذاب دے اور اگر چاہے تو اس کی مغفرت کر دے، جیسا کہ اس عاصی شخص کی مغفرت کر دی گئی، اور یہی اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے بخلاف خوارج ومعتزلہ کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ اول:

فصل چہارم

ایمانی نمونے والے قصے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا قصہ

جریج عابد کا قصہ

تمہید: اللہ تعالیٰ کے بعض ایسے بندے بھی ہیں جن کی بددعا سے انسان کو ہمیشہ بچنا چاہئے، وہ انسان خواہ کس قدر عابد وزاہد ہو، متقی اور صالح ہو، وہ بھی ان کی بددعا سے ضرور دوچار ہوتا ہے، یہ شخصیات والدین ہیں، اسی لئے ہمیں چاہئے کہ والدین کے مطیع وفرمانبردار رہیں اور ان کی نافرمانی سے اجتناب کریں۔ جیسا کہ جریج عابد باوجود ولایت وبزرگی کے کہ ان کی ماں نے جب اس کو کسی کام کیلئے بلایا اور اس نے عبادت میں مشغولیت کی وجہ سے والدہ کے پاس حاضری نہ دی تو والدہ نے ناراض ہوکر اس پر بددعا کی جس کے نتیجہ میں اس کو کچھ پریشانیوں سے دوچار ہونا پڑا۔ مزید تفصیل ذیل کے قصہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَانَ رَجُلٌ فِي بَنِي إِسْرَائِيْلَ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ يُصَلِّي فَجَاءَ تْهُ أُمُّهُ فَدَعَتْهُ فَأَبَى أَنْ يُجِيْبَهَا فَقَالَ أُجِيْبُهَا أَوْ أُصَلِّي؟ ثُمَّ أَتَتْهُ فَقَالَتْ: أَللّٰهُمَّ لَاتُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ وُجُوْهَ الْمُوْمِسَاتِ وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمِعَتِهِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ لَأَفْتِنَنَّ جُرَيْجًا فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَكَلَّمَتْهُ فَأَبَى، فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ: هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ وَكَسَرُوْا صَوْمَعَتَهُ أَنْزَلُوْهُ وَسَبُّوْهُ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ أَبُوْكَ يَاغُلَامُ؟ قَالَ الرَّاعِي، قَالُوْا نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ طِيْنٍ. ①

ترجمہ: ''ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جسے جریج کہا جاتا تھا، وہ ایک مرتبہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس دوران اس کی والدہ آئی اور جریج کو بلایا، اس نے دل میں کہا کہ میں ماں کو جواب دوں یا نماز جاری رکھوں (اور جواب نہ دیا) ایک مرتبہ پھر ماں آئی (اتفاق سے پھر بھی یہی ہوا بالآخر) اس نے کہا: اے اللہ! اسے اس وقت تک موت نہ دے جب تک کہ یہ فاحشہ عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے۔ ایک دن جریج اپنے صومعہ (معبد خانہ جو ایک مخصوص بلند چبوترہ پر تھا جس پر حجرہ بنا ہوا تھا) میں تھا کہ اس کے پاس ایک عورت آئی اور اس سے (بدکاری کی) خواہش کی۔ لیکن اس (جریج) نے انکار کر دیا۔ وہ (عورت) ایک چرواہے کے پاس گئی اور اس کو اپنے اوپر موقعہ دے دیا (یعنی اس سے بدکاری کروائی) جس کے نتیجے میں اس کے ہاں ایک لڑکے کی

---

① رواه البخاري، كتاب المظالم، باب إذا هدم حائطا فليبن مثله، الرقم: ٢٤٨٢، واللفظ له/ مسلم كتاب البر والصلة والآداب، باب تقديم بر الوالدين على التطوع بالصلاة وغيرها، الرقم: ٢٥٥٠

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولادت ہوئی، اس عورت نے کہا کہ یہ بچہ جریج کا ہے۔لوگ غصے سے بھرے جریج کے پاس آئے اور اس کا صومعہ (معبد خانہ) توڑ دیا، اسے نیچے اتارا اور برا بھلا کہا۔ اس (جریج) نے وضوء کیا، پھر نماز پڑھی، پھر اس نومولود لڑکے کے پاس آیا اور (اس بچے کو مخاطب کر کے) کہا: اے لڑکے! تیرا باپ کون ہے؟ بچے نے جواب دیا کہ چرواہا (لوگوں کو اپنی غلطی پر احساس ہوا) انہوں نے کہا ہم تمہارا معبد خانہ سونے کا بنا دیتے ہیں جریج نے کہا کہ نہیں بلکہ گارے کا ہی بنا دو۔

حدیثِ مذکور سے ماخوذ نکات واستنباطات

اس حدیث میں کئی فوائد معلوم ہوتے ہیں، ہم اختصار کے ساتھ کچھ ذکر کرتے ہیں:

① والدین کی نافرمانی کے برے نتائج: بعض اوقات والدین کی نافرمانی مصائب ومشکلات کا سبب بن جاتی ہے، چنانچہ صرف ایک مرتبہ ماں کے حکم عدولی کی وجہ سے جریج جیسا عابد وزاہد اور ولی اللہ بھی امتحان کا شکار رہا۔

② اللہ تعالیٰ کا اپنے نیک وصالح بندے کو اس کے تقویٰ وپرہیزگاری کی بنیاد پر نجات دینا، جس طرح اس نے اپنے بندے جریج کو اس تہمت سے بری کردیا جو ان پر لگائی گئی تھی۔

③ اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ اس نوزائیدہ بچے کے نطق وگویائی پر کہ جس کی ولادت کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابھی چند گھنٹے یا چند دن گذرے تھے، اس بچے نے لوگوں کے کثیر مجمع میں اپنے حقیقی باپ کا تعین کر کے واضح الفاظ میں جریج عابد کو اپنی فاجرہ اور کاذبہ ماں کی لگائی گئی تہمت سے بری کر دیا۔

④ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص کسی نفلی عبادت جیسے نفلی نماز وغیرہ میں مشغول ہو اور اسی حالت میں والدین میں سے کوئی اس کو جائز اور ضروری کام کیلئے بلائے تو اسے چاہئے کہ وہ اس نفلی عبادت کو چھوڑ کر والدین کی اجابت (بلاوے کو قبول) کرے۔ چنانچہ جب جریج عابد نے والدہ کے بلاوے کی طرف توجہ نہیں دی اور اپنی نفلی عبادت (نماز) ہی کو ترجیح دی تو اسے پریشانیوں سے وقتی طور پر دوچار ہونا پڑا۔

⑤ نیک و صالح بندوں کا انجام امتحان کے بعد اچھا ہوتا ہے، کیونکہ جریج عابد کا لوگ اس امتحان سے پہلے اتنا احترام و اکرام نہیں کرتے تھے کہ جتنا امتحان کے بعد۔

⑥ اس حدیث سے اولیاء اللہ کی کرامات کا ثبوت ملتا ہے۔

⑦ حدیثِ مذکور سے سابقہ امتوں میں وضوء کا ثبوت ملتا ہے، چنانچہ جریج پر جب تہمت لگی تو انہوں نے فوراً وضوء کیا اور نمازِ (حاجت) پڑھی۔

⑧ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ معصیت و پریشانی کے وقت بندے کو چاہئے کہ فوراً نماز کی طرف متوجہ ہو۔

⑨ فاسق و فاجر لوگ عموماً نیکوں اور صالحین کے دامن پر داغ لگایا کرتے ہیں جیسا کہ اس فاجرہ و کاذبہ عورت نے جریج پر جھوٹی تہمت لگائی۔

⑩ کسی واضح دلیل کے بغیر تہمت کی تصدیق فوری طور پر نہیں کرنی چاہئے جیسا کہ اس فاجرہ کی فوراً تصدیق کر کے بستی والوں نے ایک بے گناہ کو زدوکوب کر کے پریشان کیا، اور پھر حقیقت کھل جانے کے بعد نادم و پشیماں ہوئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا قصہ

ایک ایمان دار قرض دار کا ایمان افروز قصہ

تمہید: کسی کو مقررہ میعاد پر قرض پر سامان دینا یا بطورِ قرضِ حسنہ کے کچھ مدت تک کیلئے قرض دینا شرعی اور اخلاقی اعتبار سے ایک انتہائی مستحسن اقدام ہے اور یقیناً باعث اجر و ثواب بھی، البتہ ایسی صورت میں قرض دار پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے محسن (قرض خواہ) کو قرض کی ادائیگی میں پریشان نہ کرے، بلکہ بروقت اور شکریہ کے ساتھ رقم لوٹا دے، ایک حدیث میں ہے کہ قرض دار کی نیت اگر ادائیگی کی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے، اور اگر قرض دار ادائیگی قرض پر اللہ تعالیٰ کو اپنا ضامن مقرر کر دے تو قرض کی بروقت ادائیگی کی اہمیت اور ضرورت اور بھی بڑھ جاتی ہے ایسے ہی ایک قرض دار کہ جس نے اللہ تعالیٰ کو اپنا ضامن مقرر کیا تھا، کا قصہ پیش خدمت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِيْنَارٍ فَقَالَ: ائْتِنِي بِالشُّهَدَاءِ أُشْهِدُهُمْ، فَقَالَ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا قَالَ: فَائْتِنِي بِالْكَفِيلِ، قَالَ: كَفَى بِاللّٰهِ كَفِيلًا، قَالَ: صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى. فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَرْكَبُهَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ لِلْأَجَلِ الَّذِي أَجَّلَهُ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا، فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِيْنَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ، ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا، ثُمَّ أَتَى بِهَا إِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ تَسَلَّفْتُ فُلَانًا أَلْفَ دِيْنَارٍ فَسَأَلَنِي كَفِيلًا فَقُلْتُ كَفَى بِاللّٰهِ كَفِيلًا، فَرَضِيَ بِكَ. وَسَأَلَنِي شَهِيدًا فَقُلْتُ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا، فَرَضِيَ بِذٰلِكَ. وَإِنِّي جَهَدْتُ أَنْ أَجِدَ مَرْكَبًا أَبْعَثُ إِلَيْهِ الَّذِي لَهُ فَلَمْ أَقْدِرْ، وَإِنِّي أَسْتَوْدِعُكَهَا. فَرَمَى

''ابوھریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ: اس نے بنی اسرائیل کے کسی شخص سے ایک ہزار دینار قرض مانگے (بطورِ بیع سلف کے) اس نے کہا: گواہ لاؤ تا کہ میں اسے قرض کے معاملہ پر گواہ بنالوں۔ قرض خواہ نے کہا کہ: اللہ کی گواہی کافی ہے۔ اس نے کہا اچھا کوئی کفیل (ضامن) لاؤ۔ کہنے لگا: اللہ ہی ہمارا ضامن اور کفیل ہے۔ اس نے کہا تم نے سچ کہا۔ اور ایک مقررہ مدت تک کیلئے اس نے ہزار دینار اسے بطور قرض دیدیئے۔ قرض خواہ اپنے کسی کام سے سمندر میں سفر پر گیا اور اپنا کام پورا کیا، فارغ ہونے کے بعد جب اس نے سمندر عبور کرنے کیلئے سواری (کشتی) وغیرہ تلاش کی تا کہ اس پر سوار ہو کر اپنی مقررہ مدت پر جو اس نے متعین کی تھی ادائیگی قرض کیلئے پہنچ جائے تو اسے کوئی سواری نہ ملی۔ اس نے ایک بڑی لکڑی لی۔ اسے اندر سے کھود کر کھوکھلا کیا اور ہزار دینار اس میں رکھدیئے، اور ایک خط

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتَّى وَلَجَتْ فِيهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذٰلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلٰى بَلَدِهِ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ، فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِي فِيهَا الْمَالُ، فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ، ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَأَتَى بِالْأَلْفِ دِينَارٍ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَازِلْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِآتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي أَتَيْتُ فِيهِ. قَالَ هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: أُخْبِرُكَ أَنِّي لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيهِ. قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَدَّى عَنْكَ الَّذِي بَعَثْتَ فِي الْخَشَبَةِ، فَانْصَرِفْ بِالْأَلْفِ الدِّينَارِ رَاشِدًا۔ ①

قرض دینے والے کے نام لکھ کر رکھدیا، پھر اس نے کھوکھلی جگہ کو اچھی طرح بند کر دیا اور اسے لیکر سمندر پر آگیا اور دعا کی کہ: اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میں نے فلاں آدمی سے ہزار دینار قرض کے طور پر لئے تھے، اس نے مجھ سے ضامن مانگا تو میں نے کہا کہ میرا ضامن اللہ ہی ہے وہ آپ کی ضمانت پر راضی ہوگیا، پھر اس نے گواہ کا مطالبہ کیا تو میں نے کہا میرے لئے اللہ گواہ کے طور پر کافی ہے، وہ آپ کی گواہی پر راضی ہوگیا۔ اور میں نے اب بہت کوشش کی کہ کوئی ایسی سواری ڈھونڈوں جس کے ذریعے اس کا قرض اس تک بھیج سکوں لیکن میں اس میں کامیاب نہ ہوسکا، اور میں اس قرض کی حفاظت آپ ہی کے سپرد کرتا ہوں یہ کہہ کر اس نے وہ لکڑی سمندر میں پھینک دی، یہاں تک کہ وہ پانی میں داخل ہوگئی، پھر وہ واپس لوٹ آیا اور وہ پھر کسی کشتی کی تلاش میں رہا کہ اپنے شہر کی طرف نکل جائے۔

① رواه البخاري، كتاب الكفالة، باب الكفالة في القرض والديون بالأبدان وغيرها، الرقم: ۲۲۹۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ادھر وہ شخص جس نے قرض دیا تھا نکلا (سمندر کی طرف تاکہ دیکھے) شاید کوئی کشتی آئی ہو اس کا مال لیکر اچانک اس نے وہ لکڑی جس میں مال تھا، دیکھی۔ اس نے اسے لیا یہ سوچ کر کہ گھر والوں کو ایندھن میں کام آئیگی، گھر جاکر جو اس نے اسے چیرا تو اس میں اپنا مال اور خط پایا، پھر کچھ دنوں بعد مقروض شخص آگیا اور ہزار دینار لیکر اس کے پاس آیا اور کہنے لگا: اللہ کی قسم! میں مسلسل کشتی کی تلاش میں رہا تھا تاکہ تمہارا مال لیکر تمہارے پاس آؤں، مگر مجھے اب سے قبل کوئی کشتی نہ ملی۔ اس نے کہا کہ کیا تم نے مجھے کچھ بھیجا تھا؟ کہنے لگا کہ میں تمہیں بتلا رہا ہوں کہ میں نے اس سے پہلے کوئی سواری نہیں پائی کہ اس میں آتا، اس نے کہا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف سے ادائیگی کر دی ہے جو تم نے لکڑی میں بھیجی تھی لہذا اپنے ہزار دینار لے کر کامیاب واپس لوٹ جاؤ۔''

حدیثِ مذکور سے مأخوذ نکات واستنباط

حدیثِ مذکور سے کئی احکام وفوائد مستنبط ہوتے ہیں، جن میں ذیل کے فوائد شامل ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① پہلی امتوں میں اتقیاء وصالحین کا وجود جو کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرتے تھے، چنانچہ ان دونوں میں سے ایک آدمی تو لوگوں کے ساتھ بیع وشراء کا معاملہ کیا کرتا تھا جو کہ اجر وثواب کی نیت سے کرتا تھا کہ قرض لینے والے کا کام بھی ہو جائے اور مقررہ وقت پر میرا مال بھی مل جائے اس لئے اس نے اللہ تعالیٰ کی کفالت اور شہادت پر اپنے مال کو قرض لینے والے کے حوالے کر دیا۔ اور دوسرے نے بھی اپنا وعدہ پورا کرنے کیلئے میعادِ مقررہ کے اختتام پر عدم مواصلات کی صورت میں واجب الاداء مال کو لکڑی میں بند کر کے دریا کے سپرد کر دیا جو بعد میں وہ مال صاحب مال کو مل گیا۔

② قرضوں کے بارے میں ضمانت وگواہی کا جواز کہ جس کو ہماری شریعت نے بھی برقرار رکھا۔

③ حدیثِ مذکور سے قرض کے ساتھ معاملہ کا جواز ملتا ہے۔

④ اللہ تعالیٰ پر توکل واعتماد کا اثر: چنانچہ وقت آنے پر جب اس شخص (مقروض) نے دیکھا کہ صاحب مال (قرض خواہ) تک پہنچنے کیلئے کوئی وسیلہ (کشتی وغیرہ) نہیں تو اس نے وہ مال (ایک ہزار دینار) لکڑی میں بند کر کے دریا کے سپرد کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے وہ مال صاحب مال تک پہنچوا دیا۔

⑤ مدت پوری ہونے پر قرض کا واجب الاداء ہونا اور ٹال مٹول کی ممانعت۔

⑥ حدیثِ مذکور سے سمندر میں سفر اور اس کے ذریعے تجارت کرنے کا جواز ملتا ہے۔

⑦ نیز اس حدیث سے تجارت کا جواز بھی ثابت ہوتا ہے جیسا کہ ان دونوں آدمیوں نے ایک دوسرے کے ساتھ تجارت کی تھی۔

⑧ زمین پر پڑی ہوئی کم قیمت چیز کے اٹھانے اور بغیر اعلان وتشہیر اس سے فائدہ اٹھانے کا جواز: جیسا کہ اس حدیث میں ہے کہ جب قرض خواہ نے دریا کی موجوں کے طلاطم میں اس لکڑی کو دیکھا تو بغیر کسی اعلان واطلاع کے اس کو جلانے کیلئے اٹھا کر گھر لے گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا قصہ

غیر محل میں صدقہ کرنے والے کا قصہ

تمہید: اللہ کے راستے میں مال وغیرہ صدقہ کرنے کی بڑی فضیلت آئی ہے، اللہ تعالیٰ دیگر نیک اعمال کے ساتھ ساتھ صدقہ سے بھی انسان کے گناہوں کو بخشا اور معاف کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے بعض ایسے بندے گذرے ہیں جو ریاکاری سے بچتے ہوئے چھپ کر اللہ کے راستے میں مال خرچ کیا کرتے تھے۔ ان میں ایک یہ صاحب قصہ ہے جو بنی اسرائیل سے تعلق رکھتا تھا، ایک موقعہ پر اس نے دل میں یہ تہیہ کیا آج رات چھپ کر کسی راہ چلتے مسکین و مستحق کو صدقہ کرونگا، اپنے اس ارادے کو عملی جامہ پہناتے ہوئے رات کو صدقہ کرنے کیلئے مال لیکر نکلا، اتفاق سے اسے چور ٹکرایا، اس نے اسے راہ چلتا مسکین تصور کرتے ہوئے صدقہ کا مال دے دیا۔ صبح کو یہ راز آشکار ہوا کہ گذشتہ رات کسی شخص نے ایک چور کو صدقہ دے دیا ہے یہ بات صدقہ کرنے والے تک بھی پہنچی، اسے کچھ افسوس ہوا، پھر دوسری رات اس نے دوبارہ صدقہ کیا اچانک وہ صدقہ کسی زانیہ کے ہاتھ میں چلا گیا اور تیسری رات پھر اس نے صدقہ کیا مگر اتفاقاً وہ بھی کسی غنی کے ہاتھ میں چلا گیا لیکن ہر مرتبہ جب بھی صدقہ کرنے والے کو پتا چلتا کہ میرا صدقہ غیر محل میں واقع ہوا ہے یہی کہا کرتا تھا: "اللھم لك الحمد" مزید تفصیل قصہ میں ملاحظہ کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ. فَقَالَ: أَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدَيْ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ. فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ، لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدَيْ غَنِيٍّ، فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ. فَقَالَ: أَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ، وَعَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيْلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَعْتَبِرَ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ. ①

ترجمہ: سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص نے (دل میں) کہا کہ (آج رات) میں ضرور کچھ صدقہ دونگا۔ پھر وہ اپنا صدقہ لیکر نکلا (لیکن رات کے اندھیرے کی وجہ سے (لاعلمی میں) ایک چور کے ہاتھ میں رکھدیا۔ (صبح ہوئی تو لوگوں میں چرچا ہوا کہ رات کو ایک چور کو صدقہ دیا گیا) اس نے کہا: اے اللہ! آپ ہی کیلئے تمام تعریف ہے۔ (آج کی رات) میں پھر صدقہ کرونگا۔ پھر وہ اپنا صدقہ لیکر نکلا (لیکن اسی طرح لاعلمی میں) ایک زانیہ وفاحشہ عورت کو دیدیا۔ (صبح کو لوگ پھر باتیں کرنے لگے کہ آج رات زانیہ عورت کو صدقہ دیدیا گیا ہے) اس نے کہا: اے اللہ! تمام تعریف آپ ہی کی ہے۔ (آج رات) میں ضرور کچھ صدقہ کرونگا۔ پھر وہ اپنا صدقہ لیکر نکلا اور (اسی طرح لاعلمی میں) ایک مالدار کے ہاتھ پر رکھدیا (صبح کو لوگ باتیں کرنے

① رواه البخاري، كتاب الزكاة، باب إذا تصدق على غني وهو لايعلم، الرقم: ١٤٢١. واللفظ له/ مسلم، كتاب الزكاة، باب ثبوت اجر المتصدق وان وقعت الصدقة في يد غير أهلها، الرقم: ١٠٢٢

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگے کہ مالدار کو صدقہ دیا گیا ہے) وہ (دل میں پریشان ہوکر) کہنے لگا۔اے اللہ! تمام تعریف تیرے لئے ہے،ایک چور، ایک زانیہ،ایک مالدار ہی میرے حق میں آئے (خواب میں)اس کے پاس کوئی آنے والا (غالبًا فرشتہ) آیا،اوراس نے کہا جہاں تک چور کو صدقہ دینے کا تعلق ہے تو (اس سے ملال نہ کھائیں) شاید وہ چور اس کی وجہ چوری سے توبہ کرلے (کہ جب اللہ تعالیٰ اس طرح غیب سے رزق کا سامان کرسکتا ہے تو میں چوری کیوں کروں؟) اور جہاں تک زانیہ کو صدقہ دینے کا تعلق ہے(تو اس سے بھی ملول ہونے کی ضرورت نہیں) ممکن ہے وہ اس کی وجہ سے زنا سے توبہ کرلے (کہ جب اللہ تعالیٰ زنا کاری کے عمل کے بغیر رزق کا بندوبست کرسکتا ہے تو میں اتنا گھناؤنا کام کر کے روزی کیوں حاصل کروں؟) اسی طرح مالدار کو صدقہ دینے سے بھی (غمزدہ ہونے کی ضرورت نہیں) کہ شاید اسے عبرت حاصل ہوجائے (کہ یہ شخص اتنا چھپ کر اللہ کی راہ میں مال خرچ کررہا ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو وہ بھی اللہ کے عطا کردہ مال میں خرچ کرنے کا اہتمام کرے۔

حدیث مذکور سے حاصل نکات واستنباطات

حدیث مذکور سے متعدد عبر ونصائح حاصل ہوتی ہیں: چند درج ذیل ہیں:

① گذشتہ اقوام میں ایسے نیک وصالح لوگوں کا وجود جو کہ خیرات میں حصہ لینے والے اور صدقات میں رغبت رکھنے والے تھے، یہاں تک کہ رات کی تاریکیوں میں بھی فقراء ومساکین اور محتاجوں کی خبر گیری کر کے اجر وثواب کماتے تھے۔

② اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت وکشادگی کہ جس نے اپنے بندے کے صدقات کو قبول کیا۔ باوجودیکہ اس کا یہ صدقہ اپنے محل میں واقع نہیں تھا (یعنی مستحق کو نہیں دیا تھا)

③ بعض اوقات انسان کے عمل کے ایسے اچھے نتائج نکلتے ہیں جن کا اس نے ارادہ بھی نہیں کیا ہوتا۔ اور اس عمل پر اسے اجر وثواب بھی ملتا ہے، جیسا کہ یہ صدقہ کرنے والا شخص کہ جس کے صدقات سے چور، زانیہ اور مالدار کو فوائد حاصل ہوئے۔ حالانکہ صدقہ کرنیوالے نے تو ان شخصیات کیلئے صدقہ کا ارادہ بھی نہیں کیا تھا۔

④ اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر پر راضی ہونے کے ثمرات: کیونکہ اس شخص نے (کہ جس کا صدقہ مستحقین کو نہ پہنچا) اللہ تعالیٰ کے اس فیصلہ پر راضی ہو کر ہر بار الحمد للہ کہا، تو اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض میں اس کو اجر وثواب دیدیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھا قصہ

ایماندار بائع و مشتری کا قصہ

تمہید: اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے بھی ہوتے ہیں جو دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے حاصل کرنے اور استعمال کرنے سے اپنے آپ کو دور رکھتے اور بچاتے ہیں انہی میں سے دو شخص یہ بھی ہیں جن کا اس واقعہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

قصہ کا خلاصہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے دو آمیوں نے آپس میں زمین کا سودا کیا، قبضہ ہو جانے کے بعد خریدار نے زمین میں کھیتی باڑی کرنے کیلئے ہل چلائے، اسی دوران اسے ایک مٹکا ملا جس میں سونا بھرا ہوا تھا، چنانچہ وہ سونے سمیت مٹکے کو بیچنے والے کے پاس لایا، اور اسے کہا: یہ تیری چیز ہے، میں نے آپ سے صرف زمین کا سودا کیا تھا اس کا نہیں کیا تھا۔ جبکہ بائع نے کہا میں نے آپ سے زمین اور جو کچھ اس میں ہے سب کا سودا کیا ہے۔ اب دونوں اس مال کو رکھنے یا واپس کرنے کیلئے تیار نہیں۔ چنانچہ وہ دونوں اپنا معاملہ حاکم وقت (بقول بعض داؤد علیہ السلام) کے پاس لے گئے، چنانچہ حاکم وقت نے ان سے کہا: کیا تم میں سے کسی کی اولاد ہے؟ ایک نے کہا میرا ایک لڑکا ہے دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے تو اس پر حاکم وقت نے کہا اس لڑکے کا نکاح اس لڑکی سے کردو اور اس سونے کو ان دونوں پر خرچ کردو۔ مزید تفصیل قصہ میں ملاحظہ کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اشْتَرٰی رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عِقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِی اشْتَرَی الْعِقَارَ فِی عِقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِی اشْتَرَی الْعِقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّی إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ وَقَالَ الَّذِی لَهُ الْأَرْضُ إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا إِلٰی رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِی تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ قَالَ أَحَدُهُمَا لِی غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِی جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلٰی أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا. ①

ترجمہ: ''ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے کوئی جائیداد خریدی، خریدنے والے نے اس جائیداد (زمین) میں ایک مٹکا مدفون پایا جس میں سونا بھرا ہوا تھا، خریدار نے فروخت کنندہ سے کہا کہ اپنا سونا مجھ سے لے لو۔ میں نے تم سے زمین خریدی ہے (زمین میں مدفون) سونا تو نہیں خریدا (جو بغیر کسی عوض کے لے لوں) جائیداد فروخت کنندہ نے کہا کہ: میں نے تو تمہارے ہاتھ میں زمین ہی نہیں بیچی بلکہ اس میں جو کچھ ہے وہ بھی تمہارے ہاتھ فروخت کر دیا۔ لہٰذا دونوں اپنا مقدمہ ایک دوسرے شخص کے پاس لے گئے اور اسے ثالث بنایا۔ اس نے کہا: کیا تم میں سے کسی کی اولاد ہے؟ ایک نے کہا: ہاں، میرا ایک لڑکا ہے۔ دوسرے نے کہا: ہاں، میری ایک لڑکی ہے۔ ثالث نے کہا کہ اس لڑکے کا نکاح، لڑکی سے کر دو اور اس سونے میں سے ان دونوں پر خرچ اور صدقہ دو۔''

① رواہ البخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب(٥٤) الرقم:٣٤٧٢، واللفظ له / مسلم کتاب الأقضیة، باب إستحباب اصلاح الحاکم بین الخصمین، الرقم:١٧٢١

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیثِ مذکور سے مأخوذ نکات اوراستنباطات

حدیثِ مذکور سے بھی کئی فوائد حاصل ہوتے ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

① سابقہ امتوں میں خرید وفروخت کی مشروعیت۔

② اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر زمانہ میں متقی و پرہیزگار اللہ کے بندے موجود رہے ہیں جو کہ حلال کمائی کی حرص رکھتے تھے۔

③ مشکل و پیچیدہ مسائل کو ان اہل علم کے ہاں لیجانے کا جواز جو کہ حکمت و دانائی کے ساتھ فیصلہ کرنے کی اہلیت وصلاحیت رکھتے ہوں۔

④ حدیث مذکور سے یہ بھی ثابت ہوا کہ قدیم زمانہ سے مصنوعات موجود تھیں جیسا کہ یہ مٹکا کہ جس میں سونا رکھا گیا تھا۔

⑤ اگر کسی شخص نے کہیں کوئی مدفون مال پایا جو قریب زمانہ کا ہے اور اس کے مالک کی معرفت بھی ممکن ہے تو اس مال کا حال لقطہ (پڑی ہوئی چیز) جیسا ہے، لہذا اس کیلئے اعلان وتشہیر ضروری ہے جیسا کہ عام گری پڑی گم شدہ چیزیں ہیں اگر اعلان کے بعد مال کا مالک مل جائے تو وہ مال اس کے حوالے کر دیا جائیگا اور اگر یہ مال مدفون کافی وقت پہلے کا ہے تو وہ مال مدفون کنز شمار ہوگا جس نے پالیا وہی اس کا مالک ہوگا۔ جیسا کہ یہ سونے کا مٹکا جو کہ کئی زمانوں کا تھا اس لئے اعلان وتشہیر کی ضرورت نہ ہوئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچواں قصہ

ابرص ،اقرع اور اعمیٰ کا قصہ

تمہید: مال و دولت فتنہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کیلئے آزمائش ہے، اللہ تعالیٰ بعض اوقات بندوں کو مال دیکر آزماتا ہے اور بعض اوقات مال سے محروم کر کے بھی آزماتا ہے، پیش آمدہ قصہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ان تین بندوں (ابرص، اقرع اور اعمیٰ) کو قابل نفرت مرض (بیماری) سے صحت یاب کر کے اور مزید برآں انہیں مویشیوں (کوڑھی کو حاملہ اونٹنی، گنجے کو حاملہ گائے اور نابینا کو جننے والی بکری) کی صورت میں مال سے مالا مال کر کے آزمایا، ان میں سے دو (کوڑھی اور گنجا) تو اس آزمائش میں فیل اور ناکام رہے جبکہ ایک (نابینا) پاس اور کامیاب ہوا۔ اب اس کی مزید تفصیل حدیث سے ملاحظہ کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بن أبي طَلحة حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي عَمْرَةَ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ ﷺ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي اِسْرَائِيلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰى فَأَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِي قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذْرُهُ فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْاِبِلُ (اَوْ قَالَ: الْبَقَرُ شَكَّ اِسْحَاقُ) اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِالْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُهُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ قَالَ. فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا، قَالَ فَاَتَى الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هٰذَا الَّذِي قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَأُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا، قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ الْبَقَرُ. فَأُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا .

ترجمہ: اسحاق سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے خبر دی کہ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے حدیث بیان کی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے، ایک کوڑھی، ایک گنجا اور ایک اندھا اللہ نے ان تینوں کو آزمانا چاہا، چنانچہ ایک فرشتے کو ان کی طرف بھیج دیا (پہلے) وہ کوڑھی کے پاس آیا اور کہنے لگا: تو کیا چاہتا ہے؟ اس نے کہا: اچھا رنگ اچھی کھال (کیونکہ اس کیفیت میں) لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں، فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا، چنانچہ اس کی بیاری چلی گئی اور اسے اچھا رنگ اور اچھی کھال دیدی گئی، پھر فرشتے نے کہا: تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: اونٹ یا اس نے کہا گائیں۔ (اسحاق راوی) کو شک ہے کہ کوڑھی اور گنجا ان میں سے ایک نے اونٹ اور دوسرے نے گائیں کہا۔ بہرحال اسے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی دے دی گئی اور فرشتے نے کہا: تجھے اس میں برکت ہوگی۔ پھر وہ (فرشتہ) گنجے کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ فَأَتَى الْاَعْمٰى فَقَالَ: اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْكَ ؟ قَالَ أَنْ یَرُدَّ اللّٰہُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَأُبْصِرُبِهِ النَّاسَ . قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰہُ اِلَیْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْكَ؟ قَالَ اَلْغَنَمُ . فَأَعْطِیَ شَاةً وَالِدًا، فَأُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا . قَالَ فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْاِبِلِ، وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ، وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ . قَالَ ثُمَّ اَنَّهُ اَتَى الْاَبْرَصَ فِیْ صُوْرَتِهِ وَهَیْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِیْنٌ قَدِانْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ . اَسْأَلُكَ بِالَّذِیْ اَعْطَاكَ اَللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِیْرًا اَتَبَلَّغُ عَلَیْهِ فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ : اَلْحُقُوْقُ كَثِیْرَةٌ . فَقَالَ لَهُ كَاَنِّیْ اَعْرِفُكَ . اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ یَقْذَرُكَ النَّاسُ؟ فَقِیْرًا فَاَعْطَاكَ اللّٰہُ؟ فَقَالَ اِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ . فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَیَّرَكَ اللّٰہُ اِلٰی مَا كُنْتَ . قَالَ وَاَتَى الْاَقْرَعَ فِیْ صُوْرَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَاقَالَ لِهٰذَا، فَرَدَّ عَلَیْهِ مِثْلَ مَارَدَّ عَلٰی هٰذَا . فَقَالَ اِنْ كُنْتَ

پاس آیا اس سے پوچھا: تو کیا چاہتا ہے؟ اس نے کہا: اچھے بال اور یہ (گنج پن) ختم ہو جائے۔ (اس کی وجہ سے) لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں، فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا، اس کا گنج پن جاتا رہا اور بہت اچھے بال نکل آئے، پھر فرشتے نے کہا: دنیا کا کون سا مال تجھے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا گائے بیل۔ فرشتے نے ایک حاملہ گائے اسے دے دی، اور کہا اس میں تجھے برکت ہوگی۔ پھر وہ فرشتہ نابینے کے پاس آیا۔ اس سے پوچھا: تجھے کیا چاہیے؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ میری بینائی واپس لوٹا دے (میں یہی چاہتا ہوں) فرشتے نے اس (کی آنکھوں پر) ہاتھ پھیرا، اللہ نے اس کی بینائی واپس لوٹا دی، پھر اس نے پوچھا: تجھے (دنیا کا) کونسا مال زیادہ پسند ہے؟ وہ کہنے لگا: بکریاں۔ فرشتے نے اسے ایک جننے والی (یعنی بچے والی) بکری دے دی۔ پھر تینوں جانوروں کے بچے پیدا ہوئے، یہاں تک کہ کوڑھی کے، اونٹوں سے اس کی وادی بھر گئی، گنجے کی گائے بیل سے اس کی وادی بھر گئی اور اندھے کی بکریوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ . قَالَ وَاَتَى الْاَعْمٰى فِىْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْئَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ وَابْنُ سَبِيْلٍ انْقَطَعَتْ بِىَ الْحِبَالُ فِىْ سَفَرِىْ فَلَا بَلَاغَ لِىَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ . اَسْأَلُكَ بِالَّذِىْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِىْ سَفَرِىْ . فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَىَّ بَصَرِىْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا اَخَذْتَهُ لِلّٰهِ . فَقَالَ اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رَضِىَ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ . ①

سے اس کی وادی بھر گئی۔ پھر دوبارہ فرشتہ اپنی اسی پہلی شکل میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا: میں ایک نہایت مسکین وفقیر آدمی ہوں، سفر کا تمام سامان واسباب ختم ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے حاجت پوری ہونے کی امید نہیں، لیکن میں تم سے اس ذات کا واسطہ دیکر جس نے تمہیں اچھا رنگ، اچھا چمڑا اور اچھا مال عطا کیا، ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس سے سفر کو پورا کرسکوں، اس نے فرشتے سے کہا: میرے ذمے حقوق اور بہت سے ہیں، فرشتے نے کہا: غالباً میں تجھے پہچانتا ہوں کیا تجھے کوڑھ کی بیماری نہیں تھی؟ جس کی وجہ سے لوگ تجھ سے گھن کھاتے تھے، تم ایک فقیر اور قلاش تھے پھر تمہیں اللہ نے یہ چیزیں عطا کیں، اس نے کہا: یہ ساری دولت میرے باپ دادا سے چلی آرہی ہے۔ فرشتے نے کہا: اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تمہیں پہلی حالت میں لوٹا دے۔ پھر فرشتہ گنجے کے پاس اپنی اسی پہلی صورت میں آیا اور

---

① رواه البخاري: كتاب أحاديث الأنبياء، باب حديث ابرص وأعمى وأقرع في بني اسرائيل، الرقم: ٣٤٦٤/ مسلم: كتاب الزهد والرقاق ٢٩٦٤، واللفظ له

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے وہی درخواست کی اور اس نے بھی وہی کوڑی والا جواب دیا۔ فرشتے نے کہا: اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تمہیں اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے۔ اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس آیا اپنی اسی پہلی صورت میں اور کہا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں سفر کے تمام سامان ختم ہو چکے ہیں اور سوا اللہ تعالیٰ کے کسی سے حاجت پوری ہونے کی توقع نہیں تم سے اس ذات کا واسطہ دیکر جس نے تمہیں تمہاری بینائی واپس دی ہے ایک بکری مانگتا ہوں جس سے اپنے سفر کی ضروریات پوری کرسکوں۔ نابینے نے جواب دیا کہ واقعی میں اندھا تھا اور اللہ نے مجھے اپنے فضل سے بینائی عطا فرمائی، اور واقعی میں فقیر ومحتاج تھا، اور اللہ نے مجھے مالدار بنادیا، تم جتنی بکریاں چاہو لے سکتے ہو، اور اللہ کی قسم! جب تم نے اللہ کا واسطہ دیا ہے تو جتنا بھی تمہارا جی چاہے لے جاؤ میں تمہیں ہرگز نہیں روک سکتا، فرشتے نے کہا: تم اپنا مال اپنے پاس رکھو یہ تو صرف امتحان تھا اور اللہ تعالیٰ تم سے راضی اور خوش ہے اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث مذکور سے استنباطات

حدیث مذکور سے بھی کئی فوائد حاصل ہوتے ہیں، جن میں ذیل کے کچھ فوائد شامل ہیں:

① اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کی آزمائش کرنا اوران کا امتحان لینا، جیسا کہ ان تینوں کا امتحان لیا تا کہ شکر گذار کو ناشکرے سے ظاہر کر دے اور مطیع وفرمانبردار کو نافرمان سے ظاہر کر دے۔

② اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو مال ودولت دیکر اس میں برکت ڈالنا، جیسا کہ اس نے اپنے تینوں بندوں کو مختلف امراض سے شفا دینے کے بعد مختلف قسم کے مال دیکر ان کے اموال میں ایسی برکت کی کہ ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے علاقے میں سب سے زیادہ مال ودولت کا مالک بن گیا۔

③ نعمت کی ناقدری کے برے اثرات: جیسا کہ کوڑھی اور گنجے نے جب اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کی ناقدری کی تو اللہ تعالیٰ نے ان سے ناراض ہوکر وہ نعمت ان سے چھین کر ان کو دنیا ہی میں ذلیل وخوار کر کے چھوڑ دیا۔

④ شکر کی فضیلت: جیسا کہ نابینے نے جب اللہ تعالیٰ کی اس عطا کردہ نعمت کی قدردانی کی تو اللہ تعالیٰ نے اس سے راضی ہوکر اس نعمت کو برقرار رکھا۔

⑤ فرشتوں کا انسانی شکل میں متشکل ہونا: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ قدرت دی ہے کہ وہ اپنی شکل وصورت کے علاوہ دوسری مخلوق کی شکل وصورت میں متشکل ہو سکتے ہیں، چنانچہ ان تینوں آدمیوں کے پاس جو فرشتہ آیا تھا وہ انسانی شکل وصورت میں تھا۔

⑥ مشکل امراض کے شفاء دینے پر اللہ تعالیٰ کی قدرت: جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں مریضوں کو ان شدید امراض سے شفاء عطا فرمائی جن کے علاج سے بڑے بڑے ماہر اطباء وڈاکٹر عاجز ہوتے ہیں، اور وہ بھی ایک ہی لمحہ میں۔ (سبحان اللہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھٹا قصہ

اصحاب الاخدود کا قصہ

تمہید: اصحاب الاخدود کا واقعہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورۃ البروج میں مختصر ذکر کیا ہے، یہ واقعہ رسول اکرم ﷺ کی بعثت سے تقریباً ۱۰۳ (ایک سو تین سال) پہلے کا ہے، اس واقعہ کا خلاصہ یہ ہے۔

یمن کا ایک بادشاہ (جس کا نام مؤرخین یوسف ذونواس ذکر کرتے ہیں) بادشاہت کے نشے میں نہ صرف مغرور ومتکبر بنا بلکہ خود کو رب کہلوانے لگا، اس کے ایک سرکاری جادوگر نے اس سے کہا کہ میں بڑھاپے کی عمر میں پہنچ چکا ہوں، نامعلوم کس وقت مجھ پر موت آجائے، لہذا آپ ایک ذھین وفہیم نوجوان کا بندوبست کریں جو یہ جادو کا علم مجھ سے سیکھ لے۔ چنانچہ بادشاہ نے ایک ذہین وفطین لڑکا تلاش کر کے اس کی طرف بھیجا، یہ نوجوان اس جادوگر سے جادو کا علم سیکھنے لگا، اتفاق سے اس نوجوان کی ایک راہب (عیسائی درویش) سے ملاقات ہوئی، نوجوان نے اس سے دین کا علم بھی لینا شروع کر دیا، ایک دن ایسا آیا کہ اس نوجوان کو دونوں استادوں کے علم کو آزمانے کا موقع میسر آیا۔ اس نے راہب کے علم دین کو کامیاب کنندہ اور بہتر پایا، جو کہ ایک پھاڑ کھانے والے جانور کے قتل کرنے کی صورت میں پیش آیا (کہ جس نے لوگوں کا راستہ بند کیا ہوا تھا) رفتہ رفتہ اس نوجوان کی شہرت بڑھنے لگی۔ اس نوجوان کے علم سے لوگ مستفیض ہونے لگے، ان مستفیض ہونے والوں میں بادشاہ کا ایک نابینا وزیر بھی شامل تھا، وزیر کے ذریعے بادشاہ کو پتہ چلا کہ نوجوان جادو کے علم کے بجائے لوگوں میں کسی دوسرے دین کا علم پھیلا رہا ہے، جس کے نتیجے میں اس کی بادشاہت کو بھی خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنے وزیر اور نوجوان کے استاد راھب کو قتل کرادیا اور نوجوان کے قتل کیلئے بھی کئی حربے استعمال کیئے، مگر ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا، بالآخر نوجوان کے تجویز کردہ طریقے سے نوجوان کی ترکش سے تیر لیکر "بسم اللہ رب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هذا الغلام" کے الفاظ اپنی زبان سے ادا کر کے درخت کے تنے میں لٹکے ہوئے اس نوجوان کی گردن پر تیر چلایا، جس کے نتیجے میں نوجوان شہید ہو گیا مگر اس موقعہ پر عوام الناس کے سامنے یہ حقیقت کھل گئی کہ خود کو رب کہلوانے والا بادشاہ اس نوجوان کے رب کے سامنے بے بس اور ناکارہ ہے، چنانچہ وہ بھی اللہ رب العزت پر ایمان لے آئے۔ بادشاہ نے اپنی بادشاہت بچانے کیلئے ان ایمان والوں کو جلتی ہوئی آگ میں پھینکوادیا۔

اب اصل قصہ ملاحظہ کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ صُهَيْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ اِنِّيْ قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ اِلَيَّ غُلَامًا اُعَلِّمُهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ اِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ فَكَانَ فِيْ طَرِيْقِهِ اِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ اِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَاَعْجَبَهُ فَكَانَ اِذَا اَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ اِلَيْهِ فَاِذَا اَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِبِ ، فَقَالَ اِذَا خَشِيْتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِيْ اَهْلِيْ وَاِذَا خَشِيْتَ اَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِيَ السَّاحِرُ . فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيْمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ اَعْلَمُ اَلسَّاحِرُ اَفْضَلُ اَمِ الرَّاهِبُ اَفْضَلُ؟ فَاَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَاَتَى الرَّاهِبَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ : اَيْ بُنَيَّ! اَنْتَ الْيَوْمَ اَفْضَلُ مِنِّيْ قَدْ بَلَغَ مِنْ اَمْرِكَ مَا اَرَى وَاِنَّكَ سَتُبْتَلٰى فَاِنِ ابْتُلِيْتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ .

ترجمہ: صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے سے پہلے ایک بادشاہ تھا، اس کا ایک جادوگر تھا، جب جادوگر بوڑھا ہوا تو اس نے بادشاہ سے کہا میں بوڑھا ہو چکا ہوں لہذا آپ مجھے ایک (ذہین) بچہ دیں جسے میں جادو کا علم سکھاؤں، بادشاہ نے اس کی طرف ایک لڑکے کو بھیجا جسے جادوگر جادو کی تعلیم دے، اس لڑکے کے آمدورفت کی راہ میں ایک راہب (نصرانی پادری) تھا وہ لڑکا اس کے پاس بیٹھتا اور اس کا کلام سنتا، اسے اس کا کلام اچھا لگا، جب لڑکا جادوگر کے پاس پہنچتا (تھوڑی دیر ہونے پر) جادوگر اسے مارتا، لڑکے نے اس کی راہب سے شکایت کی راہب نے اسے کہا، جب تو جادوگر سے ڈرے تو اسے کہہ یا کر مجھے گھر والوں نے دیر کرادی، اور جب گھر والوں سے ڈرے تو کہہ یا کر مجھے جادوگر نے دیر کرادی۔ یہ لڑکا اسی طرح آتا جاتا رہا (ایک دن) اس نے دیکھا ایک بہت بڑا جانور ہے جس نے لوگوں کو آمدورفت سے روک رکھا ہے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْاَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيْسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَاَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰهُنَا لَكَ اَجْمَعُ اِنْ اَنْتَ شَفَيْتَنِيْ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَشْفِيْ اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَاِنْ اَنْتَ آمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ فَآمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ. فَاَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ؟ قَالَ رَبِّيْ. قَالَ وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِيْ؟ قَالَ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيْئَ بِالْغُلَامِ. فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ اَيْ بُنَيَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَاتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَشْفِيْ اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ. فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ، فَجِيْئَ بِالرَّاهِبِ فَقِيْلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَاَبٰى. فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِيْ مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ

لڑکے نے (دل میں) کہا: آج پتہ چلے گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب افضل ہے۔ اس نے ایک پتھر لیا اور کہا: یا اللہ! اگر تیرے ہاں راہب کا معاملہ (علم) جادوگر کے معاملہ (علم) سے زیادہ محبوب ہے تو اس (پتھر کے ذریعے) اس جانور کو قتل کر دے تا کہ لوگوں کی آمد ورفت جاری ہو جائے، چنانچہ اس نے پتھر مارا اور اسے قتل کر دیا، لوگوں کی آمدورفت جاری ہوگئی، یہ لڑکا راہب کے پاس آیا اور اسے اس واقعہ کے بارے میں خبر دی، راہب نے اسے کہا: آج تو مجھ سے افضل ہے، تو رتبہ میں یہاںتک پہنچا ہے جو میں دیکھ رہا ہوں اور عنقریب تو آزمائش میں مبتلا کیا جائیگا، اگر تجھے آزمایا جائے تو میرا پتہ مت بتلانا، اس لڑکے کا (اس واقعہ کے بعد تو) یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا اور ہر قسم کی بیماری کا (روحانی) علاج کرتا، یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا جو نابینا ہو چکا تھا، وہ بہت سے تحفے ہدیئے لیکر لڑکے کے پاس آیا اور کہنے لگا یہ سب مال تیرا ہے اگر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰی وَقَعَ شِقَّاہُ ثُمَّ جِیْءَ بِجَلِیْسِ
الْمَلِكِ فَقِیْلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِیْنِكَ
فَاَبٰی فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِیْ مَفْرِقِ
رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتّٰی وَقَعَ شِقَّاہُ ثُمَّ
جِیْءَ بِالْغُلَامِ فَقِیْلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ
دِیْنِكَ فَاَبٰی فَدَفَعَهُ اِلٰی نَفَرٍ مِنْ
اَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهِ اِلٰی جَبَلِ
كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوْا بِهِ الْجَبَلَ فَاِذَا
بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِیْنِهِ وَاِلَّا
فَاطْرَحُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهِ فَصَعِدُوْا بِهِ
الْجَبَلَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْهِمْ بِمَا
شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوْا .
وَجَاءَ یَمْشِیْ اِلَی الْمَلِكِ . فَقَالَ لَهُ
الْمَلِكُ :مَافَعَلَ اَصْحَابُكَ قَالَ
كَفَانِیْهِمُ اللّٰهُ . فَدَفَعَهُ اِلٰی نَفَرٍ مِنْ
اَصْحَابِهِ . فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهِ فَاحْمِلُوْهُ
فِیْ قُرْقُوْرٍ فَتَوَسَّطُوْا بِهِ الْبَحْرَ فَاِنْ
رَجَعَ عَنْ دِیْنِهِ وَاِلَّا فَاقْذِفُوْهُ ،
فَذَهَبُوْا بِهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْهِمْ بِمَا
شِئْتَ فَانْكَفَئَتْ بِهِمُ السَّفِیْنَةُ فَغَرِقُوْا
وَجَاءَ یَمْشِیْ اِلَی الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ
مَافَعَلَ اَصْحَابُكَ فَقَالَ كَفَانِیْهِمُ اللّٰهُ .

تو مجھے شفایاب کردے۔ لڑکے نے کہا: میں کسی کو شفایاب نہیں کرتا ، شفا دینا تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے اگر تو اللہ پر ایمان لائے تو میں اللہ سے دعا کروں وہ تجھے شفایاب کردیگا، بادشاہ کا مصاحب اللہ پر ایمان لے آیا ، اللہ تعالیٰ نے اسے تندرست کردیا۔ یہ مصاحب بادشاہ کے پاس گیا اور اس کے ہاں جاکر بیٹھا جیسا کہ وہ پہلے بیٹھتا تھا، بادشاہ نے اس سے کہا: تیری بینائی کس نے لوٹادی؟ مصاحب نے کہا میرے مالک نے، بادشاہ نے۔ کہا میرے سوا تیرا کون مالک ہے؟ اس نے کہا جو میرا اور تیرا دونوں کا مالک ہے۔ بادشاہ نے اسے پکڑا اور مارنا شروع کردیا، اسے مارتا رہا یہانتک کہ اس نے لڑکے کا نام بتلادیا۔ اس لڑکے کو بلوایا گیا، بادشاہ نے اسے کہا: اے بیٹے! تو جادو میں اس درجہ میں پہنچ گیا ہے کہ اندھے اور کوڑھی کو اچھا کردیتا ہے اور بڑے بڑے کارنامے انجام دیتا ہے، لڑکے نے کہا: میں تو کسی کو اچھا نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ اچھا کرتا ہے، بادشاہ نے اسے بھی پکڑا اور مارتا رہا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ لِلْمَلِكِ اِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِيْ حَتّٰى تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهٖ قَالَ وَمَا هُوَ؟ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِیْ عَلٰی جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِیْ ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِیْ كَبَدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِاسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِنِیْ ، فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِیْ فَجَمَعَ النَّاسَ فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَهٗ عَلٰی جِذْعٍ ثُمَّ اَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهٖ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِیْ كَبَدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَضَعَ السَّهْمَ فِیْ صُدْغِهٖ فَوَضَعَ یَدَهٗ فِیْ صُدْغِهٖ فِیْ مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ . فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ . آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ . آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ . فَاُتِیَ الْمَلِكُ فَقِیْلَ لَهٗ اَرَأَیْتَ مَاكُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَاَمَرَ بِالْاُخْدُوْدِ فِیْ اَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَاَضْرَمَ النِّیْرَانَ وَقَالَ مَنْ لَّمْ یَرْجِعْ عَنْ دِیْنِهٖ فَاَحْمُوْهُ فِیْهَا اَوْ قِیْلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰی جَاءَ تِ

یہاںتک کہ اس نے راھب کا نام بتلا دیا، چنانچہ راھب کو لایا گیا، اس سے کہا کہ اپنے دین سے پھر جا، اس نے صاف انکار کر دیا۔ بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور اس کے سر کے بیچ رکھ دیا اور اسے چیر دیا یہاںتک کہ وہ دو ٹکڑے ہوکر گر گیا۔ پھر مصاحب کو بلایا گیا، اس سے کہا گیا کہ اپنے دین سے پھر جا، اس نے بھی انکار کر دیا اس کی چندیا پر آرہ رکھا اور چیر ڈالا، یہاںتک کہ وہ بھی دو ٹکڑے ہوکر گر گیا، پھر لڑکے کو بلایا گیا اس سے کہا اپنے دین سے پلٹ جا، اس نے بھی نہ مانا بادشاہ نے اسے اپنے چند ساتھیوں کے حوالے کیا اور کہا کہ اسے فلاں پہاڑ پر لیجا کر چوٹی پر چڑھاؤ جب تم چوٹی پر پہنچو تو اس لڑکے سے پوچھنا اگر وہ اپنے دین سے رجوع کرلے تو ٹھیک ورنہ اس کو اوپر سے پھینک دینا، چنانچہ وہ اسے لے گئے اور پہاڑ پر چڑھایا لڑکے نے دعا کی: اے اللہ! تو جس طرح چاہے مجھے ان کے شر سے نجات عطا فرما، پہاڑ ہلا جس کے نتیجے میں وہ سارے گر گئے اور وہ لڑکا بادشاہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِمْـرَأَةٌ وَمِنْهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ اَنْ تَـقَـعَ فِيْهَـافَـقَـالَ لَهَـا الْغُلَامُ يَا اُمَّهْ اصْبِرِیْ فَاِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ . ①

کے پاس پیدل چلتے ہوئے آ پہنچا۔ بادشاہ نے پوچھا: تیرے ساتھیوں کا کیا بنا؟ اس نے کہا: اللہ نے مجھے ان کے شر سے بچالیا ہے۔ بادشاہ نے اسے پھر چند ساتھیوں کے سپرد کیا اور کہا: اسے لے جاؤ، ایک کشتی میں اسے سوار کر کے پانی کے بیچ لے جانا، اگر یہ اپنے دین سے پلٹ جائے تو خیر ورنہ اسے دریا میں پھینک دینا، وہ لوگ اسے لے گئے، لڑکے نے کہا: الٰہی! مجھے ان کے شر سے جیسے تو چاہے، بچالے۔ وہ کشتی اوندھی ہوئی اور لڑکے کے ساتھی سب کے سب غرق ہو گئے اور لڑکا زندہ بچ کر بادشاہ کے پاس پیدل چلتے ہوئے آ گیا۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا تیرے ساتھی کہاں گئے؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے شر سے بچالیا ہے۔ پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھے قتل نہیں کرسکتا الا یہ کہ تو وہ طریقہ اختیار کرے جس کا میں تجھے حکم دوں بادشاہ نے کہا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا تو سب لوگوں کو ایک

① رواہ مسلم: کتاب الزهد والرقائق، باب قصة اصحاب الاخدود والساحر والراهب والغلام. الرقم: ٣٠٠٥

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میدان میں جمع کر، پھر لکڑی کے تنے پر
مجھے سولی دے، پھر میرے ترکش سے ایک
تیر لے اسے کمان میں رکھ کر زبان سے یہ
کہہ ''میں اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا
رب ہے تیر چلاتا ہوں'' پھر تیر مار، اگر تو
ایسا کرے گا تو مجھ کو قتل کر سکے گا، چنانچہ
بادشاہ نے سب لوگوں کو ایک میدان
میں جمع کیا، اور اس لڑکے کو ایک لکڑی پر
سولی لٹکایا، پھر اس کے ترکش سے ایک تیر
نکالا اور تیر کمان کے اندر رکھ کر کہا ''میں
اللہ کے نام پر مارتا ہوں جو اس لڑکے کا
رب ہے'' اور اس نے تیر مارا جو لڑکے کی
کنپٹی پر لگا، اس نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر
رکھا اور موت کی آغوش میں چلا گیا (شہید
ہوگیا) لوگوں نے یہ تمام ماجرا دیکھ کر
کہا: ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان
لائے، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان
لائے، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان
لائے، کسی نے بادشاہ سے جا کر کہا کہ تو
جس چیز سے ڈرتا تھا اللہ کی قسم وہی ہوا۔
یعنی لوگ (تو لڑکے کے مالک پر) ایمان
لے آئے بادشاہ نے ناکوں پر خندقیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھودنے کا حکم دیا، چنانچہ خندقیں کھودی گئیں اور ان میں خوب آگ بھڑکائی گئی اور کہا جو شخص (اس لڑکے کے) دین سے نہ پھرے اسے ان خندقوں میں دھکیل دو یا اسے کہو کہ وہ خود ان میں داخل ہو جائے، چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا، یہاں تک کہ ایک عورت آئی، وہ آگ میں ہونے سے جھجکی (پیچھے ہٹی) اس کے بچے نے کہا: اے ماں صبر کر تو سچے دین پر ہے۔

اس واقعہ سے مستنبط فوائد و مسائل

① اللہ تعالیٰ کا اپنے دین کی حفاظت کیلئے اسباب پیدا کرنا: جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت کیلئے اس نوجوان کو اٹھایا جو اپنی قوم کے ایمان لانے کا سبب بن گیا۔

② مقاصد کا بعض اوقات آرزوؤں کے خلاف ثابت ہونا: یہ بات مسلمات میں سے ہے کہ بعض اوقات مقاصد آرزوؤں اور تمناؤں کے خلاف نکلتے ہیں، جیسا کہ اس ظالم بادشاہ نے جادو سیکھنے کیلئے اس لڑکے کو منتخب کر کے جادوگر کے پاس بھیجا، تاکہ یہ جادو سیکھ کر اپنے استاد کی طرح میری بادشاہت اور سلطنت کیلئے معاون و مددگار ثابت ہو، مگر اللہ تعالیٰ نے اس لڑکے کو علمِ توحید سے ایسا مالا مال کر دیا کہ یہ دوسرے لوگوں کیلئے توحید کا ہادی اور داعی بن گیا اور ساتھ ہی بادشاہ کی بادشاہت اور سلطنت کے زوال کا سبب بھی بن گیا جو کہ اس واقعہ کے ایک سال کے اندر پیش آیا جس کے نتیجے میں یمن (جو کہ بادشاہ کا آبائی ملک تھا) سے بادشاہ کی شاہی سلطنت زائل ہو کر مٹ گئی اور اس کے تخت پر حبشیوں کا قبضہ ہو گیا، اس کی مزید تفصیل میری دوسری کتاب "أحسن القصص" میں گذر چکی ہے۔ وہاں پر مراجعت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں۔

④ اس حدیث سے اللہ کے نیکوکار بندوں کی کرامات کا ثبوت ملتا ہے، اولیاء کی کرامات قرآن وحدیث کی روشنی میں حق وسچ ہیں، مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض اوقات اپنے اولیاء کی تکریم کیلئے ان کے ہاتھوں سے خرق عادت (خلاف عادات) اعمال وافعال ظاہر کرتا ہے تا کہ ان کا اپنا ایمان ویقین زیادہ مضبوط ہو اور دوسروں کیلئے بھی ان کی دعوت زیادہ مؤثر ثابت ہو، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس نوجوان کے ہاتھ سے چند کرامات ظاہر کیں جن میں ذیل کی کرامات شامل ہیں:

الف: ان جملہ کرامات میں سے ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس لڑکے کی دعا کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے عظیم الجثہ خوفناک جانور کو ہلاک کر دیا۔

ب: اللہ رب العالمین اس کی دعا سے اندھے اور کوڑھی کو شفایاب فرما دیتا تھا۔

ج: اللہ نے دشمن سے نجات کیلئے اس کی دعا "اللھم اکفنیھم بماشئت" کو قبول فرمایا۔

ہ: اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بادشاہ کی فوج یا پولیس کے لوگوں کو جو اس نوجوان کو بادشاہ کے حکم کے مطابق پہاڑ کی چوٹی پر سے نیچے گرانے اور بیچ دریا گہرے پانی میں ڈبونے کیلئے لے جا رہے تھے، اس نیک سیرت موحد ومؤمن نوجوان کی دعا کے نتیجے میں ہلاک وبرباد کیا۔

④ حدیث مذکور سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ موحدین اہل ایمان کیلئے کافروں کے دل کس قدر سخت ہوتے ہیں، جیسا کہ اس شقی القلب بادشاہ نے اپنے ایک وزیر کو جو نوجوان کی دعوت پر ایمان لایا تھا اور اللہ نے اس کی بینائی لوٹا دی تھی، کو قتل کرا دیا اور راھب کو آرے سے چیر دیا، اور اس نوجوان کی شہادت پر ایمان لانے والے سینکڑوں بوڑھوں، نوجوانوں، عورتوں اور بچوں کو جلتی ہوئی تیز آگ میں جھونک دیا۔

⑤ مذکورہ واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ کی راہ میں اپنے نفس کو پیش کرنا خودکشی اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفس کو ضائع کرنے کے زمرے میں نہیں آتا، بالخصوص جبکہ مقصد یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کا صحیح دین لوگوں کو سمجھ آجائے، چنانچہ اس واقعہ میں ایسا ہی ہوا کہ جب لوگوں نے دیکھا کہ اپنے کو رب کہلوانے والا بادشاہ اپنی تدبیروں سے ایک موحد نوجوان کو قتل کرنے سے درماندہ، عاجز اور بے بس ہو گیا اور اسے اس کے رب کے نام سے تیر چلا کر قتل کیا ہے تو اس پر ہزاروں لوگ مومن و موحد بن کر دشمن کے ہاتھوں سے بڑھتی ہوئی آگ میں کود پڑے۔

⑥ اللہ کی راہ میں پیش آنے والے مصائب پر صبر کرنا: جیسا کہ اس حدیث میں تین شخصیات (لڑکا، راہب اور مصاحب بادشاہ) کا ذکر ہے کہ ان تینوں نے صبر کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں جانیں قربان کر دیں۔

⑦ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان کی مضبوطی کیلئے طویل وقت اور مدت مدید کی ضرورت نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب ایمان دل کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے تو سالوں اور مہینوں میں نہیں بلکہ گھنٹوں اور لمحات میں ایمان مضبوط و مستحکم ہو کر ایسا کرشمہ دکھاتا ہے کہ انسانی عقل و فکر حیران و ششدر ہو کر رہ جاتی ہے جیسا کہ لڑکے کے قتل کے موقع پر جو لوگ ایمان لائے تھے وہ اسی ہی لمحات میں ایسے پختہ مسلمان بن گئے کہ خندقوں میں شعلے مارتی آگ میں پھینکا جانا ان کے ایمان کو متزلزل نہ کر سکا۔

⑧ لڑائی میں کذب بیانی (جھوٹ بولنے کا) جواز: جیسا کہ اس حدیث میں ہے جادوگر کی سختی کی شکایت پر راہب نے لڑکے سے کہا: اگر گھر والے تاخیر سے آنے کی وجہ پوچھیں تو کہہ دینا جادوگر نے روک لیا تھا۔ اور اگر جادوگر پوچھے تو اسے کہنا گھر والوں نے دیر کرا دی تھی۔

⑨ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مضبوط عقیدہ والا انسان بعض اوقات ایسے اسرار و رموز کا اظہار کر دیتا ہے جن کا افشاء اس کیلئے جائز نہیں تھا مگر صحیح عقیدے کی تبدیلی پر وہ کوئی کمپرومائز (سمجھوتہ) نہیں کرتا، جیسا کہ بادشاہ کے مؤمن مصاحب نے لڑکے کا اور لڑکے نے راہب کا پتہ تو بتلا دیا مگر اپنے ایمان و عقیدے سے نہیں ہٹے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑩ شاگرد کی استاد پر فضیلت: کبھی کبھار شاگرد درجہ وفضیلت میں استاد سے بڑھ جاتا ہے جیسا کہ راھب کا شاگرد یہ لڑکا اپنے استاد سے درجہ میں بڑھ گیا، البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ لڑکے کی ہدایت میں ظاہری سبب راھب ہی تھا مگر جو کام لڑکے نے کیا وہ راھب نہ کر سکا۔

⑪ حدیث مذکور سے یہ بھی ثابت ہوا کہ سماجی کاموں میں حصہ لینا دعوت الی اللہ کیلئے مفید ہے جیسے کسی بھوکے کو کھلانا، ننگے کو کپڑا پہنانا، مسجد وہسپتال بنانا وغیرہ، جیسا کہ اس لڑکے نے اندھوں، گنجوں اور کوڑھیوں کو اللہ کے اذن سے شفایاب کیا تو لوگ جوق در جوق دین حق کی دعوت کو قبول کرنے لگے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ اول:

فصل پنجم

برے نمونے والے قصے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا قصہ

بلی کو بھوکا رکھنے کی وجہ سے ایک عورت کے جہنم میں جانے کا قصہ

تمہید: تیسری فصل میں پہلے گزر چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ احسان کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک سیاہ کار عورت کو معاف فرما دیا، آئندہ قصہ میں اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر ظلم وستم کرنے اور اسے بھوکا، پیاسا رکھنے کے نتیجہ میں ایک عورت آخرت کے عذاب کی مستحق قرار پائی۔ مزید تفصیل آنے والے قصہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن ابن عمر رضی اللہ عنهما عن النبی ﷺ قال دَخلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِی هِرَّةٍ رَبطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خِشَاشِ الْأَرْضِ. ①

ترجمہ: ''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں گئی اِس نے کیا کیا۔ بلی کو باندھ دیا نہ اس کو کھانا دیا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ بیچاری زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی۔''

بخاری و مسلم کی ایک دوسری روایت میں یوں آیا ہے:

عن ابن عمر رضی اللہ عنهما أن رسول اللہ ﷺ قال عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِی هِرَّةٍ رَبطَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ فَدَخلَتْ فِیهَا النَّارَ لَاهِیَ أَطْعَمَتْهَا وَلَاسَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا وَلَاهِیَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خِشَاشِ الْأَرْضِ. ②

ترجمہ: ''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت کو ایک بلی کے بارے میں عذاب دیا گیا اس عورت نے اس بلی کو قید کیے رکھا یہاں تک کہ وہ مرگئی جس کے سبب وہ عورت جہنم میں داخل ہوئی نہ اسے کھانا دیا اور نہ اسے پانی پلایا جب سے اسے قید کیا تھا اور نہ ہی اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالے۔''

حدیثِ مذکور سے حاصل شدہ فوائد ونکات

① حدیثِ مذکور سے ثابت ہوتا ہے کہ حیوانات کو بھوکا، پیاسا رکھ کر مارنا، قتل

① رواه البخاری، کتاب بدأ الخلق، باب خمس من الدواب فواسق یقتلن فی الحرم/ واللفظ له، الرقم:۳۳۱۸/ مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب تحریم تعذیب الهرة ونحوها من الحیوان الذی لایؤذی، الرقم:۲۲٤۲

② رواه البخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب(٥٤) الرقم:۳٤۸۲، واللفظ له/ مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب تعذیب الهرة ونحوها من الحیوان الذی لایؤذی، الرقم:۲۲٤۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا، اور اذیت پہنچانا کبیرہ گناہ ہے اور جہنم کے عذاب کا سبب ہے۔

② اس حدیث سے جانور کو باندھنے کا ثبوت ملتا ہے بشرطیکہ اسے اس کی ضرورت کے مطابق کھانا پینا مہیا کیا جائے، لیکن اگر اسے باندھ کر نہ تو کھانا مہیا کیا جائے اور نہ ہی اسے آزاد کیا جائے کہ وہ خود کھا پی لے تو یہ گناہ کبیرہ اور موجب عذابِ جہنم ہے۔

③ انسان کو اپنے کیے ہوئے عمل کا بدلہ ملنے کا ثبوت: جیسا کہ اس عورت کو اپنے برے عمل کی سزا مل گئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا قصہ

اللہ پر جرأت کرکے قسم کھانے سے اعمال کے برباد ہونے کا قصہ

تمہید: قرآن مجید میں رب تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴾ ①

ترجمہ: ''(اے نبی) کہدو! اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی! اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو جاؤ، بے شک اللہ سب کے سب گناہ بخش دیتا ہے، بے شک وہی تو بے حد بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ غفور رحیم نے گنہگاروں کو اپنی رحمت سے مایوسی اور نا امیدی سے منع فرمایا ہے اور یہ نوید سنائی ہے کہ اللہ کی طرف انابت کی صورت میں ان کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے، اب اگر کوئی شخص لوگوں کو اللہ کی رحمت سے نا امید کرے تو وہ یقیناً اللہ کی سزا کا مستحق ہے۔ چنانچہ پیش آمدہ واقعہ میں اس چیز کو واضح کیا گیا ہے۔

① (الزمر:٥٣)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن جندب أن رسول الله ﷺ حَــدَّثَ أَنَّ رَجُلاً قَـــالَ: وَاللّٰهِ لاَيَـغْـفِرُاللّٰهُ لِفُلَان ، وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَـالَ مَـنْ ذَاالَّـذِيْ يَتَـأَلّٰى عَلَيَّ أَنْ لَا أَغْـفِـرَ لِـفُلَان فَإِنِّيْ قَدْغَفَرْتُ لِفُلَان وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ أَوْ كَمَا قَالَ. ①

ترجمہ: ''جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی نے یوں کہا کہ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں کی مغفرت نہیں کریگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ کون ہے جو مجھ پر اتنی جرأت کر رہا ہے کہ میں فلاں (آدمی) کو نہیں بخشوں گا؟ بلاشبہ میں نے فلاں کی مغفرت کر دی اور تیرا عمل ضائع کر دیا۔''

اس قصہ سے مستنبط نکات وفوائد

① اللہ رب العالمین پر بغیر علم کے دعویٰ کرنا ان بڑے جرائم میں سے ہے جو کہ انسان کے اعمال کو تباہ کر دیتے ہیں، جیسا کہ اس شخص نے بغیر علم کے جب اللہ پر یہ دعویٰ کر دیا کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی کی مغفرت نہیں کریگا تو اللہ تعالیٰ نے اس مدعی کے اعمال کو تباہ کر دیا۔

② ہر مسلمان پر واجب وضروری ہے کہ ہر وقت اپنے رب سے ڈرتا رہے، اور عبودیت کے مقام پر ٹھہر کر اپنے رب کی عبادت واطاعت میں لگا رہے اس کے معاملات وامور میں دخل اندازی نہ کرے۔ لوگوں کو اپنے رب کی طرف احسن انداز سے دعوت دیتا رہے اور اس دعوت پر جو تکلیف وایذاء پہنچے اس پر صبر کرے اور لوگوں پر حکم لگانے کی جلد بازی نہ کرے۔

③ سوء خاتمہ سے ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہئے: مسلمان کو چاہے کہ وہ ہمیشہ اپنے رب کی اطاعت وبندگی میں مصروف رہے اور اس کی گرفت سے ڈر کر سوء خاتمہ سے ڈرتا رہے تا کہ مذکور حدیث کا مصداق نہ بن جائے؛ کیونکہ اس واقعہ میں یہ بتلایا گیا ہے کہ بغیر علم کے اللہ تعالیٰ پر جرأت کرنے والے عابد کے اللہ نے اعمال برباد کر دیئے اور ایک عاصی اور گنہگار کی مغفرت کر دی۔

① رواہ مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب النهي عن تنقيط الإنسان من رحمة الله تعالى، رقم: ٢٦٢١

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ حدیث مذکور میں اس امر کی تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عاصی و گنہگار بندوں کے گناہوں کو بغیر توبہ کے بھی معاف کر دیتا ہے اور یہی اہل سنت والجماعۃ کا عقیدہ اور مسلک ہے، مگر یہ بھی اللہ کی مشیت پر موقوف ہے کہ اگر وہ چاہے تو بلا توبہ معاف کر دے اور اگر نہ چاہے تو اس پر کوئی جبر نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا قصہ

مصنوعی ٹانگیں بنوانے والی عورت کا قصہ

تمہید: اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو شکل وصورت، قد وقامت، وغیرہ میں ایک جیسا نہیں بنایا، بعض انسان نہایت حسین وجمیل ہیں اور بعض نہایت قبیح، بدشکل اور کالے ہیں، بعض دراز قد اور بعض کو پست قد والا بنایا ہے، انسان کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو قبول کرلے۔ شکل وصورت اور قد وقامت کے حوالہ سے کسی کا مذاق نہیں اڑانا چاہیے، پیش آمدہ قصہ کا خلاصہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک پست (چھوٹی) قد عورت تھی جو دو دراز قد عورتوں کے ساتھ آتی جاتی تھی، ان دونوں کے درمیان چلتے ہوئے وہ خود کو حقیر تصور کرتی تھی، چنانچہ اس نے اپنی خفت وحقارت کو دور کرنے کیلئے کسی ماہر بڑھئی سے لکڑیوں کی دو ٹانگیں بنوائیں۔ چنانچہ اب اصل قصہ ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَصِيرَةٌ تَمْشِي مَعَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ مُغْلَقٍ مُطْبَقٍ، ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا وَهُوَ أَطْيَبُ الطِّيبِ، فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوهَا فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهُ. (۱)

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی ایک چھوٹی قد کی عورت دو لمبی قد عورتوں کے درمیان چل رہی تھی، اس نے لکڑی کے دو کھڑاوے بنا کر پاؤں میں پہن لئے اور ایک سونے کی خولدار انگوٹھی بنوائی جو بند تھی، اس میں اس نے کستوری بھر دی جو کہ نہایت عمدہ خوشبو ہے، پھر وہ ان دونوں عورتوں کے درمیان چلی تو لوگ اسے پہچان ہی نہ پائے۔ اس نے (خوشبو مہکانے کیلئے) اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا، شعبہ (حدیث کے راوی) نے اپنا ہاتھ جھاڑ کر اس عورت کے اشارہ کو بتلایا۔

حدیث سے مأخوذ نصائح وعبر

(۱) گذشتہ اقوام وافراد کے نصیحت آموز واقعات کو بطورِ عبرت وترھیب بیان کرنے کا جواز: (بشرطیکہ وہ واقعات مستند ہوں) جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ واقعہ بیان کرکے اپنی امت کو اس طرح کے عمل سے ڈرایا ہے تاکہ ان کی نقالی سے بچیں۔

(۲) عورتوں کے مکر وحیلے: حدیث مذکور سے عورتوں کے مکر وفریب اور دھوکہ وحیلہ بازیوں کا حال بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ نقلی ومصنوعی فیشن اور جھوٹے مظاہر پر کس قدر یقین

---

(۱) رواہ مسلم، کتاب الالفاظ، باب استعمال المسك وأنه أطيب الطيب وكراهية رد الريحان والطيب، الرقم: ۲۲۵۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتی ہیں، جیسا کہ اس عورت نے مکر وفریب کے ذریعے اپنی قد وقامت کی اونچائی کیلئے لکڑی کی ٹانگیں بنوائیں۔

③ مردوں کو برانگیختہ کرنے کیلئے عورتوں کی حرص: حدیث مذکور سے مردوں کو شہوات پر ابھارنے اور فتنہ میں مبتلا کرنے کیلئے عورتوں کا حرص واہتمام بڑی وضاحت سے معلوم ہوتا ہے جیسا کہ اس عورت نے اپنی مصنوعی اور ظاہری زینت وسنگار سے مردوں کو ایسا مائل وراغب بنایا کہ انہوں نے پورے اہتمام کے ساتھ اس عورت کے حالات معلوم کرنے کیلئے باقاعدہ ایک آدمی کو بھیجا، جیسا کہ صحیح ابن خزیمہ میں اس کی تفصیل موجود ہے۔

④ مصنوعات پر قدیم زمانہ کے لوگوں کی قدرت: اس میں کوئی شک نہیں جس شخص نے اس عورت کیلئے لکڑی کی مصنوعی ٹانگیں بنائیں وہ کس قدر ذہین وفطین تھا۔

⑤ حدیث مذکور سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مُشک نہایت اعلیٰ قسم کی خوشبو ہے۔

⑥ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دراز قد ہونا خوبصورتی کی علامت ہے۔ بشرطیکہ اعتدال میں رہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھا قصہ

ایک مغرور ومتکبر کے زندہ زمین میں دھنس جانے کا قصہ

تمہید: غرور وتکبر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کیلئے لائق ومناسب ہے، حدیث میں ہے: "اَلْعِزُّ اِزَارُہٗ وَالْکِبْرِیَاءُ رِدَاؤُہٗ فَمَنْ یُّنَازِعُنِیْ عَذَّبْتُہٗ" ①

''عظمت اس کی چادر ہے، اور بڑائی اس کی چادر ہے جو کھینچنے کی کوشش کرے گا میں اسے عذاب دونگا''

ذیل کے قصہ میں بتلایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مغرور ومتکبر بندے کو دنیا میں زمین کے اندر دھنسا کر کیسی خطرناک سزادی؟

---

① (رواہ مسلم:الرقم:٢٦٢٠/ کتاب البر والصلة والآداب باب تحریم الکبر.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدثنا محمد بن زیاد قال سمعت أبا هريرة يقول قال النبي ﷺ أو قال أبو القاسم ﷺ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فِي حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ إِذْ خَسَفَ اللّٰهُ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. ①

ترجمہ: محمد بن زیاد کہتے ہیں میں نے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یا ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص ایک (بہترین) کپڑے کا جوڑا زیب تن اور بالوں میں کنگی کر کے اتراتا ہوا جا رہا تھا کہ یکا یک اللہ نے اسے دھنسا دیا وہ قیامت تک اس میں تڑپتا رہیگا۔

اس حدیث سے مستنبط فوائد

① غرور و تکبر بہت بڑا جرم ہے جو کہ مغرور و متکبر شخص کے دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی کا سبب ہے۔

② اس قصہ سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ مردوں کیلئے کپڑوں کا گھسیٹنا مطلقاً (نماز اور غیر نماز میں) جائز نہیں کیونکہ کپڑوں کا گھسیٹنا عموماً کبر و غرور کیلئے ہوتا ہے لہذا یہ حرام اور معصیت ہے اور اس میں اغیار (غیر مسلموں) سے مشابہت بھی ہے۔ یہ تو مردوں کا معاملہ ہے، باقی رہا عورتوں کا معاملہ تو ان کیلئے اپنے کپڑوں کو ٹخنوں سے نیچے رکھنا اور گھسیٹنا باجماع اہل علم جائز و مشروع ہے اس کیلئے متعدد دلائل موجود ہیں۔ جن کا یہ مقام نہیں۔

③ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو جو نعمتیں دے رکھی ہیں اگر بندہ بطور شکر ان نعمتوں کا اپنے آپ پر اثر ظاہر کرتا ہے تو غرور و تکبر میں شامل نہیں، جیسا کہ مثلاً انسان فطرتاً یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے جوتے اور کپڑے وغیرہ اچھے ہوں تو یہ چیزیں غرور و تکبر میں شامل نہیں۔

④ حدیث مذکور سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض گناہ ایسے بھی ہیں جن کے مرتکب کو

① (رواه البخاري، كتاب اللباس، باب من جر ثوبه خيلاء، الرقم: ٥٧٨٩، واللفظ له/ مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم التبختر في المشي مع إعجابه ثيابه، الرقم: ٢٠٨٨)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ آخرت سے پہلے دنیا میں بھی سزا دیتا ہے، جیسا کہ اس مغرور کو زندہ زمین میں دھنسا دیا گیا۔

⑤ حدیث مذکور سے عذابِ قبر کا ثبوت بھی ملتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں متکبر کے زمین میں دھنسائے جانے کا ذکر کیا ہے، وہی زمین ہی اس کی قبر ہے اور اس میں اس کے اضطراب و دہشت اور تڑپنے کا ثبوت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچواں قصہ

بنی اسرائیل کو اللہ کے صریح امر کی مخالفت پر سزا ملنے کا قصہ

تمہید: اللہ تعالی نے قرآن مجید میں بنی اسرائیل کا متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے، ایک وقت تھا کہ اللہ تعالی نے ان لوگوں کو پورے عالمین پر برتری اور فضیلت عطا فرمائی تھی۔ لیکن یہ لوگ اس اعزاز کو قائم نہ رکھ سکے۔ رفتہ رفتہ اللہ کی نافرمانیاں ان میں بڑھتی چلی گئیں۔ اللہ تعالی نے ان کی نافرمانیوں کے سبب سے ان پر مختلف قسم کے عذاب مسلط کئے۔ چنانچہ ذیل کی حدیث اور اس کی تشریح میں اس کی تفصیل بیان کی جارہی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عـن همام بن منبه أنه سمع ابا هـريـرة يـقول قال رسول ﷺ قِيْلَ لِبَنِي اِسْرَائِيْلَ اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ يَغْفِرْلَكُمْ خطايَاكُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوا الْبَابَ يَزْحَفُوْنَ عَلٰى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ . ①

ترجمہ: ہمام بن منبہ ⑦ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا کہ تم بیت المقدس کے دروازے سے رکوع کرتے ہوئے جاؤ اور کہو "حطة" (یعنی ہم گناہوں کی بخشش کے طلبگار ہیں) تو تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے، لیکن انہوں (بنی اسرائیل) نے حکم کی خلاف ورزی کی۔ دروازے سے سرین کے بل گھسٹتے ہوئے اور "حطة" کے بجائے "حبة فی شعرة" (یعنی ہمیں تو دانہ چاہئے بالی میں) کہتے ہوئے داخل ہوئے۔

حدیث مذکور سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل نے اللہ کے حکم کی صریحا خلاف ورزی کی جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ان پر طاعون کی بیماری بطورِ سزا مسلط کر دی۔

چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

﴿ وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ○ فَبَدَّلَ

ترجمہ: "اور ہم نے تم سے کہا کہ اس بستی میں جاؤ اور جو کچھ جہاں کہیں چاہو خوشی سے کھاؤ پیو اور دروازے میں سے سجدے کرتے ہوئے گزرو اور زبان

① (رواه البخاري/ كتاب أحاديث الأنبياء / باب (٢٨) الرقم: (٣٤٠٣) واللفظ له/ مسلم، كتاب التفسير، الرقم: ٣٠١٥)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلاً غَيْرَ الَّذِیْ قِيْلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزاً مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴾ ①

سے حطہ کہو ہم تمہاری خطائیں معاف فرمادیں گے اور نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے، پھر ان ظالموں نے اس بات کو جو ان سے کہی گئی تھی بدل ڈالی، ہم نے بھی ان ظالموں پر ان کے فسق و نافرمانی کی وجہ سے آسمانی عذاب نازل کیا''

چنانچہ اس میں جو لفظ ''رجــــــزاً'' ہے اس کے مادہ پر بحث کرتے ہوئے امام ابن منظور ⑦ لکھتے ہیں:

''والرجز القذر مثل الرجس والرجز العذاب'' ②

''رجز گندگی کو بھی کہتے ہیں اور رجز عذاب کو بھی کہتے ہیں''

امام ابن منظور اہل لغت کا قول نقل کرتے ہیں:

''قال ابواسحق ومعنى الرجز في القرآن هو العذاب المقلقل لشدته وله قلقلة شديدة متتابعة'' ③

ترجمہ:

حقیقت میں رجز، رجس، وبا، اور طاعون وغیرہ مراوف اور قریب المعنی ہیں، چنانچہ صاحب لسان العرب رجس کے مادہ پر بحث کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں:

''واما الرجز فالعذاب والعمل الذی يؤدی إلى العذاب والرجس فی القرآن العذاب كالرجز'' ④

یعنی: رجز عذاب اور وہ عمل جو عذاب کا موجب بنتا ہے، کو کہتے ہیں اور قرآن کریم میں ''رجز'' کی طرح ''رجس'' بھی عذاب کیلئے مستعمل ہوا ہے۔

---

① (سورہ البقرۃ:۵۸…۵۹)
② (لسان العرب ۵/ ۳۵۲ حرف ''ز'') واللفظ لہ / المعجم الوسیط ۱/ ۳۳۰) حرف 'ر' مادۃ 'الرجز'
③ (لسان العرب ۵/ ۳۵۲ حرف ''ز'') ④ (لسان العرب ۶/ ۹۵ حرف ''س'' رجس)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عام طور پر طاعون کا اطلاق اسی ''رجز ورجس'' پر ہوتا ہے، چنانچہ حدیث میں اس کی صراحت اس طرح وارد ہے۔

عن عامر بن سعد بن أبي وقاص عن أبيه أنه سمعه يسأل أسامة بن زيد ماذا سمعت من رسول الله ﷺ في الطاعون فقال أسامة:قال رسول الله ﷺ:اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ أَوْعَذَابٌ أُرْسِلَ عَلٰى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدِمُوْا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهُ فِرَارًا مِنْهُ وَقَالَ أَبُوالنَّضْرِ لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارًا مِنْهُ. ①

ترجمہ: عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے ان کے والد (سعد رضی اللہ عنہ) نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ نے طاعون کے بارے میں رسول اکرم ﷺ سے کیا کچھ سنا ہے؟ اسامہ بن زید نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے طاعون کے بارے میں فرمایا ہے یہ رجز یا عذاب ہے جو بنی اسرائیل یا تمہارے سے پہلے لوگوں پر بھیجا گیا تھا۔ جب تم کسی علاقہ میں اس کے بارے میں سنو تو اس علاقے کی طرف مت جاؤ۔ اور اگر یہ ایسے علاقہ میں جہاں تم موجود ہو تو پھر اس سے فرار اختیار کرتے ہوئے مت نکلو۔ ابو النضر کہتے ہیں کہ تم محض طاعون سے نہ بھاگ کھڑے ہو۔

حدیث سے مستنبط مسائل وفوائد

① امر الٰہی کی مخالفت کی سزا: حدیث مذکور سے ثابت ہوا کہ حکم ربانی کی مخالفت کا بدلہ کوئی رسوا کن عذاب ہوسکتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی اس جماعت پر امر

① (رواه البخاري:كتاب الطب، باب مايذكر في الطاعون، الرقم:٥٧٢٨/ مسلم:كتاب السلام، باب الطاعون والطيرة والكهانة ونحوها واللفظ له الرقم:٢٢١٨)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی صریح مخالفت کے نتیجے میں طاعون جیسا مہلک عذاب مسلط کیا۔

② حدیث مذکور سے یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہیے کہ تمام کے تمام بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ کے امر کی مخالفت کر کے تباہ و برباد ہوئے۔ بلکہ ان میں سے صرف ایک جماعت یہ جرم کر کے سزا کی مستحق بنی۔ کیونکہ اول تو یہ کہ ایک دور کے سارے لوگ عموماً گمراہ و نافرمان نہیں ہوتے۔ دوسرا یہ کہ ایک اور روایت میں ان نافرمانوں کی تصریح آئی ہے کہ وہ بنی اسرائیل میں سے صرف ایک جماعت تھی، چنانچہ وہ روایت یہ ہے:

عن عامر بن سعد بن أبي وقاص عن أبيه أنه سمعه يسأل أسامة بن زيد ماذا سمعت من رسول الله ﷺ في الطَّاعُوْن فَقَالَ أُسَامَةُ قَالَ رَسُوْلُ ﷺ اَلطَّاعُوْنُ رِجْسٌ أُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَاتَقْدِمُوْا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَاتَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ. ①

ترجمہ: عامر بن سعد ابی وقاص سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے ان سے سنا کہ وہ اسامہ بن زید سے پوچھ رہے تھے کہ آپ نے رسول اکرم ﷺ سے طاعون کے بارے میں کیا سنا ہے؟ اسامہ نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا۔ یا فرمایا: تمہارے سے پہلے والے لوگوں پر بھیجا گیا تھا، پھر جب تم سنو کہ کسی ملک میں طاعون پھیلا ہوا ہے تو وہاں مت جاؤ۔ اور جب طاعون کی وبا اس ملک میں پھیلے جہاں تم پہلے سے موجود ہو تو بھاگنے کی نیت سے وہاں سے مت نکلو۔

① (رواه البخاري: كتاب احاديث الأنبياء، باب (٥٤) الرقم: ٣٤٧٣ واللفظ له / مسلم: كتاب السلام، باب الطاعون والطيرة والكهانة ونحوها، الرقم: ٢٢١٨)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ قصہ مذکورہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ تعلیمات جو اللہ نے بنی اسرائیل کیلئے مقرر کی تھی کہ فتح وکامیابی کے بعد تواضع وعاجزی کے ساتھ مفتوحہ علاقہ میں داخل ہوا جائے۔ درحقیقت یہ تعلیمات بعد کے فاتحین کیلئے عبرت، وعظ ونصحت ہیں کہ جوان پاکیزہ تعلیمات پر عمل کریگا وہ قرآن کے اس فرمان: ﴿ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ﴾① کے مصداق بن کر اللہ تعالیٰ کے مزید انعامات کا مستحق ہوگا، اور جو بنی اسرائیل کی طرح امر الٰہی کی مخالفت کریگا تو﴿ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ﴾② کے مطابق اس کو بھی بنی اسرائیل کی طرح سزا ملے گی۔

چنانچہ بعد والے اللہ تعالیٰ کے مطیع وفرمانبردار فاتحین نے مذکورہ تعلیمات کے مطابق عمل کر کے فتح وکامیابی کے بعد اس (فتح یابی کی) نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان مفتوحہ علاقوں میں سجدہ، عاجزی، دعا اور استغفار کے ساتھ داخل ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے جب ۸ھ کو مکہ فتح کیا تو نہایت عاجزی وانکساری اور تواضع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اس کی حمد وثناء بیان کرتے ہوئے مکہ میں داخل ہو کر شکرانہ کی نماز ادا فرمائی جیسا کہ حدیث میں ہے:

عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُرْدِفًا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَ مَعَهُ بِلَالٌ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتّٰى أَنَاخَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَدَخَلَ رَسُوْلُ

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ والے دن مکہ کی بلندی کی جانب سے اونٹنی پر سوار تشریف لائے اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے بٹھائے ہوئے، اور آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ (کلید بردار بھی) تھے۔ آپ ﷺ نے مسجد حرام میں

① (سورة ابراهيم:۷)
② (سورة ابراهيم:۷)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَمَكَثَ فِيهِ نَهَارًا طَوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَرَاءَ الْبَابِ قَائِمًا فَسَأَلَهُ أَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَشَارَلَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي صَلّٰى فِيهِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَنَسِيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلّٰى مِنْ سَجْدَةٍ. ①

اونٹنی کو بٹھایا اور عثمان سے فرمایا کہ: چابی لاؤ۔ (کعبہ کا دروازہ کھولو۔انہوں نے دروازہ کھولا) آپ ﷺ، بلال رضی اللہ عنہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو لئے ہوئے تشریف لے گئے، وہاں بڑی دیر تک ٹھہرے رہے۔ پھر باہر نکلے تو لوگ (اندر جانے کیلئے لپکے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں سب سے پہلے اندر پہنچا، میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا دروازے کے پیچھے کھڑے ہیں میں نے ان سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے وہ جگہ بتلائی جہاں آپ ﷺ نے نماز پڑھی تھی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں ان سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ ﷺ نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے بیت اللہ کے علاوہ بھی ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر آٹھ رکعات پڑھی تھیں، چنانچہ وہ روایت یہ ہے:

عن ابن ابی لیلی قال ماأخبرنا أحد أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحٰى غَيْرُ أُمِّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّهُ

ترجمہ: ''ابن ابی لیلی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ، ہمیں کسی ایک نے یہ نہیں بتلایا کہ اس نے نبی ﷺ کو چاشت

① رواه البخاري: كتاب المغازي ، باب دخول النبي ﷺ من أعلى مكة ، الرقم: ٤٢٨٩ ، واللفظ له/ مسلم ، كتاب الحج ، باب استحباب دخول الكعبة للحاج وغيره والصلاة فيها والدعاء في نواحيها كلها ، الرقم: ١٣٢٩

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ قَالَتْ لَمْ أَرَهُ صَلَّى صَلَاةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ. ①

کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا سوائے ام ہانی رضی اللہ عنہا کے، وہ بتلاتی ہے کہ آپ ﷺ نے فتح مکہ والے دن میرے گھر میں غسل کیا پھر آٹھ رکعت پڑھی، فرماتی ہیں میں نے آپ کو کبھی اس سے زیادہ ہلکی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، البتہ اس میں آپ کا رکوع وسجدہ مکمل تھے۔''

اور اسی طرح سیدنا سلیمان علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے فتح وکامیابی عطا فرمائی اور ملکہ سبأ کا تخت ان کے پاس لایا گیا تو اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا یوں شکر ادا فرمایا:

﴿ قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِندَهُ قَالَ هَذَا مِن فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ وَمَن شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ﴾ ②

ترجمہ: ''جب اس (عرش) کو اپنے ہاں رکھا ہوا دیکھا تو کہا: یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے، کیا میں شکر ادا کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں۔ سو جو کوئی شکر کرتا ہے تو وہ اپنے فائدے کیلئے کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا رب بے پرواہ ہے، مہربان ہے۔''

ان کے علاوہ بھی مطیع وفرمانبردار فاتحین کی متعدد مثالیں موجود ہیں، مگر تنگی مقام کی وجہ سے ہم انہی پر اکتفاء کرتے ہیں۔

③ مذکورہ بالا دلائل بالخصوص سورۂ بقرۃ کی آیات سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل پر

---

① رواه البخاري: كتاب المغازي، باب منزل النبي ﷺ يوم الفتح، الرقم: ٤٢٩٢، واللفظ له/ مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب صلاة الضحى وأن أقلها ركعتان وأكملها ثمان ركعات أو ست والحث على المحافظة عليها، الرقم: ٨١٩

② سورة النمل: ٤٠

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مال غنیمت میں سے جو چیزیں حرام تھیں وہ سونا، چاندی، گھریلو سامان، کپڑے وغیرہ یہ چیزیں تھیں، کھانے پینے کی چیزیں ان پر حرام نہیں تھیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس مفتوحہ بستی میں داخل ہونے والوں سے کہا:

﴿ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا ﴾ ①

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کیلئے مال غنیمت میں سے کھانے کی چیزیں جائز ومباح تھیں۔

OOOOOOOOOO

① سورة البقرة:٥٨

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ دوم:

خاتم الرسل ﷺ اور صحابہ کرام کے قصص و واقعات پر مشتمل ہے۔

اس حصے کو تین فصلوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔

فصل اول

رسول اللہ ﷺ سے متعلق قصص و واقعات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا قصہ

قیصر روم (ہرقل) کا ابوسفیان بن حرب سے نبی ﷺ کے متعلق تفصیلی گفتگو کا قصہ

تمہید: ٦ھ کو رسول اللہ ﷺ نے مشرکین مکہ سے ایک مدت کیلئے صلح کر لی تھی اس کا ایک نتیجہ یہ نکلا کہ آپ ﷺ کو مشرکین مکہ سے اطمینان حاصل ہو گیا، اس سے فائدہ اٹھا کر آپ نے اس عرصہ میں مختلف ممالک کے امراء وسلاطین کو دعوتی خطوط ومکاتیب ارسال کئے، ایک خط آپ نے اس وقت کی سپر پاور طاقت روم کے بادشاہ ہرقل (قیصر روم) کو بھی لکھا۔ آپ نے یہ خط اپنے ایک صحابی دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ذریعے بھجوایا، دحیہ رضی اللہ عنہ نے یہ خط بُصریٰ کے گورنر کو دیا اس نے ہرقل تک پہنچایا۔

اتفاق سے انہی دنوں میں ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ (جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ تجارت کی غرض سے ملک شام آئے ہوئے تھے۔ قیصر روم نے ان سب کو اپنے دربار میں طلب کیا اور ان سے جناب رسول اللہ ﷺ کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ ذیل میں اس واقعہ کی تفصیل نقل کی جا رہی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوْا تِجَارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَادَّ فِيْهَا أَبَاسُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ فَأَتَوْهُ وَهُمْ بِإِيْلِيَاءَ فَدَعَاهُمْ فِي مَجْلِسِهِ وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّوْمِ ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالَ: أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ نَسَبًا فَقَالَ: أَدْنُوهُ مِنِّي وَقَرِّبُوْا أَصْحَابَهُ فَاجْعَلُوْهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا الرَّجُلَ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ يَأْثِرُوْا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ ثُمَّ كَانَ أَوَّلَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَنْ قَالَ: كَيْفَ نَسَبُهُ فِيْكُمْ؟ قُلْتُ: هُوَ فِيْنَا ذُوْنَسَبٍ قَالَ: فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَطُّ

ترجمہ: زہری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبردی، انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا، انہیں ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہرقل (روم کے بادشاہ) نے ان کو قریش کے چند اور سواروں کے ساتھ بلوایا، قریش کے یہ لوگ اس وقت ملک شام تجارت کیلئے آئے ہوئے تھے، یہ ان دنوں کا واقعہ ہے جب رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کو (صلح کرکے) ایک مدت دی تھی، غرض یہ لوگ اس (ہرقل) کے پاس پہنچے جب ہرقل اور اس کے ساتھی مقام ایلیاء میں تھے، ہرقل نے ان کو اپنے دربار میں بلایا اور اس کے اردگرد روم کے دیگر رؤساء بیٹھے تھے، ان کو بلایا اور اپنے مترجم (ترجمان) کو بھی بلایا، جب دربار لگ گیا تو قیصر نے کہا: (اے عرب کے لوگو!) تم میں سے کون اس شخص کا قریبی رشتہ دار ہے جو اپنے آپ کو نبی کہتا ہے؟ ابوسفیان نے کہا: میں اس شخص کا قریبی رشتہ دار ہوں۔ ہرقل نے کہا: اسے میرے قریب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَبْلَهُ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَأَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُوْنَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ فَقُلْتُ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ: أَيَزِيْدُوْنَ أَمْ يَنْقُصُوْنَ ؟قُلْتُ: بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ: فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ سَخْطَةً لِدِيْنِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ ؟قُلْتُ: لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ: لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيْهَا قَالَ: وَلَمْ تُمْكِنِّي كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قُلْتُ: اَلْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالٌ يَنَالُ مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ قَالَ: مَاذَا يَأْمُرُكُمْ قُلْتُ: يَقُوْلُ أُعْبُدُاللّٰهَ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَاتْرُكُوْا مَا يَقُوْلُ آبَاؤُكُمْ وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ: قُلْ لَهُ سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ فِيْكُمْ ذُوْ نَسَبٍ فَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ

بٹھاؤ اور اس کے ساتھیوں کو بھی اس کی پیٹھ کے پیچھے اس کے قریب بٹھاؤ۔ ہرقل نے اپنے مترجم سے کہا: ان لوگوں سے کہہ دو میں اس (ابوسفیان سے) اس شخص کا (نبی کا) کچھ حال پوچھنا چاہتا ہوں۔ اگر یہ (ابوسفیان) مجھ سے (گفتگو میں) جھوٹ بولے تو تم کہہ دینا یہ جھوٹا ہے۔ ابوسفیان کہتے ہیں: اللہ کی قسم! اگر مجھے یہ شرم نہ ہوتی کہ یہ لوگ مجھے جھوٹا کہیں گے تو میں آپ (ﷺ) کے بارے میں جھوٹ بولتا۔ خیر پہلی بات جو اس (ہرقل) نے مجھ سے پوچھی وہ یہ تھی کہ تم میں اس شخص کا خاندان کیسا ہے؟ میں نے کہا: وہ ہم میں بڑے خاندان والا ہے۔ اس نے کہا: پھر یہ بات (دعویٰ نبوت) تم میں سے پہلے کسی نے کہی تھی؟ میں نے کہا: نہیں۔ کہنے لگا: اچھا بڑے لوگ (امیر، مالدار) اس کی پیروی کر رہے ہیں یا غریب و مسکین لوگ؟ میں نے کہا: غریب لوگ۔ اس نے کہا: اس کے پیروکار (روز بروز) بڑھتے جا رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں وہ (دن بدن) بڑھ رہے ہیں۔ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُعْبَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هَذَا الْقَوْلَ فَذَكَرْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ: لَوْكَانَ أَحَدٌ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ لَقُلْتُ رَجُلٌ يَأْتَسِي بِقَوْلِ قِيلَ قَبْلَهُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ فَذَكَرْتَ أَنْ لَّا قُلْتُ فَلَوْكَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ أَبِيْهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَ مَاقَالَ ؟فَذَكَرْتَ أَنْ لَّا فَقَدْ أَعْرِفُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللهِ وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ فَذَكَرْتَ أَنَّ ضُعَفَاءَهُمُ اتَّبَعُوْهُ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ أَيَزِيْدُوْنَ أَمْ يَنْقُصُوْنَ ؟فَذَكَرْتَ أَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذَلِكَ أَمْرُ الْإِيْمَانِ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ أَيَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِيْنِهِ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ فَذَكَرْتَ أَنْ لَّا وَكَذَلِكَ الْإِيْمَانُ حِيْنَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ؟ فَذَكَرْتَ أَنْ لَّا وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَاتَغْدِرُ

نے کہا: ایمان لانے کے بعد اس (نبی) کے دین کو برا سمجھتے ہوئے کوئی پھر بھی جاتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا: اس نے جو بات کہی ہے (کہ میں اللہ کا نبی ورسول ہوں) اس سے پہلے کبھی تم لوگوں نے اسے جھوٹ بولتے ہوئے دیکھا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ کہنے لگا: کیا وہ عہد شکنی کرتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ البتہ اب اس نے ایک مدت کیلئے صلح کی ہے معلوم نہیں کہ وہ کیا کریگا؟ ابوسفیان کہتے ہیں مجھے (دورانِ گفتگو) کوئی بات شامل کرنے کا موقع نہیں ملا بجز اس بات کے۔ اس نے کہا: تمہاری اس سے کبھی لڑائی بھی ہوئی ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: اس کے ساتھ تمہاری لڑائی کیسی رہی؟ میں نے کہا: ہمارے اور اس کے درمیان لڑائی ڈولوں کی طرح رہی ہے وہ ہمارا نقصان کرتا ہے اور ہم اس کا نقصان کرتے ہیں۔ کہنے لگا: وہ تم لوگوں کو کس بات کا حکم دیتا ہے؟ میں نے کہا: وہ یہ کہتے ہیں: تم اکیلے اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور اپنے باپ دادوں کی (شرک کی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَأَلْتُكَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ ؟ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ فَإِنْ كَانَ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ لَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّهُ مِنْكُمْ فَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ .

ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِيْ بُعِثَ بِهِ دِحْيَةُ إِلَى عَظِيْمِ بُصْرَى فَدَفَعَهُ إِلَى هِرَقْلَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيْسِيِّيْنَ وَ ﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ

باتیں چھوڑ دو، اور وہ ہمیں نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے، صدقہ وخیرات کرنے، حرام کاری سے بچنے اور صلہ رحمی کرنے کا حکم کرتا ہے۔ تب ہرقل نے اپنے مترجم سے کہا: اس (ابوسفیان) سے کہو: میں نے تجھ سے اس (محمد ﷺ) کے خاندان کے بارے میں پوچھا ہے، تم نے کہا: وہ ہم میں عالی خاندان ہے اور نبی ورسول (ہمیشہ سے) اپنی قوم میں عالی خاندان میں سے بھیجے جاتے ہیں۔ میں نے تجھ سے پوچھا: یہ بات تم سے پہلے کسی نے کہی تھی؟ تو نے کہا: نہیں۔ اس سے میرا مطلب یہ تھا کہ اگر ان سے پہلے کسی دوسرے نے یہ بات کہی ہوتی (یعنی نبوت کا دعویٰ کیا ہوتا) تب میں یہ کہتا کہ یہ شخص اگلی بات کی پیروی کرتا ہے۔ میں نے تجھ سے پوچھا: اس کے آباء واجداد میں سے کوئی بادشاہ گذرا ہے؟ تو نے کہا: نہیں۔ اس سے میرا مطلب یہ تھا کہ اگر ان کے آباء واجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوگزرا ہے تو میں یہ سمجھ لوں کہ یہ شخص (نبوت کا بہانہ) کرکے اپنے باپ کی بادشاہت لینا چاہتا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوْا اشْهَدُوْا بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴾

قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ وَفَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِيْ حِيْنَ أُخْرِجْنَا لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِيْ كَبْشَةَ إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتّٰى أَدْخَلَ اللهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ وَكَانَ ابْنُ النَّاطُوْرِ صَاحِبُ إِيْلِيَاءَ وَهِرَقْلَ سُقُفًّا عَلٰى نَصَارَى الشَّامِ يُحَدِّثُ أَنَّ هِرَقْلَ حِيْنَ قَدِمَ إِيْلِيَاءَ أَصْبَحَ يَوْمًا خَبِيْثَ النَّفْسِ فَقَالَ بَعْضُ بَطَارِقَتِهِ قَدِ اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ قَالَ ابْنُ النَّاطُوْرِ وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً يَنْظُرُ فِي النُّجُوْمِ فَقَالَ لَهُمْ حِيْنَ سَأَلُوْهُ إِنِّيْ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ حِيْنَ نَظَرْتُ فِي النُّجُوْمِ مَلِكَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ فَمَنْ يَخْتَتِنُ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَالُوْا لَيْسَ يَخْتَتِنُ إِلَّا الْيَهُوْدُ فَلَا يُهِمَّنَّكَ شَأْنُهُمْ وَاكْتُبْ إِلٰى مَدَائِنِ مُلْكِكَ

اور میں نے تجھ سے یہ پوچھا کہ اس بات (دعوی نبوت) سے پہلے تم لوگوں نے انہیں جھوٹ بولتے ہوئے سنا ہے؟ تو نے کہا: نہیں۔ تو اب میں نے سمجھ لیا کہ ایسا شخص کبھی نہیں ہوسکتا کہ لوگوں پر تو جھوٹ باندھنے سے پرہیز کرے اور اللہ پر جھوٹ باندھے۔ اور میں نے تجھ سے یہ پوچھا: کیا بڑے (امیر وثروت مند) لوگوں نے ان کی پیروی کی ہے یا غریب اور کمزور لوگوں نے؟ تو نے کہا: غریب لوگوں نے ان کی پیروی اختیار کر رکھی ہے اور انبیاء کرام کے پیروکار اکثر غریب لوگ ہی ہوتے ہیں۔ میں نے تجھ سے پوچھا: یہ (پیروکار) بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں؟ تو نے کہا: بلکہ وہ (دن بدن) بڑھ رہے ہیں، اور ایمان کا یہی حال رہتا ہے کہ جب تک وہ پورا ہو۔ اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ: کوئی اس کے دین میں آ کر پھر اس کو برا سمجھ کر اس سے پھر بھی جاتا ہے؟ تو نے کہا: نہیں۔ اور ایمان کا یہی حال ہوتا ہے کہ جب اس کی لذت دل میں سما جاتی ہے (تو پھر نکلتی نہیں) اور میں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَقْتُلُوْا مَنْ فِيْهِمْ مِنَ الْيَهُوْدِ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى أَمْرِهِمْ أُتِيَ هِرَقْلُ بِرَجُلٍ أَرْسَلَ بِهِ مَلِكُ غَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهُ هِرَقْلُ قَالَ اذْهَبُوْا فَانْظُرُوْا مُخْتَتِنٌ هُوَ أَمْ لَا فَنَظَرُوْا إِلَيْهِ فَحَدَّثُوْهُ أَنَّهُ مُخْتَتِنٌ وَسَأَلَهُ عَنِ الْعَرَبِ فَقَالَ هُمْ يَخْتَتِنُوْنَ فَقَالَ هِرَقْلُ هٰذَا مَلِكٌ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ إِلٰى صَاحِبٍ لَهُ بِرُوْمِيَةَ وَكَانَ نَظِيْرَهُ فِي الْعِلْمِ وَسَارَ هِرَقْلُ إِلٰى حِمْصَ فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ حَتّٰى أَتَاهُ كِتَابٌ مِنْ صَاحِبِهِ يُوَافِقُ رَأْيَ هِرَقْلَ عَلٰى خُرُوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَّهُ نَبِيٌّ فَأَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّوْمِ فِيْ دَسْكَرَةٍ لَهُ بِحِمْصَ ثُمَّ أَمَرَ بِأَبْوَابِهَا فَغُلِّقَتْ ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّوْمِ هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ وَأَنْ يَثْبُتَ مُلْكُكُمْ فَتُبَايِعُوْا هٰذَا النَّبِيَّ فَحَاصُوْا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ فَوَجَدُوْهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَلَمَّا رَأٰى هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ وَأَيِسَ مِنَ الْإِيْمَانِ قَالَ رُدُّوْهُمْ

تجھ سے پوچھا: وہ عہد شکنی کرتا ہے؟ تو نے کہا: نہیں۔ اور نبی ورسول ایسے ہی ہوتے ہیں وہ عہد شکنی نہیں کرتے۔ اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ: وہ تم لوگوں کو کس بات کا حکم دیتا ہے؟ تو نے کہا: وہ تم لوگوں کو حکم دیتا ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور بت پرستی سے تم کو منع کرتا ہے، اور نماز، زکوٰۃ، سچائی کا اور حرام کاری سے بچنے کا حکم دیتا ہے، اگر یہ بالکل سچ اور حق ہے (جو تو نے سوالات کے جوابات دیئے ہیں) تو وہ عنقریب اس جگہ کا مالک ہو جائیگا جہاں میرے یہ دونوں پاؤں ہیں (یعنی ملک شام کا) اور میں جانتا تھا کہ یہ نبی آنے والا ہے لیکن میں یہ نہیں سمجھتا تھا کہ وہ تم میں سے ہوگا۔ پھر اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ میں ان تک پہنچ جاؤنگا تو میں ان سے ملاقات کی ضرور کوشش کرونگا۔ اگر میں ان کے پاس (مدینہ میں) ہوتا تو ان کے پاؤں دھوتا۔ پھر اس (ہرقل) نے رسول اللہ ﷺ کا خط (مبارک) منگوایا جو آپ نے دحیہ (بن خلیفہ) کلبی کو دے کر (۶ھ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيَّ وَقَالَ اِنِّيْ قُلْتُ مَقَالَتِيْ آنِفًا أَخْتَبِرُ بِهَا شِدَّتَكُمْ عَلٰى دِيْنِكُمْ فَقَدْ رَأَيْتُ فَسَجَدُوْا لَهُ وَرَضُوْا عَنْهُ فَكَانَ ذٰلِكَ آخِرَ شَأْنِ هِرَقْلَ . ①

کو بصریٰ کے حاکم کو بھیجا تھا۔اس نے وہ خط ہرقل کو بھیجا ہرقل نے اسے پڑھا، اس میں یہ لکھا تھا۔شروع اللہ کے نام سے جو بڑا رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے، محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے ہرقل روم کے رئیس کی طرف (یہ بھیجا جارہا ہے) ہرقل کو معلوم ہونا چاہئے کہ جو سیدھے راستے پر چلے اس پر سلام، اما بعد: میں تجھے اسلام کے کلمے ''لا إلٰہ إلا اللہ محمد رسول اللہ'' کی طرف بلاتا ہوں۔ اسلام قبول کرلے تو بچارہیگا۔اللہ تعالیٰ تجھے دہرا ثواب عطا فرمائیگا، اگر تو نے یہ بات نہ مانی تو تیری رعایا (کے اسلام قبول نہ کرنے کا) گناہ بھی تجھ پر ہوگا، اور پھر یہ آیت لکھی: ''اے اہل کتاب! اس بات پر آجاؤ جو ہمارے مابین متفق علیہ ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں اور اللہ کو چھوڑ کر ہم میں سے کوئی دوسرے کو معبود نہ بنائے پھر اگر وہ (اس بات کو) نہ مانیں تو تم (اے مسلمانو!) ان سے کہہ دو: گواہ رہنا ہم تو

① رواه البخاري ، كتاب بدء الوحي ، باب (٦) الرقم:٧/ واللفظ له/ مسلم كتاب الجهاد والسير ، باب كتاب النبي ﷺ إلى هرقل يدعوه إلى الإسلام، الرقم:١٧٧٣

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ایک اِلٰہ کے) تابعدار ہیں۔
ابوسفیان نے کہا: جب ہرقل کو جو کہنا تھا وہ کہہ چکا اور خط پڑھ چکا تو اس کے ہاں بہت شور مچا اور آوازیں بلند ہوئیں اور ہمیں باہر نکال دیا گیا، میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: (جب ہم باہر نکال دیئے گئے) ابوکبشہ کے بیٹے کا بڑا درجہ ہوگیا ہے، اس سے تو روم کا بادشاہ بھی ڈرنے لگا ہے (اس روز سے) مجھے برابر یقین رہا کہ رسول اللہ ﷺ ضرور غالب ہوں گے یہاںتک کہ اللہ نے مجھے اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمادی۔ (زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں) ابن ناطور جو ایلیاء کا حاکم اور ہرقل کا مصاحب اور شام کے نصاریٰ کا پیروکار تھا وہ بیان کرتا تھا کہ ہرقل جب ایلیاء (بیت المقدس) میں آیا تو ایک دن صبح کو رنجیدہ اٹھا، اس کے بعض مصاحبوں نے کہا (کیوں خیر تو ہے) ہم دیکھتے ہیں (آج) تیری صورت اتری ہوئی ہے، ابن ناطور نے کہا: ہرقل نجومی تھا اسے ستاروں کا علم تھا، جب لوگوں نے اس سے پوچھا (تو رنجیدہ کیوں ہے؟) تو وہ کہنے لگا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے آج رات ستاروں پر نظر ڈالی (ایسا لگا) کہ ایک ختنہ کرنے والوں کا بادشاہ غلبہ پاچکا ہے تو اس زمانے والوں میں کون لوگ ختنہ کرتے ہیں؟ اس کے مصاحب کہنے لگے: یہودیوں کے علاوہ تو کوئی ختنہ نہیں کرتا۔ اور تم ان کی فکر نہ کرو، اور اپنے علاقہ کے شہروں میں (وہاں کے گورنروں کو) لکھ بھیجیں کہ ان کے پاس جتنے بھی یہودی ہیں ان کو مار ڈالیں، یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک شخص کو ہرقل کے پاس لائے جسے غسان کے بادشاہ (حارث بن ابی شمر) نے بھیجا تھا، وہ رسول اللہ ﷺ کا حال بیان کرتا تھا، جب ہرقل نے تمام حالات سن لئے تو اپنے لوگوں سے کہنے لگا، اس شخص کو ذرا دیکھو اس کا ختنہ ہوا ہے یا نہیں؟ انہوں نے اسے دیکھا اور پھر ہرقل کے پاس جاکر بیان کیا کہ اس کا ختنہ ہوا ہے۔ ہرقل نے اس سے پوچھا: عرب ختنہ کرتے ہیں اس نے کہا: ہاں۔ وہ ختنہ کرتے ہیں، تب ہرقل نے کہا: یہی شخص (یعنی نبی ﷺ) اس امت کے بادشاہ ہیں جو غالب ہونے والے ہیں،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ہرقل نے اپنے ایک دوست (ضغاطر) کو رومیہ میں لکھا وہ علم میں ہرقل کا ہم پلہ تھا، اور ہرقل خود (شہر) حمص گیا، ابھی حمص سے نکلا نہیں تھا کہ اس کے دوست (ضغاطر) کا خط اسے پہنچا، اس کی رائے بھی رسول اللہ ﷺ کے ظاہر ہونے میں ہرقل کی رائے کے موافق تھی۔ یعنی کہ رسول اللہ ﷺ اللہ کے سچے نبی ہیں، آخر ہرقل نے روم کے سرداروں کو اپنے حمص کے محل میں آنے کی اجازت دی (جب وہ آگئے) تو دروازوں کو بند کر دیا اور پھر اوپر بالاخانے میں برآمد ہوا اور کہنے لگا: رومیو! کیا تم اپنی کامیابی اور بھلائی اور بادشاہت پر قائم رہنا چاہتے ہو؟ اگر ایسا ہے تو اس (عرب کے) نبی کی متابعت اختیار کرلو۔ یہ سنتے ہی وہ لوگ جنگلی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف لپکے، دیکھا کہ وہ بند ہیں، جب ہرقل نے دیکھا کہ ان کو ایمان سے ایسی نفرت ہے اور ان کے ایمان لانے سے مایوس ہوگیا تو کہنے لگا: ان سرداروں کو پھر میرے پاس لاؤ (جب وہ آگئے) تو کہنے لگا: میں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابھی جو بات تم سے کہی تھی وہ تم لوگوں کو آزمانے کیلئے کی تھی کہ تم لوگ اپنے دین (نصرانیت) میں کتنے مضبوط ہوں، سو میں دیکھ چکا۔تب سب نے اسے سجدہ کیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے یہ ہرقل کا آخری حال تھا۔

چند مستنبط مسائل و فوائد

حدیث مذکور سے بہت سے فوائد و مسائل، احکامات اور نصائح مستنبط ہوتی ہیں، نہایت اختصار کے ساتھ یہاں چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

① ہرقل (قیصر روم) نے ابوسفیان بن حرب سے "أیھم أقرب نسبا" کے ساتھ جو سوال کیا تھا، سو اس کے دو فائدے ہیں:

الف: ایک یہ کہ ہر شخص اپنے قریبی رشتہ داروں کو دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ جانتا ہے اس قاعدے کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی ذات و نسب کو ان لوگوں (جن کی موجودگی میں ہرقل نے ابوسفیان سے سوالات کیے تھے) میں سے ابوسفیان سب سے زیادہ جانتا تھا۔

ب: دوسرا یہ کہ رسول اللہ ﷺ کے نسب کے بارے میں ابوسفیان کیلئے جھوٹ بولنا بہت ہی دشوار تھا کیونکہ ابوسفیان خود بھی اس کی زد میں آسکتا تھا، یہی وجہ ہے کہ ابوسفیان نے جواب میں کہا: "ھو فینا ذو نسب" اس جملہ سے اس نے نبی اکرم ﷺ کے حسب و نسب کو کما حقہ بیان کر دیا۔

② حدیث فوق الذکر سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ انبیاء و رسل علیہم السلام قوموں کے اشراف اور اعلیٰ و ارفع درجہ کے خاندانوں میں سے منتخب کر کے بھیجے جاتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ چیز انبیاء و رسل علیہم السلام کی دعوت کیلئے مؤثر و مثمر ہوتی ہے کیونکہ اقوام عالم عموماً اپنے سے پست اور نچلے طبقے کے لوگوں کی مطیع و تابعدار نہیں ہوتیں۔لہذا حکمت الٰہی کا یہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقاضا ہوا کہ انبیاء و رسل علیہم السلام ہمیشہ سے اعلیٰ وارفع خاندانوں سے چن کر منتخب کیے جائیں اس نکتہ کے پیش نظر ہرقل (قیصر روم) نے کہا:"وكذلك الرسل تبعث في نسب قومها"

③ حدیث مافوق سے یہ بھی ثابت ہوا کہ انبیاء و رسل علیہم السلام کے تابعدار ضعیف وکمزور لوگ ہوا کرتے ہیں کیونکہ اشراف اور بڑے لوگ اکثر و بیشتر اپنے اوپر ہم مثل وہم پلہ لوگوں کی اطاعت و تابعداری کو گوارا نہیں کرتے، اس کے برعکس ضعیف وکمزور لوگ اپنے سے اعلیٰ وارفع طبقے کے لوگوں کی اطاعت و پیروی سے نفرت نہیں کرتے، یہی وجہ ہے کہ انبیاء ورسل علیہم السلام کی اطاعت و پیروی اور اتباع حق کیلئے سب سے زیادہ یہی کمزور لوگ ہی سبقت لے جاتے ہیں اس حقیقت کے پیش نظر ہرقل نے کہا:"وهم اتباع الرسل"

④ حدیث مذکور سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص براہین قاطعہ اور پوری بصیرت کے ساتھ ایک صحیح اور محقق نظریہ کو اپناتا اور قبول کرتا ہے تو پھر وہ مشکلات کے باوجود اسے چھوڑنے کیلئے تیار نہیں ہوتا۔ اس کے پیش نظر ہرقل نے کہا:"وكذلك الإيمان حين تخالط بشاشة القلوب"

⑤ مذکورہ حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء و رسل علیہم السلام غدر اور دھوکہ نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ اپنی ان برگزیدہ ہستیوں کو صفات رذیلہ سے منزہ و پاک رکھتا ہے، جبکہ غدر (عہد شکنی) ایک رذیلہ صفت ہے جو انبیاء و رسل علیہم السلام کے شایان شان نہیں، اسی کے پیش نظر قیصر روم نے کہا:"وكذلك الرسل لاتغدر"

⑥ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء و رسل علیہم السلام دنیا میں بڑے بڑے مصائب وشدائد اور مشکلات ومحن کے ساتھ آزمائے جاتے ہیں، اور وہ ہمیشہ ابتلاء وامتحان میں کامیاب وسرخرو ہوتے ہیں اسی حقیقت کی طرف ان الفاظ سے اشارہ کیا گیا ہے:"وكذلك الرسل تبتلى ثم تكون لهم العاقبة"

⑦ حدیث مذکور سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کفار سے قتال ولڑائی سے پہلے ان کو اسلام کی دعوت دی جائے اسلام کی دعوت دو طرح کی ہے، ایک واجب، دوسری مستحب۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الف : اگر اس وقت تک کفار کو دعوت نہیں پہنچی تو قتال سے پہلے ان کو دعوت دینا واجب ہے تاکہ ان پر حجت پوری ہو جائے۔

ب : اگر کفار کو اس سے پہلے دعوت دی جا چکی ہے تو پھر لڑائی سے پہلے دعوت دینا مستحب ہے۔

⑧ اس حدیث سے خبر واحد کے حجت ہونے کا ثبوت ملتا ہے اور بشمول محدثین جمہور علماء کا یہی مذہب ہے، چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ خبر واحد حجت اور واجب العمل ہے، اگر اسے حجت تسلیم نہ کیا جائے تو دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو بھیجنے کا کوئی فائدہ نہیں، بلکہ امام نووی رحمہ اللہ نے خبر واحد کی حجیت پر معتد بہ علماء کے اجماع کا دعویٰ کیا ہے، اگرچہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے، فقہاء کا ایک طبقہ خبر واحد کی حجیت کا قائل نہیں، مذکورہ حدیث ان پر حجت ہے۔ واللہ أعلم

⑨ حدیث فوق الذکر سے خطوط و مکاتیب اور ہر ذی شان معاملہ میں ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' لکھنے اور پڑھنے کا استحباب ثابت ہوتا ہے خواہ مکتوب إلیہ کافر و غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو۔

⑩ دشمن کی سرزمین میں قرآن مجید کی چند آیات کے ساتھ سفر کرنے کا ثبوت، البتہ پورا قرآن دشمن کی سرزمین میں ساتھ لیجانے کی ممانعت ہے بالخصوص جب کفار سے قرآن کی بے حرمتی کا احتمال ہو، لیکن اگر چند آیات لکھ کر کفار کی طرف مکتوب بھیجا جاتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ یہ جائز ہے۔ جیسا کہ اس حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نامہ مبارک میں سورۂ آل عمران کی چند آیات بھی لکھی تھیں۔

⑪ حدیث مذکور سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خطوط و مکاتیب میں مکتوب إلیہ کے القابات و خطابات میں افراط و تفریط سے اجتناب کیا جائے، جیسا کہ آج کل عوام و خواص میں یہ رواج ہے کہ جب کوئی شخص کسی بڑے صاحب جاہ و منصب کو خط لکھتا ہے تو اس کیلئے بے تحاشا القابات و خطابات استعمال کرتا ہے، مثلاً: اس طرح لکھا جاتا ہے، علامۃ الدھر، جناب تقدس مآب، حضرت مولانا مرشدنا وھادینا، مجمع الفضائل والمناقب، حضرت عالی مقام، قبلہ وکعبہ، جناب عزت مآب، پیر کامل، عارف باللہ، وغیرہ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افراط سے اجتناب کرتے ہوئے ہرقل (قیصر روم) کیلئے صرف "عظیم روم" (بادشاہ روم) کا لفظ استعمال کیا، اور وہ واقع میں روم کا بادشاہ تھا، اور آپ ﷺ نے یہ لقب لکھ کر تفریط سے بھی اجتناب کیا ہے۔ لہذا ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾① کے قاعدہ کے مطابق اس امر میں بھی آپ ﷺ کی اتباع ضروری ہے۔

⑫ حدیث مذکور سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اصل سنت (طریقہ) یہ ہے کہ خط بھیجنے والا پہلے اپنا نام لکھے، بعد میں مکتوب لالیہ کا نام لکھے۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے کیا۔

⑬ اس حدیث سے کلام میں ایجاز واختصار کے استحباب کا ثبوت ملتا ہے، اور یہ بات اس خط میں نبی ﷺ کے اس فرمان "اسلم تسلم" سے واضح ہے، آپ ﷺ کا یہ فرمان فصاحت وبلاغت کا اعلیٰ مقام رکھتا ہے کہ الفاظ کتنے مختصر ہیں اور معانی کتنے وسیع ہیں۔

⑭ حدیث سابق سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کا کوئی شخص اگر آخری نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لاتا ہے تو اللہ کے ہاں دُہرے اجر کا مستحق ہوگا جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: "اسلم يؤتك الله اجرك مرتين" نیز قرآن مجید میں بھی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾②

ترجمہ: "اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، وہ تمہیں اپنی رحمت سے دہرا حصہ دیگا"

اور اہل کتاب کے تضاعف اجر کے متعلق ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ کا یوں ارشاد ہے:

﴿أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا﴾③

"یہ لوگ دیئے جائیں گے اپنا اجر دوبار بوجہ اس کے کہ انہوں نے صبر کیا"

---

① سورة الأحزاب:٢١
② سورة الحديد:٢٨
③ سورة القصص:٥٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑮ حدیث ماتقدم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص خود گمراہ ہے اور دوسرے بالخصوص ماتحتوں کی گمراہی کا سبب بن کران کی ہدایت کیلئے مانع اور رکاوٹ ہے ان سب کا گناہ اس پر بھی ہوگا، جیسا کہ اس حدیث میں فرمان نبوی ہے:"وان تولیت فان علیك اثم الاریسیین"

⑯ حدیثِ مذکور میں خط وکتابت اور خطبوں میں لفظ''امابعد'' کے استحباب کا ثبوت ملتا ہے۔

⑰ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کافروں کے ساتھ خطوط ومراسلات میں ان کو متعین ومخاطب کر کے سلام نہیں لکھنا چاہے، اس لئے کہ وہ سلامتی کے اہل ومستحق نہیں، یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے نامہ مبارک میں"السلام علیکم" کے بجائے "سلام علی من اتبع الهدی" لکھا۔

⑱ مذکورہ واقعہ میں ابوسفیان نے اپنے ساتھیوں سے گفتگو کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کیلئے" ابن ابی کبشة " کا لفظ استعمال کیا ہے، اس سے کون مراد ہے؟

الجواب: اس ابوکبشہ کے بارے میں بہت سارے اقوال وآراء ہیں جن کو امام نووی رحمہ اللہ نے بالتفصیل ذکر کیا ہے ہم یہاں کچھ کا تلخیص واختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں:

الف: بعض نے کہا یہ ابوکبشہ قبیلہ خزاعہ کا ایک شخص تھا جو"اَلشِعْریٰ" بت کی پرستش کیا کرتا تھا، عرب قبائل میں سے کوئی دوسرا شخص اس بت کی عبادت میں اس کی موافقت نہیں کرتا تھا، اور اس''الشعریٰ'' بت کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے:﴿ وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴾ ①

اس بت کے اس پجاری کی کنیت ابوکبشہ تھی، جیسا کہ اوپر ذکر ہوا مشرکین مکہ نبی اکرم ﷺ کو اس کے ساتھ اس لئے تشبیہ دیا کرتے تھے کہ نبی ﷺ مشرکین کے دین اور نظریہ کے مخالف تھے جیسا کہ ابوکبشہ اپنے دور میں عربوں کے دین کا مخالف تھا۔

ب: بعض کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے نانا وھب بن عبدمناف کی کنیت ابوکبشہ تھی، تو آپ ﷺ کو اس کی طرف منسوب کردیا جاتا تھا۔

---

① (سورۃ النجم:٤٩)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج : بعض اہل علم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے رضاعی باپ الحارث بن عبدالعزیٰ السعدی کی کنیت ابو کبشہ تھی، تو مشرکین آپ کو آپ کے رضاعی باپ کی کنیت کی طرف منسوب کر کے ابن ابی کبشہ کہا کرتے تھے، اور عام طور پر یہی زیادہ مشہور ہے، واللہ اعلم، ان کے علاوہ بھی چند اقوال اور بھی ہیں مگر ہم صرف انہی پر اکتفاء کرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا قصہ

سورۃ الفاتحہ کی فضیلت کا قصہ

تمہید: اصل واقعہ یوں ہے کہ ایک صحابی ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے، دورانِ نماز رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کیلئے انہیں آواز دی مگر وہ اپنی نماز میں مشغول رہے اور آپ کو کوئی جواب نہیں دیا، جب ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر، عرض کیا: یارسول اللہ! ﷺ آپ کی پکار کے وقت میں نماز میں مشغول تھا اس لئے آپ کو جواب نہ دے سکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا اللہ نے نہیں فرمایا: (اے ایمان والو!) اللہ اور اس کے رسول کی اجابت کرو جب وہ تمہیں پکاریں؟ ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر نبی ﷺ نے مجھ سے کہا: اے ابوسعید! میں تجھے مسجد کے نکلنے سے پہلے ایک ایسی سورت بتاؤں گا جو قرآن کی تمام سورتوں میں نہایت عظیم سورت ہے، پھر رسول اللہ ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر جانے لگے، جب مسجد سے نکلے تو میں نے کہا: یارسول اللہ! آپ نے مجھ سے یہ نہیں کہا تھا کہ میں تجھے قرآن کی عظیم ترین سورت بتلاؤں گا؟ آپ نے ''الحمد للہ'' پڑھ کر ارشاد فرمایا اور یہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

اب پیش خدمت ہے اصل واقعہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن أبي سعيد بن المعلیٰ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ أُجِبْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّيْ فَقَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ: ﴿ إِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ ﴾(الأنفال:٢٤) ثُمَّ قَالَ لِيْ لَأُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّوَرِ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَهُ أَلَمْ تَقُلْ لَأُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ أَعْظَمُ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَالَ:"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُوْتِيْتُهُ. ①

ترجمہ: ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا، میں آپ کے بلانے پر حاضر نہ ہوا (جب نماز سے فارغ ہوا اس وقت آیا) میں نے کہا: یارسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا (اس لئے اس وقت اجابت نہ کرسکا) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا: ''اللہ کا اور رسول کا حکم مانو جب وہ رسول تمہیں بلائیں۔ آپ نے پھر مجھے فرمایا: میں تجھے مسجد سے نکلنے سے پہلے ایک سورت بتلاؤنگا جوقرآن کی سورتوں میں ایک عظیم سورت ہے، پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا، جب نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے آپ سے کہا: آپ نے کہانہیں تھا میں تجھے ایک سورت بتلاؤنگا جوقرآن کی بہت عظیم سورت ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ ''الحمد للہ رب العالمین'' (سورة الفاتحہ) ہے، یہی "السبع المثانی" ہے اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دی گئی ہے۔

①رواه البخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب ماجاء فی فاتحة الکتاب، الرقم:٤٤٧٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند فوائد و مسائل

① حدیث مذکور سے یہ بات واضح ہوئی کہ سورۃ الفاتحہ علی الاطلاق قرآن کریم کی سب سے عظیم سورت ہے۔

② اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کی اتباع اور آپ کے حکم کی تعمیل اُمت پر فرض عین ہے، یہاںتک کہ اگر کوئی شخص کسی عبادت میں مصروف ہے تو اس پر بھی فرض ہے کہ وہ آپ کے حکم کی تعمیل کرے۔ سورۃ الانفال کی اس آیت کریمہ سے جب یہ ثابت ہو رہا ہے کہ نماز جیسی عبادت کے دوران بھی نبی ﷺ کے ارشاد کی تعمیل فرض ہے تو وائے ان مقلدین حضرات پر جو ائمہ مجتہدین کے اجتہادات پر عمل پیرا ہیں مگر رسول اکرم ﷺ کے بلاوے کی طرف رخ کرنے کیلئے تیار نہیں حالانکہ ان مجتہدین کے اقوال و فرمودات پر عمل کرنا ان پر فرض ہے نہ سنت اور نہ ہی مستحب، جبکہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت بموجب نص قرآنی فرض عین ہے۔

③ حصول علم پر حرص: حدیث فوق الذکر سے حصولِ علم پر صحابی کا شدید حرص معلوم ہوتا ہے، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے جب ابوسعید بن معلّیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں تجھے مسجد سے نکلنے سے پہلے ایک عظیم سورت بتلاؤنگا۔ تو ابوسعید بن معلّیٰ رضی اللہ عنہ نے فوری طور پر نبی ﷺ کو یاددہانی کرائی جب آپ مسجد سے نکلنے والے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا قصہ

نبی ﷺ اور ابوبکر صدیق وعمر رضی اللہ عنہما کا بھوک کی وجہ سے گھر سے نکلنے کا قصہ

تمہید: نبی کریم ﷺ کے ساتھ مختلف حالات پیش آتے رہے ہیں، بعض اوقات آپ نے فاقے کیے اور بعض اوقات جی بھر کر کھانا کھایا، ایسے حالات بھی آپ کو پیش آئے کہ تین ماہ گزر جاتے مگر آپ کے گھر میں چولہا ہی نہیں جلتا تھا، کھجوروں اور پانی پر گزارہ کرتے رہتے، یہی حال بعض صحابہ کا بھی تھا کہ وہ بعض اوقات فاقے کرنے پر مجبور ہو جاتے، چنانچہ پیش آمدہ واقعہ میں نبی کریم ﷺ اور ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما کا بھوک کی حالت میں گھر سے نکلے اور ایک انصاری صحابی (مالک بن التیہان رضی اللہ عنہ) کے گھر پر گئے اور اس نے ان کی ضیافت کی، مزید تفصیل آنے والے قصہ میں ملاحظہ کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عـن أبی ھریرۃ ﷺ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ وَأَنَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَأَخْرَجَنِي الَّذِيْ أَخْرَجَكُمَا . قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَهُ فَأَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِيْ بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَيْنَ فُلَانٌ؟ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّيْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ هٰذِهِ وَأَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوْا وَرَوَوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن یا ایک رات کو باہر نکلے، آپ نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، پوچھا: اس وقت تم کیوں نکلے ہو؟ انہوں نے کہا: یارسول اللہ! بھوک کے مارے نکلے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے بھی اسی چیز نے نکالا ہے جس نے تم کو نکالا ہے۔ اٹھو، چنانچہ وہ اور آپ ساتھ چل پڑے، آپ ﷺ ایک انصاری کے دروازے پر آئے، وہ تو گھر پر نہیں تھے، البتہ ان کی بیوی نے آپ کو دیکھ لیا۔ اس نے کہا: خوش آمدید! آپ ﷺ نے فرمایا: فلاں کہا ہے؟ (یعنی اس کے خاوند کا پوچھا) اس نے کہا: وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں، اتنے میں وہ انصاری بھی آگیا، اس نے آپ ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا تو کہا: اللہ کا شکر ہے، آج کے دن کسی کے پاس ایسے باعزت مہمان نہیں ہیں جیسے میرے پاس ہیں، پھر وہ گیا اور کھجور کا ایک خوشہ لیکر آیا، جس میں گدر، سوکھی اور تازہ کھجوریں تھیں،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى أَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ. ①

کہنے لگا اس میں سے کھاؤ، پھر اس نے چھری لی، آپ نے فرمایا: دیکھنا دودھ دینے والی بکری مت کاٹنا، اس نے ایک بکری کاٹی، سب نے اس کا گوشت کھایا، اور کھجوریں بھی کھائیں، اور پانی بھی پیا۔ جب کھانے پینے سے سیر ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سے قیامت کے دن اس نعمت کا ضرور سوال ہوگا، تم اپنے گھروں سے بھوک کے مارے نکلے تھے پھر تم واپس نہیں گئے یہاںتک کہ تمہیں یہ نعمت ملی۔

اس حدیث کے چند فوائد وعبر

① مذکورہ بالا حدیث سے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اکابر صحابہ کی بھوک اور معیشت کی تنگی کا ثبوت ملتا ہے، آپ ﷺ اور صحابہ پر بعض اوقات ایسے حالات بھی آتے کہ گھر میں کھانے کیلئے کچھ بھی نہ ہوتا۔

افسوس صد افسوس ہمارے برصغیر کے ان بدعقیدہ اور مشرک خیال نام نہاد مسلمانوں پر جو رسول اللہ ﷺ کو مختار کل سمجھتے ہیں۔

یا سبحان اللہ! بھلا وہ ذات جسے بعض اوقات گھر میں کھانے کو کچھ نہ ملے اور گھر سے باہر اس لئے نکل کھڑے ہوں تاکہ اپنے کسی دوست وساتھی کے ہاں جا کر مہمان بنیں اور

① رواه مسلم: كتاب الأشربة، باب جواز استتباعه غيره إلى دار من يثق برضاه بذلك وبتحققه تحققًا تاما واستحباب الإجتماع على الطعام، الرقم: ٢٠٣٨

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھوک مٹا سکیں، بھلا ایسی ذاتِ مختارِ کل کیسے ہوسکتی ہے؟ حاشا وکلا، ہرگز نہیں، بلکہ مختارِ کل تو وہ ذات بابرکت ہے جو سب کو کھلاتا ہے مگر خود اس کو کھانے کی حاجت ہی نہیں، یہ اس کی صفت ہے: ﴿ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ﴾ ① وہ کھلاتا ہے اسے کھلایا نہیں جاتا۔

اگر وہ ساری مخلوقات کو نیست و نابود کردے تو نہ کوئی اسے روک سکتا ہے اور نہ کوئی اس سے پوچھ سکتا ہے۔

﴿ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ﴾ ②

ترجمہ: ''اے نبی! آپ فرمادیں: کون ہے جو اللہ سے کسی چیز کا اختیار رکھتا ہے، اگر وہ مسیح بن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) اور ان کی والدہ اور زمین پر موجود سب کچھ کو ہلاک کردے؟''

ہاں مختارِ کل وہ ہے کہ جو اپنی مخلوق میں جو بھی فیصلہ کرے تو اس کے فیصلے پر نظر ثانی نہیں ہوسکتی، جیسا کہ اس کا فرمان ہے:

﴿ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴾ ③

ترجمہ: ''اور اللہ فیصلہ کرتا ہے کوئی اس کے فیصلہ کو پیچھے ٹالنے والا نہیں''

ہاں مختارِ کل وہ ہے کہ جو اگر ساری مخلوقات کو نیست و نابود کردے تو ان کے بدلہ اور انتقام سے خوفزدہ نہیں ہوتا، جیسا کہ اس کا فرمان ہے:

﴿ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا. وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴾ ④

ترجمہ: ''پھر الٹ مارا ان پر ان کے رب نے بسبب ان کے گناہوں کے پھر برابر کردیا سب کو اور وہ نہیں ڈرتا پیچھا کرنے سے''

① سورة الأنعام:١٤ ② سورة:المائدة:١٧
③ سورة الرعد:٤١ ④ سورة الشمس:١٤، ١٥

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② اس حدیث سے مہمان کا "مرحباو أهلا" کے الفاظ سے اکرام واحترام کا ثبوت ملتا ہے۔

③ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ بوقت ضرورت اجنبیہ عورت سے کسی ضرورت وحاجت کے تحت کلام اور بات چیت کی جاسکتی ہے۔

جیسا کہ حدیث مذکور میں ہے: "قال لها رسول الله ﷺ أين فلان؟ قالت: ذهب"

④ حدیث مذکور سے حصول نعمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد کے استحباب کا ثبوت بھی ملتا ہے۔

⑤ حدیث فوق الذکر سے مہمان کے سامنے فرحت وخوشی کے اظہار کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

⑥ اس حدیث سے روٹی اور گوشت کے کھانے سے پہلے پھل فروٹ کے کھانے کے استحباب کا ثبوت ملتا ہے۔

⑦ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ تثنیہ پر جمع کا اطلاق جائز ہے اور ایسا کلام فصاحت وبلاغت کے درجہ سے گراہوا نہیں ہوتا، بلکہ کلام اپنی فصاحت وبلاغت ہی میں باقی رہتا ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما دو ہی تھے، مگر آپ نے بجائے "قوما" کہنے کے "قوموا" جمع کا صیغہ استعمال فرمایا، اور آپ ﷺ علی الاطلاق أفصح الناس ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھا قصہ

یہودی لڑکے کے آخری لمحات میں اسلام قبول کرنے کا قصہ

تمہید: رسول اللہ ﷺ بھٹکی انسانیت کو ہدایت کے راستہ پر لانے کی ہمہ وقت کوشش کرتے رہتے تھے، اس کیلئے آپ کو جو بھی موقعہ میسر آتا آپ اسے ضائع نہیں کرتے تھے، آئندہ کا واقعہ بھی اسی بات کی دلیل ہے کہ آپ کا ایک خدمت گزار یہودی بچہ بیمار ہوا، آپ اس کی عیادت کیلئے اس کے گھر تشریف لے گئے اور موقعہ دیکھ کر آپ نے اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی، اللہ نے اسے توفیق بخشی کہ وہ اسی وقت مشرف بہ اسلام ہو کر جہنم کی آگ سے بچ گیا، مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو آنے والا قصہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عـن أنـس رضى الله عنه قال:
كَـانَ غُلامٌ يَهُـوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَـمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهُ فَقَعَدَ عِـنْدَ رَأْسِـهِ فَقَالَ لَهُ أَسْلِمْ فَنَظَرَ إِلَى أَبِيْـهِ وَهُـوَ عِـنْـدَهُ فَـقَـالَ لَهُ أَطِعْ أَبَا الْـقَاسِمِ ﷺ فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُـوَ يَـقُـوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ. ①

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ایک یہودی بچہ نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، وہ بیمار ہوا، نبی ﷺ اس کے پاس آئے تا کہ اس کی عیادت کریں، آپ اس کے سر کے پاس بیٹھے، آپ نے اس سے کہا: مسلمان ہو جا! اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا وہ بھی اس کے پاس بیٹھا تھا، اس نے کہا: ابو القاسم ﷺ کا کہنا مان لو۔ چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا، آپ ﷺ باہر نکلے آپ فرما رہے تھے، اس اللہ کی حمد ہے جس نے اسے آگ سے بچا لیا۔

مذکورہ قصہ سے حاصل شدہ چند فوائد

① غیر مسلم سے خدمت لینے کا جواز: جیسا کہ رسول اللہ ﷺ اس یہودی بچے سے خدمت لیتے تھے۔

② غیر مسلم کی عیادت (بیمار پرسی) کا جواز: جیسا کہ اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس یہودی بچے کی عیادت کیلئے اس کے گھر تشریف لے گئے۔

③ رسول اللہ ﷺ کا اخلاق حسنہ: آپ ﷺ ایک کافر کے گھر بیمار پرسی کیلئے تشریف لئے گئے۔

④ اخلاص کے ثمرات: نبی اکرم ﷺ اس یہودی لڑکے کی عیادت کیلئے مخلص تھے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے اس بچے کو اسلام کی دولت عطا فرما دی۔

① رواه البخاري، كتاب الجنائز، باب اذا اسلم الصبي فمات هل يصلى عليه وهل يعرض على الصبي الاسلام، الرقم:١٣٥٦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤ اچھی صحبت کے اچھے اثرات: یہ یہودی بچہ جس نے کچھ عرصہ نبی کریم ﷺ کی خدمت گزاری کی، اس نے اس عرصہ میں آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق کریمہ کا بچشم خود مشاہدہ کیا۔ وہ قلبی طور پر تو اسلام سے متاثر تھا مگر والدین کے خوف سے ایمان کی نعمت سے محروم تھا، اب جب کہ تمام رکاوٹیں ختم ہوگئیں (کیونکہ باپ نے کہہ دیا "أطع أبا القاسم") تو وہ فوراً مشرف بہ اسلام ہوا، لہٰذا داعیان اسلام کو چاہیے کہ سب سے پہلے وہ اپنے اندر اخلاق رسول ﷺ پیدا کریں پھر دوسروں کو دعوت دیں تاکہ ان کی دعوت مؤثر ثابت ہو۔

⑥ ایمان بالقدر کا وجوب: حدیث مذکور سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ تقدیر پر ایمان لانا واجب ہے، کیونکہ یہ بچہ آبائی طور پر یہودی تھا اور اس نے اس وقت تک زندگی یہودی طور طریقے سے گذاری تھی، مگر اللہ تعالیٰ کے ہاں ازل میں اس کی تقدیر میں اسلام لکھا تھا لہٰذا یہ اپنی تقدیر کے مطابق آخری عمر میں مشرف بہ اسلام ہوکر دنیا سے رخصت ہوا، چنانچہ اس مسئلہ کی مزید وضاحت ایک طویل حدیث میں وارد ہے، ہم صرف اس حصہ کے نقل پر اکتفاء کرتے ہیں جو زیر بحث مسئلہ سے متعلق ہے:

"...... وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَايَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا. "①

ترجمہ: اور بیشک تم سے ایک شخص جہنیوں والا عمل کرتا رہتا ہے یہاںتک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہتا ہے، ایسے موقعہ پر اس کا نوشتۂ تقدیر سبقت کرتا ہے تو وہ جنتیوں والا عمل کرتا ہے جس کے نتیجے میں وہ جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔

① رواه البخاري، كتاب التوحيد، باب قوله تعالى: ﴿ولقد سبقت كلمتنا لعبادنا المرسلين﴾، الرقم: ٧٤٥٤/ مسلم، كتاب القدر، باب كيفية الخلق الآدمي، الرقم: ٢٦٤٣

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑦ کسی اچھے اور خوشی کے کام پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کا استحباب: جیسا کہ آخری لمحات میں جب نبی کریم ﷺ کی دعوت پر یہودی بچے نے اسلام قبول کر لیا، اس پر آپ ﷺ نے ''الحمد للہ'' کے الفاظ سے اللہ کی تعریف کی۔

○○○○○○○

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچواں قصہ

خادمِ مسجد کی نمازِ جنازہ پڑھنے کا قصہ

تمہید: مسلمانوں کے باہمی حقوق میں سے ایک حق مسلمان میت کی نماز جنازہ ہے، میت امیر کی ہو یا غریب کی، رنگ ونسل، قومیت ووطنیت کے اعتبار سے وہ کوئی بھی ہو، بشرطیکہ مسلمان ہو، پیش آمدہ واقعہ سے بھی یہی سبق ملتا ہے، لوگوں نے خادم مسجد کو ایک حقیر شخص سمجھ کر خود ہی اس کی نمازِ جنازہ پڑھ کر اسے رات ہی رات میں دفنا دیا، مگر جب رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا آپ نے بمع چند صحابہ خادم مسجد کی قبر پر اس کی نماز جنازہ پڑھی، اب اصل قصہ ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن ابی هریرة ﷺ أَنَّ أَسْوَدَ رَجُلاً أَوِامْرَأَةً كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ وَلَمْ يَعْلَمِ النَّبِیُّ ﷺ بِمَوْتِهِ فَذَكَرَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ مَافَعَلَ ذٰلِكَ الْإِنْسَانُ؟ قَالُوْا مَاتَ يَارَسُوْلَ اللهِ!قَالَ أَفَلَا آذَنْتُمُوْنِیْ؟ فَقَالُوْا اِنَّهٗ كَانَ كَذَا كَذَا...... قِصَّتَهٗ قَالَ:فَحَقَّرُوْا شَأْنَهٗ قَالَ فَدُلُّوْنِیْ عَلٰی قَبْرِهِ فَأَتٰی قَبْرَهٗ فَصَلّٰی عَلَيْهِ . ①

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام مرد یا عورت مسجد میں رہتا تھا مسجد کی خدمت (صفائی ستھرائی) کیا کرتا تھا، وہ فوت ہوگیا اور نبی ﷺ کو اس کی موت کی خبر بھی نہ ہوسکی، آپ نے ایک دن اس کو یاد کیا اور پوچھا کہ اس کا کیا ہوا؟ لوگوں نے بتلایا کہ وہ فوت ہوگیا ہے آپ نے فرمایا: آپ لوگوں نے مجھے اطلاع نہیں دی؟ انہوں نے بتلایا کہ اس کا معاملہ ایسا ایسا تھا (یعنی رات کو فوت ہوا تھا، ہم نے آپ کو بے آرام کرنا مناسب نہیں سمجھا) گویا لوگوں نے اسے حقیرِ شان تصور کیا، آپ نے فرمایا: مجھے اس کی قبر بتلاؤ، آپ اس کی قبر پر آئے اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھی۔

حدیث مذکور سے مأخوذ فوائد ومسائل

① حدیث مذکور سے مساجد کی صفائی ستھرائی کا ثبوت ملتا ہے۔

② حدیث مذکور سے غیر اللہ سے علم غیب کی نفی ہوتی ہے: جیسا کہ اس حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ کی مسجد کا خادم فوت ہوگیا اور نبی ﷺ کو کچھ دنوں تک اس کی موت کا علم بھی نہ ہوسکا، اتفاقاً ایک دن آپ نے اس کا ذکر کیا اور اس کا حال دریافت فرمایا۔ اور پھر جب

① رواه البخاری:كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر بعد مايدفن ، الرقم:١٣٣٧، واللفظ له/ مسلم:كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر، الرقم:٩٥٦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ نے اس کی وفات کی آپ کو خبر دی تو آپ ﷺ نے کچھ افسوس و خفگی کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: آپ لوگوں نے مجھے کیوں اس کی اطلاع نہیں دی؟ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کو اس کی خبر نہ تھی جب امام الانبیاء سید الأولین والآخرین محمد رسول اللہ ﷺ کو علم غیب نہیں تھا تو کسی اور کو کیسے ہو سکتا ہے؟

③ مسلمان کی شان کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے، ممکن ہے جسے حقیر سمجھا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ نہایت رفیع الشان ہو، جیسا کہ اس شخص کو خادم مسجد تصور کرتے ہوئے لوگوں نے عام اور معمولی سا آدمی سمجھا، اور اسے خود ہی نماز جنازہ پڑھ کر رات کو دفنا دیا، نبی ﷺ کو اطلاع کر دینی مناسب خیال نہ کیا۔ مگر نبی اکرم ﷺ نے اس کی قبر پر نماز جنازہ پڑھ کر اس کی اہمیت بتلا دی۔

④ مسجد کی خدمت کی فضیلت: رسول اکرم ﷺ نے خادم مسجد کو جب گم پایا تو صحابہ سے اس کے متعلق استفسار کیا، جب بتایا گیا کہ وہ تو فوت ہو گیا ہے، آپ نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھے بتایا ہی نہیں؟ پھر آپ نے اس کی قبر کا معلوم کر کے اس کی نماز جنازہ پڑھی، یہ سب کچھ مسجد کی خدمت کی وجہ سے کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھٹا قصہ

موحدوں کے جنت میں جانے کا قصہ

تمہید: روزِ قیامت اللہ تعالیٰ نے جزاء کے طور پر جو جنت بنائی ہے تو اس میں صرف موحد ہی داخل ہونگے اور اس میں وہ شخص کبھی داخل نہیں ہوسکے گا جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو کسی بھی انداز سے شریک کیا ہے، رب تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّهُ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ﴾ ①

ترجمہ: ''بیشک جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا، اللہ نے اس پر جنت حرام کردی ہے''

جبکہ ایسا شخص جس نے اللہ کے ساتھ کبھی کسی کو شریک نہیں بنایا، اور اس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو وہ ضرور بالضرور جنت میں داخل ہوگا (خواہ جلدی یا بدیر) نیز وہ شخص جس کے نامۂ اعمال میں شرک جیسا گناہ نہیں لیکن وہ بعض کبائر کا مرتکب رہا تو وہ بھی ابتداءً یا سزا کاٹنے کے بعد جنت میں ضرور بالضرور داخل ہوگا۔ ان شاء اللہ

① سورۃ المائدۃ:۷۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِي وَحْدَهُ وَلَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ قَالَ: فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ قَالَ فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَآنِي فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ: أَبُوْذَرٍّ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَكَ، قَالَ يَا أَبَاذَرٍّ تَعَالَ قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ إِنَّ الْمُكْثِرِيْنَ هُمُ الْمُقِلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا فَنَفَحَ فِيْهِ يَمِيْنَهُ وَشِمَالَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَائَهُ وَعَمِلَ فِيْهِ خَيْرًا قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ لِيْ إِجْلِسْ هَاهُنَا قَالَ فَأَجْلَسَنِيْ فِيْ قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَارَةٌ فَقَالَ لِيْ إِجْلِسْ هَاهُنَا حَتّٰى أَرْجِعَ إِلَيْكَ قَالَ فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتّٰى لَا أَرَاهُ فَلَبِثَ عَنِّيْ فَأَطَالَ اللُّبْثَ ثُمَّ إِنِّيْ سَمِعْتُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى قَالَ فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَكَ مَنْ تُكَلِّمُ فِيْ جَانِبِ الْحَرَّةِ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ

ترجمہ: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں ایک رات نکلا، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اکیلے چل رہے ہیں اور آپ کے ساتھ اور کوئی انسان نہ تھا، میں نے سمجھا کہ آپ یہ پسند نہیں کرتے کہ آپ کے ساتھ کوئی ساتھ چلے، چنانچہ میں چاند کے سائے میں آپ کے پیچھے چلنے لگا، اس کے بعد آپ مڑے اور مجھے دیکھا، فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: میں ابوذر ہوں، اللہ مجھے آپ پر قربان کرے، آپ نے فرمایا: ابوذر! یہاں آؤ، ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آپ کے ساتھ کچھ وقت چلتا رہا، آپ نے فرمایا: دنیا میں زیادہ مال دار قیامت کے روز کم مال والے ہونگے سوائے ان لوگوں کے کہ جن کو اللہ نے مال دیا ہے اور وہ اسے اپنے دائیں، بائیں سامنے اور اپنے پیچھے خرچ کرتے ہیں اور اچھائی و بھلائی میں لوٹاتے ہیں، ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں کچھ وقت آپ کے ساتھ چلتا رہا، آپ نے فرمایا: یہاں بیٹھو! آپ نے مجھے ایک ھموار زمین پر بٹھایا جہاں چاروں طرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَيْئًا قَالَ ذٰلِكَ جِبْرِيْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَرَضَ لِيْ فِيْ جَانِبِ الْحَرَّةِ قَالَ بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى قَالَ نَعَمْ . ... ①

پتھر تھے آپ نے فرمایا: یہاں بیٹھو یہاں تک کہ میں تیری طرف واپس لوٹوں، پھر آپ پتھریلی زمین کی طرف چلے گئے حتی کہ نظروں سے اوجھل ہوگئے، آپ وہاں رہے اور کافی دیر تک وہاں رہے، پھر میں نے سنا آپ واپس آتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے، اگرچہ اس نے چوری کی ہو یا زنا کیا ہو؟ جب آپ آئے تو مجھ سے صبر نہ ہوسکا میں نے کہا: اللہ کے نبی! اللہ مجھے آپ پر قربان کرے، آپ حرہ (پتھریلی زمین) کی طرف کس سے بات چیت کر رہے تھے، حالانکہ میں نے تو کسی دوسرے کو آپ سے بات کرتے نہیں سنا، آپ نے فرمایا: یہ جبریل علیہ السلام تھے جو پتھریلی زمین کے ایک کنارے پر مجھ سے ملے، انہوں نے کہا: اپنی اُمت کو خوشخبری دیدو کہ جو اس حالت میں فوت ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا، وہ یقیناً جنت میں جائیگا، میں نے کہا: اے جبریل! اگرچہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ اس

① رواه البخاري، كتاب الرقاق، باب المكثرون هم المقلون، الرقم: ٦٤٤٣، واللفظ له/ مسلم كتاب الإيمان، باب من مات لايشرك بالله شيئا دخل الجنة ومن مات مشركا دخل النار، الرقم: ٩٤ مختصرا.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا: جی ہاں۔ میں نے پھر کہا: اگرچہ
اس نے چوری کی اور زنا کیا؟ اس نے
کہا: جی ہاں۔

حدیثِ مذکور سے مستنبط فوائد

① کم مرتبہ والے کا بڑے مرتبہ والے کو یہ کہنا: اللہ مجھے آپ پر فداء وقربان کرے۔

② دنیا میں زیادہ مال رکھنے والے روز قیامت نادار اور فقیر ہونگے، یہ ایک عمومی قاعدہ ہے، البتہ اس سے وہ لوگ مستثنیٰ ہیں کہ جنہیں اللہ نے دنیا میں بکثرت مال دیا مگر وہ اللہ کی رضا کیلئے اللہ کے راستہ میں کثرت کے ساتھ لوٹاتے اور خرچ کرتے ہیں، اور یہ مشاہدہ ہے کہ ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں مگر ہیں ضرور، البتہ نبی علیہ السلام کا بیان فرمودہ یہ (دنیا کے مالدار روز قیامت نادار وفقیر ہونگے) ضابطہ کئی وجوہ سے صحیح ودرست اور حقیقت کے عین مطابق ہے۔

اب ہم یہاں پر رسول اللہ ﷺ کے بیان فرمودہ قاعدہ کیلئے بالاختصار چند وجوہات ذکر کرتے ہیں:

الف : مذکورہ قاعدہ عربی گرامر کے اعتبار سے بھی صحیح اور درست ہے کیونکہ مذکورہ حدیث میں مبتدا اور خبر (إن المكثرين هم المقلون) دونوں معرفہ ہیں جو کہ تاکید کا فائدہ دیتے ہیں، پھر ان دونوں کے مابین بطور تاکید "هم" ضمیر فصل لائی گئی ہے، یہ تمام تاکیدات اس قاعدہ کو مزید تقویت پہنچاتی ہیں۔

ب : عددی اعتبار سے عموماً مستثنیٰ منہ بکثرت اور مستثنیٰ قلیل طور پر استعمال ہوتے ہیں، جیسے: جاء القوم الا زيدا۔

ج: عمومی مشاہدہ بھی اس قاعدہ کیلئے دلیل ہے، کیونکہ مالدار لوگ عموماً بخیل ہوتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ ہی نہیں کرتے، اس کے برعکس لہو ولعب اور فضول کاموں میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر خرچ کرتے ہیں، جو کہ قیامت کے دن ان کیلئے وبال جان ہوگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ کسی مخصوص کام کیلئے جانے پر اپنے ساتھ والے کو ایک جگہ بٹھانے کا جواز: جیسا کہ اس حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ ابوذر رضی اللہ عنہ کو ایک جگہ بٹھا کر خود حرہ کی طرف چلے گئے۔

④ حصولِ علم پر حرص: اس حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ جب حرہ سے واپس تشریف لائے تو آپ فرما رہے تھے "وإن سرق وإن زنی" ابوذر رضی اللہ عنہ نے بلاتاخیر یہ سوال کر دیا کہ یا نبی اللہ! آپ کس سے باتیں کر رہے تھے؟ یہ حصولِ علم پر حرص کی دلیل ہے۔

⑤ توحید کی فضیلت: حدیث مذکور سے یہ بات صراحت سے معلوم ہوئی کہ انسان شرک کے علاوہ کوئی سا گناہ بھی کرے، وہ توحید کی بدولت بالآخر جنت میں ضرور داخل ہوگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتواں قصہ

خوارج کے خروج کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی خبر دینے کا قصہ

تمہید: خوارج "الخارجی" کی جمع ہے، جس کا معنی ہے مذہب خوارج کی نسبت رکھنے والا۔ خوارج ان بدعقیدہ لوگوں کو کہا جاتا ہے جنہوں نے علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جنگ صفین کے موقعہ پر مسئلہ تحکیم پر مسلمانوں کی دونوں جماعتوں (علی رضی اللہ عنہ کی جماعت اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعت) سے خروج کیا اور دونوں جماعتوں پر تبصرے کئے اور کفر کے فتوے لگائے، ان کو سمجھانے کی بہت کوشش کی گئی جس کے نتیجے میں بعض راہ راست پر آ گئے جبکہ بعض نہ صرف اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہے بلکہ مسلمانوں کے خلاف جنگ بھی کی، اس جنگ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح ونصرت عطا فرمائی اور خارجیوں کو ذلیل ورسوا کیا، ان بدبختوں نے اپنی ذلت ورسوائی کا بدلہ خلیفہ راشد چہارم جناب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے قتل کی صورت میں لیا۔

رسول اکرم ﷺ نے وحی الٰہی کے ذریعے ان بدبختوں کے بارے میں پیش گوئی پہلے ہی کر دی تھی، چنانچہ وہ پیش گوئی ذیل کے قصہ میں موجود ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عـن أبي سعيد ﷺ قـال بعث علِيٌّ ﷺ إلَى النَّبِيِّ ﷺ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَرْبعَةِ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنظَلِيِّ ثُـمَّ الْمُجَاشِعِيِّ وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَزَيْدِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عَلَاثَةِ الْـعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ فَـغَـضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ قَالُوْا يُعْطِي صَـنَـادِيْـدَ أَهْـلِ نَـجْدٍ وَيَدَعُنَا قَالَ إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْـوَجْـنَتَيْـنِ نَـاتِـئُ الْجَبِيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقٌ فَقَالَ اِتَّقِ اللهَ يَا مُحَمَّدُ! قَالَ مَنْ يُطِـعِ اللهَ إِذَا عَصَيْتُ أَيَأْمَنُنِي اللهُ عَلَى أَهْـلِ الْأَرْضِ وَلَا تَـأْمَنُوْنِي فَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَتْـلَـهُ أَحْسِبُـهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ فَمَنَعَهُ . فَـلَـمَّـا وَلَّى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِي هَذَا أَوْ فِـيْ عَـقِـبِ هَـذَا قَـوْمٌ يَـقْـرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَايُـجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُـرُوْقَ السَّـهْـمِ مِـنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ أَهْلَ الْـإِسْلَامِ وَيَـدَعُـوْنَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ . ①

ترجمہ: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے تھوڑا سا سونا نبی ﷺ کی طرف بھیجا، آپ نے وہ سونا چار آدمیوں یعنی اقرع بن حابس حنظلی مجاشعی رضی اللہ عنہ، عیینہ بن بدر فزاری، زید طائی بنی نبھان والے اور علقمہ بن علاثہ عامری بنوکلاب والے کے درمیان تقسیم کر دیا، قریش اور انصار کے (کچھ) لوگوں کو اس پر غصہ آیا، انہوں نے کہا: آپ (ﷺ) نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہمیں نہیں دیتے، آپ نے فرمایا: (بے شک قریش وانصار زیادہ حق والے ہیں مگر) میں ان کا دل بہلانے (تالیف قلب) کیلئے ان کو دیتا ہوں (کیونکہ یہ لوگ حال ہی میں مسلمان ہوئے ہیں) اتنے میں ایک شخص (ذوالخویصرۃ حرص بن زید تمیمی) آپہنچا جن کی آنکھیں اندر کی طرف گھسی ہوئی تھیں، کلے پھولے ہوئے تھے، گھنی داڑھی والا اور سرمنڈا ہوا، اس نے کہا: اے محمد! اللہ سے ڈریں۔ آپ نے فرمایا: جب میں اللہ کی نافرمانی

① رواه البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب قول الله وإلى عاد أخاهم هودا، الرقم: ٣٣٤٤ واللفظ له/ مسلم، كتاب الزكاة، باب ذكر الخوارج وصفاتهم، الرقم: ١٠٦٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرونگا (حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں)
تو اللہ کی اطاعت کون کریگا؟ اللہ تعالیٰ تو
زمین پر مجھے امین جانتا ہے اور تم مجھے امین
نہیں سمجھتے؟ (صحابہ میں سے) ایک شخص
شاید وہ خالد بن ولید تھے نے آپ
ﷺ سے اس کے قتل کی اجازت چاہی،
آپ نے منع فرمایا۔ جب یہ شخص پیٹھ پھیر کر
چلا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو اس
شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہونگے
جو بظاہر قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان
کے حلق سے نیچے نہیں اتریگا، یہ لوگ دین
اسلام سے ایسے باہر ہو جائیں گے جیسے تیر
نشانہ (جانور) سے پار ہو جاتا ہے (ان
کا کام یہ ہوگا کہ) یہ مسلمانوں کو قتل کریں
گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے (ان
کے درپے نہیں ہونگے) اگر میں نے ان کا
زمانہ پایا تو میں ان کو ایسے قتل کرونگا جیسے
قوم عاد ہلاک وتباہ ہوئی۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس گمراہ جماعت کے متعلق اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم نماز، اور روزہ وغیرہ عبادات کو ان کی عبادات کے سامنے بالکل حقیر و بے قدر سمجھو گے وہ روایت یہ ہے:

عن ابی سعید الخدری ﷺ أَنَّهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ سَمِعْتُ رسولَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَخْرُجُ فِيْكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ وَيَقْرَأُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الْقَدْحِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الرِّيْشِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَتَمَارٰى فِي الْفُوْقِ. ①

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ فرماتے تھے، تم میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے کہ تم اپنی نمازکوان کی نماز اور اپنے روزے کو ان کے روزے اور اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے بالمقابل حقیر سمجھو گے وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے گلوں کے نیچے نہیں اتریگا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار کے جانور سے نکل جاتا ہے (اس پر کچھ لگا نہیں ہوتا) تیر چلانے والا پھل میں دیکھتا ہے تو اسے کچھ نظر نہیں آتا، وہ اس کی نوک کو دیکھتا ہے تو اسے کچھ نظر نہیں آتا وہ اس کے پر کو دیکھتا ہے تو اس پر بھی اسے کچھ نظر نہیں آتا، صرف سوفار میں کچھ شک گزرتا ہے۔

ایک اور روایت میں رسول اللہ ﷺ نے اس گمراہ جماعت کی مزید وضاحت کرتے ہوئے ایک علامت یہ بیان فرمائی: اس جماعت میں ایک آدمی ایسا بھی ہوگا جو کالا ہوگا، اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح ابھرا ہوا ہوگا، چنانچہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک آدمی اس جماعت میں بعینہ اسی صفت کا پایا گیا، چنانچہ وہ روایت یہ ہے:

① رواه البخاري، كتاب فضائل القرآن، باب إثم من راءى بقراءة القرآن أو تأكل أو فخر به، الرقم: ٥٠٥٨، واللفظ له/ مسلم، كتاب الزكاة، باب ذكر الخوارج وصفاتهم، الرقم: ١٠٦٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن الزهري قال أخبرني أبو سلمة بن عبد الرحمن أَنَّ أبا سعيد الخدري ؓ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِعْدِلْ قَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟ فَقَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِئْذِنْ لِّي فِيْهِ فَأَضْرِبُ عُنُقَهُ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَأُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى رِصَافِهِ فَمَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى نَضِيِّهِ وَهُوَ قِدْحُهُ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْمِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُوْنَ عَلَى حِيْنِ فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ

ترجمہ: زہری کہتے ہیں مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبردی کہ بیشک ابوسعید خدری ؓ نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے،آپ (مال غنیمت) تقسیم کر رہے تھے، ایک شخص ذوالخویصرۃ جو بنوتمیم سے تعلق رکھتا تھا، وہ آیا اور اس نے کہا: یارسول اللہ! انصاف کریں۔آپ نے فرمایا: جب میں انصاف نہیں کرونگا تو اورکون انصاف کرے گا؟ عمر ؓ نے فرمایا: یارسول اللہ!اس شخص کے بارے میں اجازت دیجئے میں اس کی گردن ماردوں۔ آپ نے فرمایا: عمر اسے چھوڑیں ،اس کے کچھ ایسے ساتھی ہوں گے کہ تم اپنی نمازان کی نماز اور اپنے روزے کو ان کے روزے کے بالمقابل حقیر تصورکرو گے یہ لوگ قرآن پڑھیں گے،لیکن قرآن ان کی شہ رگ سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیرنشان زدہ جانور سے صاف نکل جاتا ہے،اس کے بھال میں دیکھیں تو (بالکل صاف) کچھ دکھائی نہیں دیتا،اس کے پٹھے کو دیکھیں تو (وہ بھی صاف) اس پر بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأَشْهَدُ إِنِّی سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ ﷺ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِیَ بِهِ حَتّٰى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلٰى نَعْتِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِی نَعَتَهُ. ①

کچھ نہیں، اس کی بانس (لکڑی) کو دیکھیں تو (وہ صاف) کچھ نظر نہیں آتا، پھر گوبر کو دیکھیں تو وہ گوبر اور خون میں سے نہایت پھرتی اور تیزی سے نکل گیا (کہ اس کا بھی کوئی نشان نہیں) ان کی نشانی یہ ہوگی، ان میں سے ایک شخص سیاہ فام ہوگا، اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہل رہا ہوگا، یہ لوگ اس وقت خروج کریں گے جب مسلمانوں میں گروہ بندی ہوگی، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، اور میں اس بات کی گواہی بھی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے (اپنے دورِ خلافت میں) ان لوگوں سے قتال کیا، میں بھی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی فوج میں شامل تھا، انہوں نے حکم دیا کہ (دشمن فوج کے) مقتولوں میں اس شخص کو تلاش کرو، لوگوں نے تلاش کیا تو اسی صفت کا ایک شخص ان میں پایا گیا۔

① رواه البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الإسلام، الرقم: ٣٦١٠ واللفظ له/ مسلم، کتاب الزکاة، باب ذکر الخوارج وصفاتهم، الرقم: ١٠٦٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصہ مذکور سے مأخوذ نکات وفوائد

① امام وخلیفہ کو یہ حق ہے کہ مال غنیمت میں سے جو اس کا اپنا حق ہے جسے ''خمس'' کہا جاتا ہے، مسلمانوں میں سے جس کو چاہے دیدے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کا یہ ٹکڑا جو خمس میں سے تھا، چار آدمیوں میں تقسیم کیا۔

② مذکورہ تین میں سے پہلی حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر کسی کو تألیف قلب کیلئے مال دیا جائے تو یہ جائز ہے، بالخصوص جبکہ اس سے اسلام کے غلبہ کی توقع واُمید ہو، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے چار آدمیوں کو تألیف قلب کیلئے مال دیا، یہ چاروں اپنے اپنے قبائل کے سردار تھے چنانچہ بعد میں ان کی اکثریت (عیینہ بن بدر فزاری کے علاوہ جو کہ بعد میں مرتد ہوگیا) سے اسلام کو کافی فائدہ پہنچا۔

③ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر لوگوں کو اپنے امیر وقائد سے کوئی رنجش وشکایت ہوتو امیر کو چاہئے کہ وہ احسن انداز سے اس کو دور کرے، جیسا کہ قریش وانصار کے کچھ لوگ آپ ﷺ کی تقسیم پر ناراض ہوئے تو آپ نے فرمایا:"أتألفهم" میں نے ان کی دلجوئی کیلئے ان کو دیا ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے ان کے شبہ کو دور کردیا۔

④ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ طعنہ زنی اور ملامت سے کوئی بھی نہیں بچ سکتا خواہ وہ کتنا ہی نیک سیرت کیوں نہ ہوں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کس قدر بلند اخلاق، پاکیزہ کردار اور نیک سیرت تھے مگر بایں ہمہ آپ کو بھی گندی ذہنیت کے اس شخص ذوالخویصرہ نے بھرے مجمع میں کہا:"اتق اللہ!اعدل"

⑤ نبی ﷺ کے اخلاق حمیدہ کہ آپ نے اس شخص کو ڈانٹا تک نہیں بلکہ فرمایا:"من يطع الله اذا عصيته" آپ نے یہ کہہ کر اپنے آپ کو تسلی دیدی۔

⑥ خوارج کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئیاں: آپ نے مذکورہ احادیث میں جس جماعت کی نشاندہی کی جو کہ اس شخص (ذوالخویصرہ) کے ہم خیال وہم مسلک ہونگے جس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے آپ پر زبان طعن دراز کی تھی، وہ خوارج کی جماعت تھی جنہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں خروج وبغاوت کی تھی۔

⑦ صرف کثرت عبادت حقانیت کی دلیل نہیں، جیسا کہ یہ جماعت جس کی کثرت عبادت کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مگر آپ نے ان کے متعلق یہ بھی فرمادیا کہ یہ لوگ دین اسلام سے اس طرح صاف نکل جائیں گے جس طرح جانور کو تیر مارا جاتا ہے اور وہ اس جانور سے بالکل صاف پار نکل جاتا ہے۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کی بکثرت تلاوت، لمبی لمبی نمازیں، اور نفلی روزے، ایسے بہترین اعمال کے ہوتے ہوئے یہ لوگ دین اسلام سے کس طرح نکل گئے؟

جواب یہ ہے: ان میں اتباع رسول اللہ ﷺ نہیں تھا، جبکہ ایک کلمہ گو مسلمان کے عمل کی قبولیت کیلئے دو شرطیں لازمی ہیں، ایک اخلاص، دوسری اتباع رسول، اور ان دونوں شرطوں کا بیک وقت ہونا ضروری ہے اور ان کے بغیر کوئی بھی عمل اللہ کے ہاں قابل قبول نہیں ہوتا۔

⑧ اہل باطل کی بنیادی خرابی: چنانچہ نبی علیہ السلام نے جس باطل اور گمراہ جماعت کی نشاندہی کی ہے تو ان کی بنیادی خرابی بھی ساتھ بیان فرمائی ہے کہ وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کریں گے، چنانچہ ہر دور میں اہل باطل کی یہ خاصیت رہی ہے کہ ان کی اہل توحید سے عداوت ودشمنی رہی ہے اور اہل بدعت سے محبت ودوستی، آج کل کے نام نہاد مسلمانوں کا بھی یہی حال ہے کہ قرآن وحدیث کے حاملین اور عاملین سے ان کی عداوت ودشمنی ہے اور اہل بدعت سے اچھے تعلقات اور محبتیں وابستہ ہیں۔

⑨ نبوت کی نشانیوں کی دلیل: آپ ﷺ نے وحی الٰہی کے مطابق پہلے ہی سے اس جماعت کی نشانیاں بتلائیں، جو آگے چل کر من وعن پوری ہوئیں یہ اس بات کی واضح اور ٹھوس دلیل ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے برحق اور سچے نبی ہیں۔

⑩ اصحاب رسول کی دیانت: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اکرم ﷺ کی احادیث کے نقل کرنے میں ایسے امین ودیانتدار تھے کہ آپ کے اقوال وافعال کو جس طرح دیکھتے اور سنتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح نقل کرتے تھے، جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان گزرا ہے۔

⑪ خوارج کا امتیازی شعار: جیسا کہ مذکورہ احادیث میں وضاحت ہے کہ یہ گمراہ فرقہ جس کی نشاندہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی، انہوں نے علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں خروج کیا، بظاہر نمازی، شب زندہ دار تھے مگر معمولی معمولی باتوں پر مسلمانوں کو کافر بنانا ان کا ایک خاص امتیاز تھا۔

⑫ حدیثِ مذکور سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کثرت عبادت اور قرآن کو صرف زبانی طور پر رٹنا اور اس کے معانی ومطالب پر غور وخوص نہ کرنا بے سود اور خارجیوں کا شیوہ ہے۔ اعاذنا اللّٰہ منہ .

OOOOOOOO

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آٹھواں قصہ

عنبر مچھلی کا قصہ

تمہید: رسول اللہ ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی قیادت میں تین سو افراد پر مشتمل ایک قافلہ ساحل سمندر قبیلۂ جہینہ پر نظر رکھنے کیلئے روانہ فرمایا، ان کے پاس خورد و نوش کا جو سامان تھا وہ رفتہ رفتہ ختم ہوگیا، حتی کہ یہ لوگ درختوں کے پتے کھانے پر مجبور ہوئے، چونکہ یہ لوگ اللہ کی راہ میں نکلے تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے ساحل سمندر پر ایک بہت بڑی مچھلی کا انتظام کر دیا، مچھلی اتنی بڑی تھی کہ یہ تین سو افراد کئی (پندرہ یا اٹھارہ) دن تک مسلسل اس کا گوشت کھاتے رہے، چنانچہ پیش آمدہ واقعہ میں اس کی تفصیل بیان کی جارہی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن جابر رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُمِائَةٍ فَخَرَجْنَا وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ فَنِيَ الزَّادُ فَأَمَرَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ الْجَيْشِ فَجَمَعَ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ فَكَانَ يَقُوْتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيْلًا قَلِيْلًا حَتّٰى فَنِيَ فَلَمْ يَكُنْ يُصِيْبُنَا إِلَّا تَمْرَةً تَمْرَةً فَقُلْتُ مَا تُغْنِيْ عَنْكُمْ تَمْرَةٌ؟ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَنِيَتْ ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا حُوْتٌ مِثْلُ الظَّرْبِ فَأَكَلَ مِنْهَا الْقَوْمُ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بِضِلْعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنُصِبَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ يُصِبْهُمَا. ①

ترجمہ: سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر سمندر کے کنارے بھیجا، ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر فرمایا، اس (لشکر) میں تین سو آدمی تھے، خیر ہم لوگ (مدینہ سے) نکلے ابھی راستے میں ہی تھے کہ ہمارا زادِ راہ ختم ہوگیا، ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ جس کے پاس جو زادِ راہ ہے وہ ایک جگہ جمع کر دیں، چنانچہ تمام زادِ راہ صرف کھجور کے دو تھیلے بنے، ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اس میں سے ہر روز تھوڑا تھوڑا ہمیں کھانے کیلئے دیتے رہے، پھر وہ بھی ختم ہوگیا، پھر تو ہمیں ہر روز صرف ایک کھجور ملا کرتی، (وھب رحمہ اللہ حدیث کے راوی کہتے ہیں) میں نے کہا: ایک کھجور کیا فائدہ دیتی تھی؟ انہوں (جابر رضی اللہ عنہ) نے کہا (وہ ایک کھجور بھی غنیمت تھی) جب وہ بھی نہ رہی تو ہمیں اس کی قدر معلوم ہوئی، پھر ہم سمندر پر پہنچے، وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ بڑے ٹیلے کی

---

① رواہ البخاری: کتاب المغازی، باب غزوۃ سیف البحر، الرقم: ٤٣٦٠، واللفظ له/ مسلم، کتاب الصید والذبائح، باب إباحة میتات البحر، الرقم: ١٩٣٥

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح ایک مچھلی (نکل کر پڑی) ہے، سارے لشکر والے اٹھارہ راتوں تک اسی کا گوشت کھاتے رہے، جب چلنے لگے تو ابوعبیدہ نے حکم دیا، اس کی دو پسلیاں کھڑی کی گئیں، وہ اتنی اونچی تھیں کہ اونٹ پر کجاوہ کسا گیا وہ ان کے نیچے سے نکل گیا۔

صحیحین کی ایک دوسری روایت میں اس مچھلی کا نام عنبر بتلایا گیا ہے، چنانچہ وہ روایت یہ ہے:

قال سمعت جابر بن عبداللّٰه يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثَلاثَمِائَةِ رَاكِبٍ أَمِيْرُنَا أَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ ذٰلِكَ الْجَيْشُ جَيْشُ الْخَبَطِ فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهِ حَتّٰى ثَابَتَ إِلَيْنَا أَجْسَامُنَا فَأَخَذَ أَبُوْعُبَيْدَةَ ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ فَعَمَدَ إِلٰى أَطْوَلِ رَجُلٍ مَعَهُ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً ضِلَيْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ وَأَخَذَ

ترجمہ: عمرو بن دینار سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین سو افراد کے ساتھ روانہ فرمایا، ہمارے امیر ابوعبیدہ بن جراح تھے، ہم لوگ قریش کا ایک قافلہ تاک رہے تھے، (کہ ادھر سے آئے تو اسے لوٹیں) خیر ہم سمندر کے کنارے آدھے مہینے تک پڑے رہے، اور بھوک کی شدت سے پتے تک کھانے لگے، یہی سبب تھا کہ اس لشکر کا نام ''جیش الخبط'' پتوں والی فوج رکھا گیا (اللہ تعالیٰ کی طرف سے کرنا) ایسا ہوا کہ سمندر نے ایک جانور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَجُلًا وَبَعِيرًا فَمَرَّ تَحْتَهُ . قَالَ جَابِرٌ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ إِنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ نَهَاهُ وَكَانَ عَمْرٌو يَقُوْلُ أَخْبَرَنَا أَبُوْ صَالِحٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ لِأَبِيْهِ كُنْتُ فِي الْجَيْشِ فَجَاعُوْا . قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ قَالَ ثُمَّ جَاعُوْا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ ثُمَّ جَاعُوْا قَالَ انْحَرْ قَالَ نَحَرْتُ ثُمَّ جَاعُوْا قَالَ انْحَرْ قَالَ نُهِيْتُ . ①

نکال کر پھینکا جس کو عنبر کہتے ہیں، ہم آدھے مہینے تک اس کا گوشت کھاتے رہے اس کی چربی جسم پر لگاتے رہے، جیسے موٹے تازے پہلے تھے ویسے ہی دوبارہ ہوگئے، ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے (چلتے وقت) اس کی ایک پسلی لی، اسے کھڑا کیا اور پورے لشکر میں جوسب سے لمبے قد کا آدمی تھا اس کو چنا، سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ (راوی حدیث) نے ایک بار (حدیث بیان کرتے ہوئے) یوں کہا: اس کی ایک پسلی لی اور اسے کھڑا کیا اور ایک آدمی اور اونٹ کولیا وہ اس کے نیچے سے نکل گیا۔ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لشکر میں ایک آدمی تھا، اس نے (لوگوں کے کھانے کیلئے) تین اونٹ کاٹے، پھر دوسرے دن تین اونٹ کاٹے، پھر تیسرے دن تین اونٹ کاٹے (اس کے بعد) ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اسے اونٹ کاٹنے سے منع کردیا، عمرو بن دینار کہتے ہیں: ہمیں ابوصالح (ذکوان) نے خبر دی کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے

① (رواه البخاري: كتاب المغازي، باب غزوة سيف البحر، الرقم: ٤٣٦١، واللفظ له/ مسلم، كتاب الصيد والذبائح، باب إباحة ميتات البحر، الرقم: ١٩٣٥)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والد سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: میں بھی اس لشکر میں تھا، لوگوں کو بھوک لگی، ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا ایک اونٹ کاٹ لو، میں نے کاٹ دیا، پھر لوگ بھوکے ہوئے، پھر کہا: ایک اونٹ کاٹ دو، میں نے کاٹ دیا، لوگوں کو پھر بھوک لگی، انہوں نے کہا: ایک اونٹ کاٹ لو، میں نے کاٹ دیا (قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) پھر مجھے منع کر دیا گیا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے خود اس مچھلی سے کھایا، اب روایت پیش خدمت ہے:

عن ابن جريج قال اخبرني عمرو انه سَمِعَ جَابِراً ﷺ يَقُوْلُ غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَأُمِّرَ أَبُوْعُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِيْدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوْتًا مَيِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُوْعُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ. فَأَخْبَرَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ أَبُوْعُبَيْدَةَ كُلُوْا فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كُلُوْا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللّٰهُ. أَطْعِمُوْنَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ فَأَتَاهُ

ترجمہ: ابن جریج سے روایت ہے وہ کہتے ہیں مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے، ہم پتوں (کے کھانے) والی فوج میں شریک تھے، ہمیں شدید بھوک لگی، پھر ایسا ہوا کہ سمندر نے ایک مری ہوئی مچھلی ساحل سمندر پر پھینکی، ایسی مچھلی ہم نے کبھی نہیں دیکھی تھی، اسے عنبر کہتے ہیں، آدھے مہینہ تک ہم وہ کھاتے رہے، پھر ابوعبیدہ نے اس کی ایک ہڈی لی، اسے کھڑا کیا اس کے نیچے سے اونٹ کا سوار گذر گیا۔ ابن جریج کہتے ہیں مجھے ابوزبیر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعْضُهُمْ فَأَكَلَهُ. ①

نے خبر دی، انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے لشکر والوں سے کہا: اس کا گوشت کھاؤ، جب ہم مدینہ واپس آئے تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ نے رزق نکالا ہے کھاؤ، اور اگر تمہارے پاس کچھ باقی ہے تو ہمیں بھی کھلاؤ، یہ سن کر کچھ لوگ اس کا کچھ حصہ لیکر آپ کے پاس آئے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھایا۔

اس حدیث سے مستنبط فوائد ومسائل

یہ حدیث متعدد فوائد پر مشتمل ہے ہم یہاں چند اہم فوائد ذکر کرتے ہیں:

① اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سمندر کی میتۃ (مردہ) مچھلی حلال ہے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے کھایا ہے، جمہور اہل علم کا بھی یہی موقف ہے ہاں البتہ اس مسئلہ میں کچھ اہل علم کا اختلاف ہے، جس کے بیان کی جگہ یہ نہیں۔ اوپر والی حدیثِ عنبر جمہور کی دلیل ہے۔

② حدیثِ مذکور سے قرن اول کے مسلمانوں کا اسلام کی خاطر اعلیٰ درجہ کی قربانیاں دینا: سبحان اللہ! ایک آدمی کو پورے دن میں صرف ایک کھجور دی جاتی تھی اور پھر وہ بھی ختم ہوگئی، درختوں کے پتے کھا کر گذارہ کرتے رہے اور جہاد کے سفر کو جاری رکھا، یہ ہیں اللہ کی راہ میں قرن اول کے مسلمانوں کی قربانیاں۔

③ اللہ رب العالمین کا اپنے مجاہد بندوں کیلئے غیب سے نعمتوں کا انتظام کرنا: جیسا کہ

① رواه البخاري: كتاب المغازي، باب غزوة سيف البحر، الرقم: ٤٣٦٢، واللفظ له/ مسلم، كتاب الصيد والذبائح، باب إباحة ميتات البحر، الرقم: ١٩٣٥

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں ہے کہ صحابہ کرام نے ساحل سمندر پر بہت بڑی مچھلی پائی، آدھے مہینے تک اسے کھاتے رہے۔

④ حدیث مذکور سے قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کی گراں قدر سخاوت بھی معلوم ہوئی، وہ تین دن تک تین تین اونٹ ذبح کر کے مجاہدین کو کھلاتے رہے۔

⑤ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل علم سے مسئلہ دریافت کیا جائے، جیسا کہ اس حدیث میں ہے کہ لشکر اسلام جب مدینہ پہنچا تو اپنے مزید اطمینان کی خاطر سمندر کی مردہ مچھلی کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا، اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو کوئی مسئلہ معلوم نہ ہو یا اس مسئلہ کے بارے میں دل پورے طور پر مطمئن نہیں تو اہل علم سے دریافت کرنا چاہیے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نواں قصہ

سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب اوران کی اہلیہ اوران کے سفینہ والوں کا قصہ

تمہید: سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی تھے، مشرکین مکہ نے سرزمین مکہ کو جب مسلمانوں پر تنگ کر دیا اور مشرکین کا ظلم وستم حد سے بڑھ گیا تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ستم زدہ مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ یہ واقعہ تقریباً ۵ھ نبوت کا ہے، جب مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی ان میں سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اوران کی اہلیہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی تھے، سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کی ایک فاضلانہ تقریر کے نتیجے میں حبشہ کا عیسائی بادشاہ اَصحَمہ بن الاَبجر نجاشی رضی اللہ عنہ بھی مسلمان ہوگیا، دوسری طرف ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بمع اپنے ساتھیوں کے یمن سے حبشہ پہنچے، بالآخران مہاجرین حبشہ میں سے کچھ لوگ فتح خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، چنانچہ اس موقع پر ایک واقعہ پیش آیا، ذیل میں وہ واقعہ ذکر کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ :أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ ، وَالْآخَرُ أَبُو رُهْمٍ -إِمَّا قَالَ: فِي بِضْعٍ ، وَإِمَّا قَالَ: فِي ثَلَاثَةٍ وَخَمْسِينَ ، أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي- فَرَكِبْنَا سَفِينَةً ، فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ ، فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَقَمْنَا مَعَهُ ، حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا ، فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ . وَكَانَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِينَةِ -سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ . وَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ -وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا- عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ زَائِرَةً ، وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ ، فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ- وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا- فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ: مَنْ هٰذِهِ؟ قَالَتْ : أَسْمَاءُ

ترجمہ: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہم ملک یمن میں تھے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کے (مکہ سے مدینہ) ہجرت کرنے کی خبر ملی، ہم بھی ہجرت کی نیت سے آپ کی طرف روانہ ہوئے، ہم تین بھائی ہجرت کی غرض سے نکلے، ابوبردہ، ابورُہم اور میں (ابوموسیٰ) اور میں تینوں بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا، راوی کہتے ہیں کہ مجھ کو یاد نہیں رہا کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے پچاس سے اوپر کتنے آدمی بیان کئے جو ان کی قوم میں سے ان کے ساتھ نکلے تھے۔ خیر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم سب ایک کشتی میں سوار ہوئے تو ہماری کشتی نے ہمیں نجاشی کی سرزمین حبشہ میں جا اتارا، وہاں ہماری ملاقات جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور ہم نے انہی کے پاس قیام کیا، پھر ہم سب اکٹھے روانہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ سے اس وقت ملاقات ہوئی جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے، اور دوسرے لوگ ہم اہل سفینہ سے کہنے لگے کہ ہم ہجرت کے اعتبار سے تم پر سبقت رکھتے ہیں اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِنْتِ عُمَيْسٍ . قَالَ عُمَرُ: اَلْحَبَشِيَّةُ هٰذِهِ ؟ اَلْبَحْرِيَّةُ هٰذِهِ ؟ قَالَتْ أَسْمَاءُ: نَعَمْ ، قَالَ: سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ ، فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْكُمْ . فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ: كَلَّا وَاللّٰهِ ، كُنْتُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ ، وَكُنَّا فِيْ دَارِ - أَوْ فِيْ أَرْضِ - اَلْبُعَدَاءُ اَلْبُغَضَاءُ بِالْحَبَشَةِ ، وَذٰلِكَ فِي اللّٰهِ وَفِي رَسُوْلِهِ ﷺ . وَايْمُ اللّٰهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى أَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذِي وَنُخَافُ ، وَسَأَذْكُرُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَأَسْأَلُهُ ، وَاللّٰهِ لَا أَكْذِبُ وَلَا أَزِيْغُ وَلَا أَزِيْدُ عَلَيْهِ . فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ، أَنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا . قَالَ :فَمَا قُلْتِ لَهُ؟ قَالَتْ: قُلْتُ لَهُ كَذَا وَكَذَا . قَالَ: لَيْسَ بِأَحَقَّ بِيْ مِنْكُمْ ، لَهُ وَلِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ، وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ . قَالَتْ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوْسٰى وَأَصْحَابَ

بھی ہمارے ساتھ آئی تھیں، وہ ام المؤمنین حفصہ ؓ کے پاس ملاقات کیلئے گئیں اور اسماء ؓ نے بھی نجاشی کی طرف جماعت مہاجرین کے ساتھ ہجرت کی تھی، سیدنا عمر ؓ سیدہ حفصہ ؓ کے پاس آئے تو اس وقت اسماء بنت عمیس ؓ ان کے پاس موجود تھیں، عمر ؓ نے اسماء کو دیکھ کر کہا یہ کون ہے؟ حفصہ نے کہا یہ اسماء ؓ ہے، عمر ؓ نے کہا وہی حبشہ کی طرف سے آنیوالی؟ وہی سمندری راستہ سے آنے والی؟ اسماء ؓ نے کہا: ہاں، ہاں وہی۔ سیدنا عمر ؓ نے کہا: ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے اس بناء ہم رسول اللہ ﷺ پر تم سے زیادہ حق رکھتے ہیں، یہ بات سن کر سیدہ اسماء ؓ غصہ میں آگئیں اور کہنے لگیں، اللہ کی قسم! ہرگز نہیں ۔ تم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، تم میں سے اگر کوئی بھوکا ہوتا تو آپ اسے کھانا کھلاتے تھے اور تمہارے بے علم لوگوں کو آپ وعظ ونصیحت فرماتے تھے، اورہم ایسی جگہ میں یا یوں فرمایا: ہم سرزمین حبشہ کے ایسے علاقہ میں رہتے تھے جو نہ صرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السَّفِيْنَةِ يَأْتُوْنَنِي أَرْسَالًا يَسْأَلُوْنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَفْرَحُ وَلَا أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ. ①

دور تھا بلکہ دین اسلام سے وہاں نفرت تھی، یہ سب کچھ ہم نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خاطر برداشت کیا تھا، اللہ کی قسم! میں کھاؤنگی اور پیوں گی نہیں جب تک میں رسول اللہ ﷺ سے ان باتوں کا ذکر نہ کروں، جو آپ نے کہیں ہیں اور وہاں ہمیں ایذاء دی جاتی اور خوف وہراس میں رکھا جاتا تھا، میں یہ سب کچھ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرونگی، اور آپ سے دریافت کرونگی۔ اللہ کی قسم میں نہ جھوٹ بولوں گی، نہ غلط کہوں گی اور نہ ہی اپنی طرف سے بات بڑھاؤنگی، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ اور یہ باتیں کی ہیں، آپ نے فرمایا: تو نے عمر رضی اللہ عنہ کو کیا جواب دیا؟ انہوں نے عرض کیا: میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اور یہ کہا۔ آپ نے فرمایا: وہ تم سے زیادہ مجھ پر حق نہیں رکھتے ان کی اور ان کی ساتھیوں کی ایک

---

① رواہ البخاری/ کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر، الرقم: ٤٢٣٠، ٤٢٣١ واللفظ له / مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل جعفر بن ابی طالب وأسماء بنت عميس وأهل سفينتهم، الرقم: ٢٥٠٢، ٢٥٠٣

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہجرت ہے، اور اے کشتی والو! تمہاری دو ہجرتیں ہوئی ہیں، سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور ان کے دیگر ساتھی میرے پاس آتے اور اس فرمانِ نبوی کو بار بار سنتے ان کے دلوں میں دنیا کی کوئی چیز اس سے زیادہ خوش کن اور عظیم تر نہیں تھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں یہ بات فرمائی تھی۔

اس حدیث سے مستنبط فوائد

① اس حدیث سے مسلمانوں کا ایک دوسرے کی زیارت (ملاقات) کا ثبوت ملتا ہے، بالخصوص جب کوئی سفر سے آئے جیسا کہ اس حدیث میں ہے کہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا جب حبشہ سے مدینہ آئیں تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کیلئے ان کے پاس آئیں۔

② اچھے اعمال پر مسابقت ومفاخرت کرنے کا جواز: جیسا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا میں سے ہر ایک اللہ کی راہ میں اس کی رضا کیلئے اپنے کئے ہوئے مختلف اعمال (ہجرت وغیرہ) کی اسبقیت وافضلیت کی اہمیت بیان کر رہے تھے۔

③ بوقت اختلاف اہل علم کی طرف رجوع کرنے کا ثبوت: حدیث مذکور سے یہ ثابت ہوا کہ جب بھی کسی مسئلہ میں کوئی اختلاف پیدا ہو جائے تو اہل علم سے رجوع کر کے حل کرنا چاہیے، جیسا کہ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع فرمایا، اور آپ سے مسئلہ دریافت کیا۔

④ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اصحاب سفینہ (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ وغیرہ) کو جو فضیلت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل ہو رہی ہے وہ صرف ہجرت کے اعتبار سے۔اور من کل الوجوہ نہیں ہے جس کی تصریح "ولہ و لأصحابہ ھجرۃ واحدۃ" اور "ولکم أنتم أھل السفینۃ ھجرتان" خود حدیث میں موجود ہے اور یہ (اصحاب السفینۃ) لوگ مطلق طور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ سے افضل واولیٰ نہیں۔

⑤ اعمال صالحہ کیلئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حرص: جیسا کہ اس حدیث میں ہے کہ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور دیگر اصحاب السفینہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر اس حدیث کے متعلق پوچھتے تھے اور دنیا کی تمام نعمتوں سے ان کے نزدیک یہ حدیث محبوب تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دسواں قصہ

سیدنا عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کا قصہ

تمہید: جنگ اُحد کے کچھ عرصہ بعد رسول اللہ ﷺ نے اہل مکہ کے حالات معلوم کرنے کیلئے دس صحابہ کا دستہ روانہ کیا اور سیدنا عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر فرمایا۔ جب یہ صحابہ مکہ کے قریب پہنچے تو بنولحیان کے بعض لوگوں کو ان کی آمد کی اطلاع ہوگئی، چنانچہ ان کے ایک سو تیر انداز صحابہ کے تعاقب میں نکل کھڑے ہوئے، ایک مقام پر ان تیر اندازوں نے صحابہ کو اپنے گھیرے میں لے لیا، چنانچہ اس کے بعد ان صحابہ کی شہادتوں کا یہ المناک واقعہ پیش آیا، ملاحظہ فرمائیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً عَيْنًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ - وَهُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - فَانْطَلَقُوْا، حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوْا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ لِحْيَانَ فَتَبِعُوْهُمْ بِقَرِيْبٍ مِنْ مِائَةِ رَامٍ فَاقْتَصُّوْا آثَارَهُمْ، حَتَّى أَتَوْا مَنْزِلًا نَزَلُوْهُ، فَوَجَدُوْا فِيْهِ نَوَى تَمْرٍ تَزَوَّدُوْهُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالُوْا: هٰذَا تَمْرُ يَثْرِبَ، فَتَبِعُوْا آثَارَهُمْ حَتَّى لَحِقُوْهُمْ، فَلَمَّا انْتَهَى عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَئُوْا إِلَى فَدْفَدٍ، وَجَاءَ الْقَوْمُ فَأَحَاطُوْا بِهِمْ فَقَالُوْا: لَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيْثَاقُ إِنْ نَزَلْتُمْ إِلَيْنَا أَنْ لَّا نَقْتُلَ مِنْكُمْ رَجُلًا. فَقَالَ عَاصِمٌ: أَمَّا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ، اَللّٰهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ. فَقَاتَلُوْهُمْ حَتَّى قَتَلُوْا عَاصِمًا فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ بِالنَّبْلِ، وَبَقِيَ خُبَيْبٌ وَزَيْدٌ وَرَجُلٌ آخَرُ، فَأَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ، فَلَمَّا أَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ نَزَلُوْا إِلَيْهِمْ، فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوْا

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جاسوس چھوٹا دستہ روانہ فرمایا، اور عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو جو کہ عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نانا ہیں، ان کا امیر مقرر فرمایا، یہ لوگ روانہ ہوئے جب یہ لوگ عسفان اور مکہ کے درمیان پہنچے تو بنو ہذیل (قبیلہ) کی شاخ بنولحیان کو کسی نے ان کے بارے میں خبر دی، انہوں نے تقریباً ایک سو تیرانداز آدمی ان کے تعاقب میں بھیجے، یہ ان کے قدموں کے نشان ڈھونڈتے رہے، یہ لوگ ایک جگہ جا کر ٹھہرے تو وہاں کھجور کی گٹھلیاں پڑی ہوئی پائیں، یہ ان کھجوروں کی گٹھلیاں تھیں جو عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی بطور زاد راہ اپنے ساتھ لائے تھے۔ ان کو دیکھ کر یہ لوگ کہنے لگے، یہ تو یثرب (مدینہ) کی کھجوریں ہیں، پھر ان کے پیچھے چلے، یہاں تک ان کے پاس پہنچ گئے، جب عاصم اور ان کے ساتھی ان کے گھیرے میں آگئے (بھاگ نہ سکے) تو لاچار ہو کر ایک ٹیلے پر پناہ لی، ادھر وہ بھی آگئے اور انہوں نے ان کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْهُمْ حَلُّوْا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوْهُمْ بِهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ الَّذِيْ مَعَهُمَا: هٰذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ، فَأَبٰى أَنْ يَّصْحَبَهُمْ، فَجَرَّرُوْهُ وَعَالَجُوْهُ عَلٰى أَنْ يَّصْحَبَهُمْ فَلَمْ يَفْعَلْ، فَقَتَلُوْهُ، وَانْطَلَقُوْا بِخُبَيْبٍ وَزَيْدٍ حَتّٰى بَاعُوْهُمَا بِمَكَّةَ، فَاشْتَرٰى خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ، فَمَكَثَ عِنْدَهُمْ أَسِيْرًا، حَتّٰى إِذَا أَجْمَعُوْا قَتْلَهُ اسْتَعَارَ مُوْسٰى مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ لِيَسْتَحِدَّ بِهَا، فَأَعَارَتْهُ، قَالَتْ: فَغَفَلْتُ عَنْ صَبِيٍّ لِّيْ، فَدَرَجَ إِلَيْهِ حَتّٰى أَتَاهُ فَوَضَعَهُ عَلٰى فَخِذِهِ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ فَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَ ذَاكَ مِنِّيْ، وَفِيْ يَدِهِ الْمُوْسٰى، فَقَالَ: أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَاكَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ. وَكَانَتْ تَقُوْلُ: مَا رَأَيْتُ أَسِيْرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ وَمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ، وَإِنَّهُ لَمُوْثَقٌ فِي الْحَدِيْدِ، وَمَا كَانَ

گھیرے میں لے لیا، تیز اندازوں نے ان سے کہا اگر تم ٹیلے سے نیچے اتر آتے ہو تو ہم تم سے پختہ وعدہ کرتے ہیں کہ ہم تمہیں قتل نہیں کریں گے، عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو کسی کافر کے وعدہ پر نہیں اترونگا (جو ہوسو ہو) اے اللہ! ہماری خبر ہمارے نبی کو پہنچا دے آخر تیر اندازوں نے تیر چلائے جس کے نتیجے میں انہوں نے عاصم اور ان کے سات ساتھیوں کو شہید کر دیا، باقی تین آدمی: خبیب، زید اور ایک اور آدمی (عبداللہ بن طارق) رضی اللہ عنہم بچ گئے، کافروں نے ان سے وعدہ کیا، تم لوگ نیچے آجاؤ ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے وہ لوگ عہد و پیماں لیکر نیچے آئے، اترتے ہی کافروں کے قابوں میں آگئے، انہوں نے کمانوں کے تانت کھولے اور ان کی مشکیں باندھیں، یہ حال دیکھ کر تیسرے آدمی (عبداللہ بن طارق رضی اللہ عنہ) نے کہا یہ پہلا دھوکہ ہے (نا معلوم آئندہ یہ لوگ کیا کریں گے) اس نے ان کے ساتھ جانے سے صاف انکار کر دیا انہوں نے اسے گھسیٹا اور بہت کوشش کی کھینچ کر اسے اپنے ساتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَّا رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ، فَخَرَجُوْا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوْهُ، فَقَالَ: دَعُوْنِيْ أُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: لَوْلَا أَنْ تَرَوْا أَنَّ مَا بِيْ جَزَعٌ مِنَ الْمَوْتِ لَزِدتُّ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ هُوَ. ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا. ثُمَّ قَالَ:

وَمَا أُبَالِيْ حِيْنَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰى أَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ
وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَّشَأْ
يُبَارِكْ عَلٰى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ. وَبَعَثَتْ قُرَيْشٌ إِلٰى عَاصِمٍ لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْ جَسَدِهِ يَعْرِفُوْنَهُ، وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيْمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ، فَبَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ، فَلَمْ يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ. ①

لے جائیں مگر وہ کسی طرح بھی نہ مانے، آخر کافروں نے اسے بھی مار ڈالا۔ باقی دو آدمی: خبیب اور زید رضی اللہ عنہما رہ گئے ان کو گرفتار کر کے یہ لوگ لے گئے اور مکہ پہنچ کر ان کو بیچ دیا، خبیب رضی اللہ عنہ کو حارث بن نوفل کے بیٹوں نے خرید لیا، کیونکہ خبیب نے بدر کے دن حارث بن عامر کو قتل کیا تھا، خیر خبیب ایک مدت تک ان کے پاس قیدی رہے، جب ان لوگوں نے خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا پروگرام تشکیل دیدیا تو انہوں نے حارث کی بیٹی سے استرہ صفائی کیلئے طلب کیا، اس نے استرہ دے دیا، وہ عورت (زینب) کہتی ہیں میرا خیال اور طرف ہوا اتنے میں میرا ایک بچہ (ابوالحسین) خبیب کے پاس چلا گیا خبیب نے اسے اپنی رانوں پر بٹھا لیا، جب میں نے یہ دیکھا تو میں گھبرا گئی اور ایسی گھبرائی کہ خبیب رضی اللہ عنہ نے میری گھبراہٹ پہچان لی، استرہ اس کے ہاتھ میں تھا، انہوں نے کہا: اے نیک بخت! کیا تو ڈرتی ہے کہ میں اس بچے کو

① رواه البخاري، كتاب المغازي، باب غزوة الرجيع ورعل وذكوان وبئر معونة، الرقم: ٤٠٨٦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل کر دونگا؟ اللہ نے چاہا تو ایسا نہیں ہوگا، وہ (زینب) کہتی ہے میں نے خبیب سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا، خبیب رضی اللہ عنہ انگور کا خوشہ کھا رہے تھے اور ان دنوں میں مکہ میں میوہ نام کی کوئی چیز بھی نہیں تھی، جبکہ خبیب رضی اللہ عنہ لوہے میں جکڑے ہوئے بھی تھے (کہیں باہر سے لانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا) یہ تو اللہ کا ایک خاص رزق تھا جو اللہ نے خبیب رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا تھا، خیر یہ کافر لوگ (حارث کے بیٹے) خبیب رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کیلئے حرم سے باہر لے جانے لگے تو خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے تھوڑی مہلت دیدو تا کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں، نماز پڑھ کر خبیب رضی اللہ عنہ ان سے کہنے لگے اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ میں موت سے گھبرا رہا ہوں تو میں اور نماز پڑھتا، خیر خبیب رضی اللہ عنہ ہی پہلے شخص ہیں جنہوں نے قتل کے وقت دو رکعت نماز کا طریقہ جاری کیا، نماز کے بعد خبیب رضی اللہ عنہ نے یہ دعا کی: یا اللہ! ان کو شمار کر لے، ان میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑنا، پھر یہ اشعار پڑھے:

"جب میں اسلام کی حالت میں قتل کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا جار ہا ہوں تو مجھے کیا پرواہ کہ میں کس کروٹ مروں، میرا مرنا اللہ کی ذات کیلئے ہے اگر وہ چاہے تو وہ میرے ہر کٹے ہوئے ٹکڑے پر برکت نازل فرمائیگا'' آخر حارث کا بیٹا ابوسروعہ عقبہ بن حارث کھڑا ہوا اس نے خبیب کو قتل کیا، ادھر قریش نے عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کی لاش لانے کیلئے کچھ لوگوں کو بھیجا (اور نہیں تو) بدن کا کوئی ٹکڑا کاٹ کر لے آئیں تاکہ وہ پہچان سکیں (یہ اس لئے کہ) عاصم رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن قریش کے ایک بڑے آدمی (عقبہ بن ابی معیط) کو قتل کیا تھا، اللہ نے اس کی لاش پر بھڑوں کی ایک فوج ابر کی طرح بھیج دی، انہوں نے عاصم کی لاش کو بچالیا، قریش کے لوگ اس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے۔

حدیث سے مستنبط چند فوائد

① حدیث مذکور میں عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کو جو عاصم بن عمر بن خطاب کا نانا بتایا گیا ہے یہ درحقیقت بعض رواۃ کا سہو ہے کیونکہ حقیقت میں عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ماموں تھے، کیونکہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کی بہن جمیلہ بنت ثابت رضی اللہ عنہا سے شادی کی تھی جس کے بطن سے عاصم بن عمر پیدا ہوئے مزید تفصیل کیلئے شروحات بخاری اور کتب سیرت کا مطالعہ کیا جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفار، دشمنان اسلام کا عہد و پیاں قابل بھروسہ نہیں، جیسا کہ اس واقعہ میں صراحت ہے کہ کافروں نے صحابہ کرام سے عہد و پیاں کر کے فوراً توڑ دیا، یہی وجہ ہے کہ امیر لشکر عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کفار کے عہد و پیاں کو سرے سے قبول ہی نہیں کیا، چنانچہ اسی طرف اشارہ کر کے قرآن کہتا ہے:

﴿وَإِن نَّكَثُوٓاْ أَيْمَـٰنَهُم مِّنۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُواْ فِى دِينِكُمْ فَقَـٰتِلُوٓاْ أَئِمَّةَ ٱلْكُفْرِ ۙ إِنَّهُمْ لَآ أَيْمَـٰنَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنتَهُونَ﴾ ①

ترجمہ: ''اور اگر وہ اپنے عہد کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعن کریں تو کفر کے پیشواؤں سے جنگ کرو، بیشک یہ لوگ، ان کی کوئی قسمیں نہیں ہیں، تاکہ وہ باز آجائیں۔''

③ حدیث مذکور سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمان رحم دل ہوتا ہے، اس کے دل میں خوف الٰہی ہوتا ہے وہ ہمہ وقت اس بات سے خائف ہوتا ہے کہ اس سے کہیں کوئی گناہ سرزد نہ ہو جائے جس کے نتیجے میں وہ اللہ کی گرفت میں نہ آجائے، جیسا کہ سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو یہ یقین تھا کہ دشمنانِ دین (مشرکین) کچھ ہی دیر بعد اسے قتل کرنے والے ہیں مگر انہوں نے دشمنوں کے بچے کو جو کہ ان کے پاس پہنچ گیا تھا اسے کچھ بھی نہیں کہا۔ وہ جانتے تھے کہ بچہ معصوم و بے قصور ہے اور یہی مسلمان کی شان ہے۔

④ اس حدیث سے اولیاء کی کرامات کا ثبوت ملتا ہے، جیسا کہ خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس بے موسم تازہ انگور کا موجود ہونا اور ان کا کھانا، یہ سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کی کرامت تھی۔

⑤ حدیث مذکور سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی مسلمان کو دشمنانِ اسلام قتل کرنے کا پروگرام بنا چکے ہیں تو مسلمان کو چاہیے کہ اس موقعہ پر دو رکعت نفلی نماز پڑھ لے۔

⑥ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اس نیک کام (بوقت قتل دو رکعت نفل پڑھنے) کے موجد اول سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ ہیں۔

---

① سورة التوبة:١٢

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑦ اس حدیث سے سیدنا عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کی فضیلت بھی ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس نیک صفت بندے کی لاش کو بھڑوں کے ذریعے مشرکین کے شر سے محفوظ رکھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیارھواں قصہ

خمس حنین نہ ملنے پر بعض انصار کی خفگی اور نبی ﷺ کے تسلی بخش خطبہ کا قصہ

تمہید: خمس پانچویں حصے کو کہتے ہیں، مقصود اس سے مال غنیمت کا پانچواں حصہ ہے، اللہ تعالیٰ نے کفار سے جنگ کے نتیجے میں حاصل ہونے والے مال غنیمت سے ایک خمس کا نبی کریم ﷺ کو حق دیا تھا کہ آپ اسے جہاں چاہیں صرف کریں۔

چنانچہ جنگ حنین جو کہ ۸ ھ فتح مکہ کے چند دنوں بعد واقع ہوئی ہے، اس جنگ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بہت سا مال غنیمت عطا فرمایا، نبی کریم ﷺ نے اس میں سے اپنا خمس کا حصہ نکال کر طلقاء (فتح مکہ کے دن جن کو آپ ﷺ نے عام معافی دے دی) وغیرہ میں تالیف قلب کیلئے تقسیم کیا تو چونکہ آپ نے یہ خمس قریش میں تقسیم کیا تھا اور انصار کو کچھ نہیں دیا تھا اس لئے بعض انصار کے دل میں یہ خیال آیا کہ نبی کریم ﷺ نے قریشیوں کو دیا ہے اور انصار کو کچھ بھی نہیں دیا، آخر کیوں؟ جب نبی کریم ﷺ کو ان باتوں کا علم ہوا تو آپ نے اس موقعہ پر ایک نہایت بلیغ اور مؤثر خطبہ ارشاد فرمایا، چنانچہ ذیل میں اس کی تفصیل ذکر کی جارہی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ لَمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَسَمَ فِى النَّاسِ فِى الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَكَأَنَّهُمْ وَجَدُوْا إِذْ لَمْ يُصِبْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ يَامَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِىْ وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ فَأَلَّفَكُمُ اللّٰهُ بِىْ وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِىْ . كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوْا:اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَمَنُّ . قَالَ وَمَايَمْنَعُكُمْ أَنْ تُجِيْبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ؟قَالَ كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَمَنُّ . قَالَ لَوْشِئْتُمْ قُلْتُمْ جِئْتَنَا كَذَا وَكَذَا أَتَرْضَوْنَ أَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيْرِ وَتَذْهَبُوْنَ بِالنَّبِيِّ ﷺ إِلٰى رِحَالِكُمْ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِىَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِىْ أَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِىْ عَلَى الْحَوْضِ . ①

ترجمہ: عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے جنگ حنین میں رسول اللہ ﷺ کو مال غنیمت عنایت فرمایا، آپ نے وہ غنیمت کا مال (یعنی خمس میں سے جو آپ کا حق تھا) ان لوگوں میں تقسیم کر دیا جن کا دل بہلانا مطلوب تھا (یعنی نئے مسلمان) اور انصار کو آپ نے کچھ بھی نہ دیا۔ تو اس پر انصار کو ذرا رنج ہوا کہ اور لوگوں کو مال ملا اور ان کو کچھ نہیں ملا، آپ ﷺ نے ان کو خطبہ دیا، فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا تم پہلے گمراہ نہ تھے اللہ نے میرے ذریعے تمہیں ہدایت دی؟ کیا تم جدا جدا ایک دوسرے کے دشمن نہ تھے اللہ نے میری وجہ سے تمہارے اندر باہمی محبت پیدا کی؟ کیا تم محتاج نہ تھے، اللہ نے میرے ذریعے تمہیں غنی کر دیا؟ آپ ﷺ جب کوئی فقرہ فرماتے تو انصار کہتے اللہ اور رسول کا ہم پر سب سے بڑا احسان ہے۔ آپ نے فرمایا: تم اللہ کے رسول کو جواب کیوں نہیں دیتے؟

① رواه البخاري:كتاب المغازي، باب غزوة الطائف، الرقم:٤٣٣٠، واللفظ له/ مسلم، كتاب الزكاة، باب إعطاء المؤلفة قلوبهم على الإسلام وتصبر من قوى إيمانه، الرقم:١٠٦١

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ جب بھی کوئی بات کہتے وہ جوابا کہتے:
اللہ اور رسول کا ہم پر بڑا احسان ہے۔ آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ آپ بھی ہمارے پاس ایسے ایسے آئے تھے (یعنی تم بھی احسان جتلا سکتے ہو) بھلا تم لوگوں کو یہ پسند نہیں کہ لوگ تو بکریاں اور اونٹ لیکر اپنے گھروں کو واپس جائیں اور تم نبی ﷺ کو اپنے ساتھ لیکر گھروں کو واپس جاؤ۔ دیکھو اگر میں نے ہجرت نہ کی ہوتی تو میں بھی ایک انصاری آدمی ہوتا (انصار سے مجھے اتنی محبت ہے کہ) اگر دوسرے لوگ ایک نالے یا راستے میں چلیں اور انصار ایک نالے یا راستہ میں چلیں (تو میں لوگوں کو اور بکریوں کو چھوڑ کر) انصار کے راستے یا نالے پر چلونگا، انصار استر ہیں اور باقی لوگ ابرہ ہیں، انصار یو دیکھو! میرے بعد تم پر ترجیح ہوگی، تم اس پر صبر کرنا حتی کہ تم (روزِ قیامت) مجھ سے حوض کوثر پر ملاقات کرنا۔

ایک دوسری روایت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے اور مزید وضاحت کے ساتھ یوں مروی ہے:

عن الزهري قال أخبرني أنس

ترجمہ: زہری رحمہ اللہ سے روایت ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بـن مالك ﷛ قـالَ قـالَ نـاسٌ مِنَ الأَنْـصَـارِ حِيـنَ أَفَـاءَ اللهُ عَـلٰـى رَسُـوْلِهِ ﷺ مَا أَفَاءَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ فَطَفِقَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِي رِجَالًا اَلْمِائَةَ مِـنَ الْـإِبِـلِ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ يُـعْـطِـيْ قُـرَيْـشًـا وَيَتْرُكُـنَـا وَسُيُـوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ أَنَـسٌ فَـحُـدِّثَ رَسُـوْلُ اللهِ ﷺ بِمَقَالَتِهِمْ فَـأَرْسَـلَ إِلَى الأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِـنْ أَدَمٍ وَلَـمْ يَدَعْ مَعَهُمْ غَيْرَهُمْ فَـلَـمَّـا اجْتَمَعُوْا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَـا حَـدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَقَالَ فُقَهَاءُ الأَنْـصَـارُ أَمَّـا رُؤَسَائُنَا يَارَسُوْلَ اللهِ فَـلَـمْ يَـقُـوْلُـوْا شَيْـئًـا وَأَمَّا نَاسٌ مِنَّا حَـدِيْثَةٌ أَسْـنَـانِهِـمْ فَـقَـالُوْا يَغْفِرُاللهُ لِـرَسُـوْلِ اللهِ ﷺ يُـعْطِـيْ قُـرَيْـشًـا وَيَتْـرُكُـنَـا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِـمْ فَـقَـالَ الـنَّـبِيُّ ﷺ فَإِنِّيْ أُعْطِيْ رِجَالًا حَـدِيْثِـيْ عَـهْـدِهِـمْ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ : أَمَا تَـرْضَوْنَ أَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالأَمْوَالِ وَتَـذْهَبُـوْنَ بِالنَّبِيِّ ﷺ إِلٰى رِحَالِكُمْ فَـوَاللهِ لَـمَـا تَـنْـقَلِبُوْنَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا

کہ مجھے انس بن مالک ﷛ نے خبر دی، انہوں نے فرمایا: جب اللہ نے ہوازن کے مال اپنے رسول ﷺ کو (جنگ حنین میں) عطا فرمائے، تو آپ ﷺ نے (قریش کے) بعض لوگوں کو سوسو اونٹ دینا شروع کیے، اس پر انصار کے کچھ لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو معاف فرمائے، آپ قریش کے لوگوں کو دے رہے ہیں حالانکہ ہماری تلواروں سے ابھی تک ان (قریش) کا خون ٹپک رہا ہے، انس ﷛ فرماتے ہیں انصار کی یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی، آپ نے ان کو بلوایا اور چمڑے کے ایک ڈیرے میں جمع کیا...... انصار کے علاوہ آپ نے اور کسی کو بھی نہ بلوایا، جب سب جمع ہو گئے تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا: یہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھ تک پہنچی ہے؟ انصار میں سے جو فہم ثاقب رکھنے والے تھے انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں جو معتبر لوگ ہیں انہوں نے ایسا نہیں کہا، چند نوجوان بچوں نے ایسی باتیں کی ہیں، انہوں نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَنْقَلِبُوْنَ بِهِ، قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ سَتَجِدُوْنَ أَثَرَةً شَدِيْدَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ﷺ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ. قَالَ أَنَسٌ فَلَمْ يَصْبِرُوْا. ①

رسول اللہ ﷺ کو معاف فرمائے، آپ قریش کے لوگوں کو دے رہے ہیں حالانکہ ابھی تک ہماری تلواروں سے انکا خون ٹپک رہا ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی تازہ مسلمان ہوئے ہیں ان کا دل ملاتا ہوں کہ (کہیں پھر اسلام سے پھر نہ جائیں) کیا تم لوگوں کو یہ پسند نہیں کہ لوگ مال ودولت لیکر اپنے گھروں کو جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر جاؤ، اللہ کی قسم! تم جو لیکر جاتے وہ اس سے بہتر ہے جو وہ لے کر جاتے ہیں، انصار نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم راضی ہیں، (ہمیں کوئی شکایت نہیں) آپ نے فرمایا: دیکھو عنقریب تم بڑی حق تلفی دیکھو گے، تم اللہ اور رسول سے ملاقات تک صبر سے کام لینا، میں حوض کوثر پر ہوں گا (وہاں تم سے ملوں گا) انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (نبی علیہ السلام کے اس حکم کے باوجود) انصار سے صبر نہ ہو سکا۔

حدیث سے مستنبط فوائد و نکات

① **تالیف قلبی کیلئے مال خرچ کرنے کا جواز:** حدیث مذکور سے ثابت ہوا کہ اسلام کی قوت وسربلندی کیلئے اگر کسی با اثر شخص یا قوم کو کہ جن کے ذریعے اسلام کو قوت پہنچے، انہیں پیسہ یا کوئی اور اموال کے ساتھ ترجیح دی جائے تو جائز ومشروع اور شریعت میں مطلوب ہے

① رواه البخاري: كتاب المغازي، باب غزوة الطائف، الرقم: ٤٣٣١، واللفظ له/ مسلم، كتاب الزكاة، باب إعطاء المؤلفة قلوبهم على الإسلام وتصبر من قوي إيمانه، الرقم: ١٠٥٩

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش اور بعض قبائل نجد وغیرہ کے سرداروں کو جنگ حنین کے مال غنیمت کے خمس سے سو سو اونٹ اور بعض کو بکریوں کے ریوڑ دیئے، چنانچہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ مستقبل میں اس کا بہت اچھا نتیجہ نکلا۔

② حدیث مذکور سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر ایک عمل محض اللہ کی رضا وخوشنودی کیلئے کیا گیا ہو، اور بوقت ضرورت اگر اس کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو یہ بلا کراہت جائز ومشروع ہے کیونکہ جب اس عمل کی بدایت وبنیاد اللہ کی رضا وخوشنودی تھی تو بوقت ضرورت بعد کا تذکرہ اس پر اثر انداز نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے بعض کاموں کا انصار کے سامنے تذکرہ فرمایا، معلوم ہوا کہ اس طرح کا تذکرہ بلا کراہت جائز ومشروع ہے۔

③ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مال غنیمت کی تقسیم کے معاملہ پر تمام انصار نے نبی ﷺ پر خفگی ظاہر نہیں کی بلکہ یہ اظہارِ خفگی صرف چند نوجوانوں کی طرف سے تھا۔

④ اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر لوگوں کو داعی سے کسی معاملہ پر شکایت ہے تو داعی کو چاہیے کہ نہایت احسن انداز سے ان کی شکایت کو دور کرے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی غلط فہمی کو یہ کہہ کر دور کردیا کہ میں نے قریش یا قبائل نجد کے بعض سرداروں کو محض تالیف قلب کیلئے مال دیا ہے۔

⑤ رسول اکرم ﷺ کی صداقت وحقانیت کا ثبوت: آپ ﷺ نے انصار سے جو خطاب کیا تھا کہ جس میں آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں پر دوسروں کو ترجیح دی جائیگی، لہذا تم لوگ صبر سے کام لینا، چنانچہ ایسا ہی ہوا، آئندہ وقتوں میں انصار پر دوسروں کو ترجیح دی گئی (جیسے خلافت وغیرہ) لیکن انس رضی اللہ عنہ افسوس کا اظہار کرتے ہیں کہ انصار سے صبر نہ ہوسکا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارھواں قصہ

اھل ایمان پرامتحان وآزمائشوں کے آنے کا قصہ

تمہید: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُم مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ ....﴾ ①

ترجمہ: ''کیا تم نے گمان کر رکھا ہے کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ تم پر ان لوگوں جیسی حالت نہیں جو تم سے پہلے تھے انہیں تنگدستی اور تکلیف پہنچی ......''

اس آیت مبارکہ میں رب تعالیٰ نے مؤمنوں کو بتلایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل ایمان پر مختلف آزمائشیں آتی رہتی ہیں، آزمائشوں کا یہ معاملہ صرف اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کیلئے ہی نہیں ہے بلکہ سابقہ انبیاء علیہم السلام کی امتوں کے مومنوں کے ساتھ بھی ہوتا تھا، چنانچہ ذیل کی حدیث میں اسی بات کا ذکر کیا گیا ہے۔

① سورة البقرة:٢١٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَّهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، قُلْنَا لَهُ أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا؟ أَلَا تَدْعُو اللّٰهَ لَنَا؟ قَالَ: كَانَ فِيْمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهِ فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوْضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَادُوْنَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ . وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْأَمْرُ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَ مَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ أَوِ الذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ . ①

ترجمہ: خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی جب آپ کعبہ کے سائے میں اپنی چادر پر ٹیک لگائے ہوئے تھے، ہم نے آپ سے کہا: آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد کیوں نہیں طلب کرتے ؟ آپ نے فرمایا: تمہارے سے پہلے (پچھلی قوموں میں) جو ایمان دار لوگ تھے، ان کیلئے زمین میں گڑھا کھودا جاتا، پھر اس گڑھے میں مؤمن کا گاڑا جاتا، پھر آرے لاکر ان کے سر پر رکھکر ان کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے (والعیاذ باللہ) وہ مؤمن لوگ پھر بھی اپنے سچے دین سے نہ پھرتے، اور لوہے کی کنگھیاں ان کی ہڈیوں اور ان کے پٹھوں پر چلائی جاتی، یہ چیزیں بھی ان کیلئے دین سے رکاوٹ نہ بنتی۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اس دین کو ضرور پورا کریگا، یہانتک کہ ایک شخص صنعاء سے (جو یمن کا دار الخلافہ تھا) حضرموت تک سفر کرے گا اسے اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہیں ہوگا، یا ڈر ہوگا تو بکریوں پر بھیڑیئے کا ہوگا، لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو۔

① رواه البخاري: كتاب المناقب، م باب علامات النبوة فى الإسلام ، الرقم: ٣٦١٢

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث مذکور سے مستنبط فوائد

① اس حدیث سے مسجد کے اندر اپنے قائد و پیشوا کے سامنے تکلیف و پریشانی کی شکایت کا جواز ملتا ہے، جیسا کہ خباب بن ارت رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے بیت اللہ کے سائے میں نبی ﷺ سے تکلیف و پریشانی کی شکایت کی۔

② گذرے ہوئے صالحین کو نمونہ بنانے کا ثبوت: جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے جب صحابہ نے مشرکین مکہ کے ظلم وستم کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے گذشتہ اقوام کے مومنوں کے مصائب و تکالیف کو ان کے سامنے بطورِ نمونہ بیان فرمایا، مقصد یہ تھا کہ جو تکالیف و مصائب کہ کفار کے ہاتھوں سے گذشتہ مسلمانوں کو دین کی خاطر ملے تھے وہ ابھی تک تمہیں نہیں ملے لہذا تم ان گذشتہ صالحین کو اپنے لئے نمونہ واسوہ بنا کر انہی کی طرح صبر واستقامت سے کام لو۔

③ دین کی خاطر آزمائشوں سے دوچار ہونا: اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دین کی خاطر اللہ کے موحد بندوں پر ابتلاء و آزمائشیں آتی ہیں، ان کے جسموں کو لوہے کی آری سے چیرا اور لوہے کی کنگھیوں سے ان کی ہڈیوں سے چمڑے ادھیڑے جاتے ہیں، مؤمنین موحدین کو چاہیے کہ ان آزمائشوں پر استقامت کا مظاہرہ کریں۔

④ کسی اہم بات کیلئے قسم اٹھانے کا جواز: جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم اٹھائی ہے۔

⑤ رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا ثبوت: آپ ﷺ نے پیشن گوئی فرمائی تھی کہ ایک وقت آئیگا اللہ کی زمین پر امن وامان ہوگا، چنانچہ آپ کی یہ پیشگوئی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دور میں پوری طرح سچی ثابت ہوئی، یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے اور برحق نبی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرھواں قصہ

اسلام سے مرتد ہونے والے کا عبرتناک سزا پانے کا قصہ

تمہید: جو شخص اسلام قبول کرنے کے بعد پھر واپس اسی دین کی طرف پلٹ آتا ہے جس پر وہ پہلے تھا یا کسی اور دین کو اختیار کر لیتا ہے ایسا شخص شریعت کی اصطلاح میں مرتد ہے، اور مرتد کی اسلام میں سزا یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے، چنانچہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

"من بدل دینه فاقتلوه" ①

''جو شخص اپنا دین بدل لے اسے قتل کر دو''

پیش آمدہ واقعہ میں مرتد شخص دارالاسلام سے دارالحرب کی طرف بھاگ گیا اور یوں وہ اسلام کی اس سزا (قتل) سے بچ گیا، مگر اللہ تعالیٰ نے موت کے بعد اس کو ایسی سزا دی جو دوسرے مرتدین کیلئے بھی عبرت بن گئی، چنانچہ اب اصل قصہ ملاحظہ ہو۔

① رواه البخاری، کتاب الجهادوالسير، باب لايعذب بعذاب الله، الرقم:٣٠١٧

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن أنس ﷺ قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَعَادَ نَصْرَانِيًّا فَكَانَ يَقُولُ مَا يَدْرِي مُحَمَّدٌ (ﷺ) إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ، فَأَمَاتَهُ اللهُ فَدَفَنُوهُ فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا: هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ كَمَا هَرَبَ مِنْهُمْ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوا لَهُ فَأَعْمَقُوا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ، فَقَالُوا هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوا لَهُ وَأَعْمَقُوا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَأَصْبَحَ فَلَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَعَلِمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ. ①

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نصرانی تھا، اس نے اسلام قبول کیا اور اس نے سورت بقرۃ، سورہ آل عمران پڑھ لی اور وہ نبی ﷺ کا منشی (کاتب وحی) تھا، یہ دوبارہ نصرانی (مرتد) ہوگیا اور (کم بخت) کہنے لگا کہ محمد ﷺ تو کچھ بھی نہیں جانتے تھے، جو میں ان کو لکھ کر دیتا تھا بس وہ جانتے تھے، آخر وہ مرگیا، لوگوں نے اسے زمین میں دفن کیا، صبح ہوئی تو زمین نے اس کی لاش باہر پھینک دی، اس پر ان لوگوں نے کہا کہ محمد (ﷺ) اور اس کے صحابہ کا یہ کام ہے، یہ شخص چونکہ ان کو چھوڑ کر بھاگ آیا تھا، لہذا انہوں نے ہی (رات کو) اس کی قبر کھودی ہے اور اسے پھینک دیا ہے، آخر انہوں نے پھر قبر کھودی اور گہری کھودی (اور اسے دفنا دیا) صبح ہوئی تو زمین نے پھر اسے باہر نکال دیا، ان لوگوں نے پھر یہی کہا: یہ محمد (ﷺ) اور اس کے اصحاب کا کام ہے کیونکہ یہ شخص ان کو چھوڑ کر بھاگ

① رواه البخاري، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، الرقم: ٣٦١٧، واللفظ له/ مسلم، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم، الرقم: ٢٧٨١

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا تھا، انہوں نے ہمارے ساتھی کی قبر کھودی ہے اور باہر نکال کر پھینک دیا ہے، انہوں نے پھر قبر کھودی اور جس قدر ہو سکتا تھا اسے گہرا کیا، لیکن صبح ہوئی تو زمین نے پھر باہر نکال دیا، اب ان کو علم ہو گیا کہ یہ لوگوں میں سے کسی کا کام نہیں، لہذا انہوں نے اسے یونہی چھوڑ دیا۔

مذکورہ قصہ سے مأخوذ فوائد و نصائح

① ارتداد کی سزا: چنانچہ جب یہ شخص اسلام سے مرتد ہوا تو اللہ تعالیٰ کی زمین نے بھی اسے اپنے اندر جگہ نہیں دی، تین مرتبہ تک اسے زمین میں دفنایا گیا مگر ہر بار زمین نے اس کے ناپاک جثے کو باہر نکال دیا، اسے یقیناً حیوانات اور حشرات الارض نے ہی کھایا ہوگا۔

② اگر اللہ تعالیٰ کسی مجرم کو نشانِ عبرت بنانا چاہے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے بچا نہیں سکتی، جیسے ان لوگوں نے اس مجرم کی میت کو محفوظ رکھنے اور بے حرمتی سے بچانے کیلئے متعدد مرتبہ انتہائی گہری قبر کھودی لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین نے ہر دفعہ اسے باہر پھینک دیا۔

③ حدیث مذکور سے یہ بھی ثابت ہوا کہ آدمی خواہ کتنا ہی پاکدامن، بریُ الذمہ اور نیک و صالح کیوں نہ ہو، مگر پھر بھی وہ مخالف کی تہمت سے نہیں بچ سکتا، جیسا کہ اس مرتد نصرانی کے دفن کے بعد جب زمین نے اسے دو مرتبہ باہر پھینک دیا تو نصرانیوں نے فوراً رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کو متہم کیا کہ انہوں نے ہی ہمارے آدمی کی لاش کو باہر نکالا ہے۔

OOOOOOOO

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چودھواں قصہ

قاتل نفس کے جہنم میں جانے کا قصہ

تمہید: اسلام میں خودکشی حرام ہے، رسول اکرم ﷺ نے ایک خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھانے سے بھی انکار کر دیا تھا۔

"أُتِيَ النَّبِيَّ ﷺ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ" ①

ترجمہ: ''رسول اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے اپنے آپ کو عراض کے نیزوں سے قتل کیا تھا آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی''

ایک اور حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهُ فِيْ يَدِهِ يَتَوَجَّأُبِهَا فِيْ بَطْنِهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ...... " ②

ترجمہ: ''جو شخص اپنے آپ کو کسی لوہے (کی چیز مثلاً: تلوار، خنجر، تیر، نیزہ وغیرہ) سے قتل کرتا ہے تو (قیامت کے دن) وہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ جہنم کی آگ میں اسے اپنے پیٹ میں گھونپتا رہیگا''

الغرض اپنے آپ کو قتل کرنا حرام ہے، اور اس کی سزا جہنم ہے، پیش آمدہ واقعہ بھی اس کا مؤید ہے۔

---

① رواه مسلم، كتاب الجنائز، باب ترك الصلاة على القاتل نفسه، الرقم:٩٧٨

② رواه مسلم، كتاب الايمان، باب غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه وأن من قتل نفسه بشيء عذب به في النار وأنه لايدخل الجنة إلا نفس مسلمة، الرقم:١٠٩، واللفظ له/ البخاري، كتاب اللباس، باب شرب السم والدواء به وما يخاف منه والخبيث، الرقم: ٥٧٧٨

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن أبی هريرة ﷺ قال شهدنا مع رسول الله ﷺ فقال لرجل ممن يدعي الإسلام هذا من أهل النار. فلما حضر القتال قاتل الرجل قتالا شديدا فأصابته جراحة فقيل يارسول الله! الذي قلت له إنه من أهل النار فإنه قد قاتل اليوم قتالا شديدا وقد مات. فقال النبي ﷺ إلى النار، قال فكاد بعض الناس أن يرتاب فبينما هم على ذلك إذ قيل إنه لم يمت ولكن به جراحا شديدا فلما كان من الليل لم يصبر على الجراح فقتل نفسه فأخبر النبي ﷺ بذلك فقال الله أكبر، أشهد أني عبد الله ورسوله، ثم أمر بلالا فنادى بالناس إنه لا يدخل الجنة إلا نفس مسلمة وإن الله ليؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر. ①

ترجمہ: ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک غزوہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک تھے، آپ نے ایک شخص کے متعلق جو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا تھا، فرمایا: یہ جہنمیوں میں سے ہے، جب لڑائی شروع ہوئی تو وہ شخص (مسلمانوں کی طرف سے) بڑی بہادری سے لڑا اور وہ زخمی ہوگیا، صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے جس شخص کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے، آج تو وہ بڑی بے جگری سے لڑا ہے اور (زخمی ہوکر) فوت ہوگیا ہے، آپ ﷺ نے اب بھی وہی جواب دیا کہ وہ جہنم میں گیا (ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے) کہ قریب تھا کہ بعض لوگوں کے دل میں کچھ شبہ پیدا ہوتا لیکن لوگ ابھی اسی غور وفکر میں تھے کہ کسی نے بتایا کہ ابھی وہ مرا نہیں ہے البتہ زخم کاری ہے، پھر جب رات ہوئی تو اس نے زخموں کی تاب نہ لاکر خودکشی کرلی، جب نبی ﷺ کو اس کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا: اللہ اکبر!

---

① رواه البخاری، كتاب الجهاد والسير، باب إن الله يؤيد الدين بالرجل الفاجر، الرقم:٣٠٦٢ واللفظ له/ مسلم، كتاب الايمان، باب غلظ تحريم الإنسان نفسه، وإن قتل نفسه بشيئ عذب به فی النار وانه لايدخل الجنة إلا نفس مسلمة، الرقم:١١١

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، پھر آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، اور انہوں نے لوگوں میں یہ اعلان کیا کہ جنت میں مسلمان کے علاوہ اور کوئی داخل نہیں ہوگا، اور اللہ تعالیٰ کبھی اپنے دین کی مدد کسی فاجر شخص سے بھی کرا لیتا ہے۔

مذکورہ قصہ سے مأخوذ فوائد و مسائل

① وحی کی عظمت: دیکھو وہ شخص ابھی زندہ ہے اور لڑائی شروع ہی نہیں ہوئی مگر وحی الٰہی نے ترجمانِ وحی محمد رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے پہلے ہی سے بتلا دیا کہ یہ شخص جہنمی ہے اور بالآخر ایسا ہی ہوا، جب لڑائی شروع ہوئی، اس نے بڑی جانفشانی اور بہادری سے جنگ لڑی، جس کے نتیجے میں یہ شدید زخمی ہوا، پھر زخموں کی تاب نہ لا کر خودکشی کر لی تو جہنم رسید ہوا۔ اور یہ رسول اکرم ﷺ کی صداقت وسچائی کی ایک بہترین دلیل ہے۔

② مصائب پر صبر نہ کرنے کا برا انجام: جیسا کہ اس شخص نے اس مصیبت کی گھڑی میں بے صبری کا مظاہرہ کیا اور جلد بازی سے کام لیتے ہوئے خود کو قتل کر دیا جس کی وجہ سے وہ جہنم کا مستحق بنا۔

③ میدانِ جنگ میں صرف شجاعت وبہادری کامیابی کی دلیل نہیں بلکہ کامیابی کیلئے ایمان شرط ہے، دیکھو یہ شخص کتنا بڑا بہادر اور جنگ جو تھا، میدانِ جنگ میں شاید کتنے ہی کافر اس کے ہاتھوں جہنم رسید ہوئے ہونگے، جیسا کہ صحیح مسلم کی ایک اور روایت کے الفاظ یوں مروی ہیں:

"...... وَفِیْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ رَجُلٌ لَا یَدَعُ لَھُمْ شَاذَّۃً

ترجمہ: "نبی ﷺ کے صحابہ میں ایک آدمی تھا وہ کسی کافر کو نہیں چھوڑتا تھا بلکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلَّااتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ فَقَالُوْا مَا اَجْزَأَمِنَّا الْيَوْمَ اَحَدٌ كَمَا اَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَا اِنَّهُ مِنَ أَهْلِ النَّارِ......" ①

جس کو پالیتا اس کا پیچھا کر کے تلوار سے اس کو اُڑا دیتا تھا، صحابہ کہنے لگے اس آدمی کی طرح آج ہمارے کوئی کام نہیں آیا، نبی ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ وہ دوزخ والوں میں سے ہے" (اس شخص کی یہ ساری محنت فقدانِ ایمان کی وجہ سے ضائع و بیکار ہوگئی اور وہ خود بھی جہنم کا ایندھن بنا۔)

④ صداقت رسول: لوگوں نے اس شخص کی شجاعت و بہادری اور اس کے کارناموں کا کس شد و مد سے نبی اکرم ﷺ کے سامنے ذکر کیا، مگر آپ ﷺ اس کے کارناموں سے پہلے بھی اور بعد میں بھی پختہ یقین کے ساتھ یہی فرما رہے تھے: اس کا انجام جہنم ہے، حتی کہ قریب تھا کہ اس موقعہ پر بعض لوگوں کو تردد بھی ہو جائے کہ اتنی بے جگری سے لڑنے والا شخص جہنمی کیسے ہوسکتا ہے؟ مگر جب یہ بتلایا گیا کہ اس نے عجلت کا مظاہرہ کرتے ہوئے خود کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے تو نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی وحی کی صداقت پر اللہ کی کبریائی اور اپنے رسول برحق ہونے کا واضح اعلان کیا۔

⑤ حدیث مذکور سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ بعض اوقات اپنے باغیوں اور نافرمانوں سے بھی اپنے دین کیلئے مدد و تعاون لے لیتا ہے، مگر اس دینی تعاون سے خود اس باغی و نافرمان کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا، جیسا کہ مذکورہ حدیث کے آخری الفاظ ہیں: "إِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ."

---

① رواه مسلم ، كتاب الايمان ، باب غلظ تحريم قتل الانسان نفسه وان من قتل نفسه بشيء عذب به في النار وانه لايدخل الجنة الا نفس مسلمة ، الرقم:١١٢ ، واللفظ له/ البخاري ، كتاب الجهاد والسير ، باب لايقول فلان شهيد ، الرقم:٢٨٩٨

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ دوم:

فصل دوم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعلق قصص وواقعات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا قصہ

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وسعتِ علم اور اسلام فہمی کا قصہ

تمہید: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اصل نام عبداللہ بن عثمان ابی قحافہ ہے، بڑوں میں سب سے پہلے ایمان لانے اور اسلام قبول کرنے کا ان کو اعزاز حاصل ہے،، مشرف بہ اسلام ہونے سے لیکر نبی اکرم ﷺ کی آخر زندگی تک آپ ﷺ کا کما حقہ ساتھ نبھایا، طویل صحبت کی وجہ سے وہ نبی ﷺ کے مزاج شناس تھے، اور اعلم اصحاب رسول ﷺ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ نے ممبر پر بیٹھ کر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندہ کو دنیا کی نعمتوں اور اپنے پاس جانے پر اختیار دیا ہے تو اس بندے نے اللہ تعالیٰ کے پاس جانے کو اختیار کیا ہے تو آپ ﷺ کے اس ارشاد کا مقصد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوا کسی نے بھی نہیں سمجھا اس لئے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فوراً رونے لگے۔ مزید تفصیل آنے والے قصہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن أبی سعید الخدری رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنبَرِ فَقَالَ إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَاعِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى اَبُوْبَكْرٍ وَقَالَ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَهُ وَقَالَ النَّاسُ أُنْظُرُوْا إِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ هُوَ أَعْلَمَنَا بِهِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ اَبَابَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ إِلَّا خُلَّةَ الْإِسْلَامِ لَايَبْقِيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ . ①

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے، آپ نے فرمایا: اللہ نے اپنے ایک بندے کو دنیا کی نعمتوں اور جو اللہ کے پاس ہے اختیار دیا ہے، اس بندے نے اللہ تعالیٰ کے ہاں ملنے والی چیز کو پسند کرلیا ہے، اس پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے، اورعرض کیا ہمارے ماں باپ آپ پر فداء ہوں (ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) ہمیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے رونے پر تعجب ہوا، بعض لوگوں نے کہا اس بزرگ کو دیکھو، نبی ﷺ نے تو ایک بندے کے متعلق خبر دی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی نعمتوں اور جو اللہ کے پاس ہے اس میں سے کسی کو پسند کرنے کا اختیار دیا ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آپ پر فداء ہوں، لیکن رسول اللہ ﷺ ہی کو ان دوچیزوں میں سے ایک کا اختیار دیا گیا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ اس حقیقت سے واقف تھے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ

① رواه البخاری، کتاب مناقب الأنصار، باب هجرة النبی ﷺ وأصحابه إلی المدینة، الرقم: ٣٩٠٤، واللفظ له/ مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل ابی بکر الصدیق ص، الرقم: ٢٣٨٢

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں میں سب سے زیادہ اپنی صحبت اور مال کے ذریعے مجھ پر صرف ایک ابوبکر رضی اللہ عنہ احسان مند ہیں اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بنا سکتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا، البتہ اسلامی رشتہ ان کے ساتھ کافی ہے، مسجد میں اب کوئی دروازہ کھلا ہوا نہ رکھا جائے سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف کھلنے والے دروازے کے۔

مذکورہ حدیث کے فوائد

① مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ انبیاء ورسل علیہم السلام کو دنیا میں رہنے اور اپنے پاس بلانے میں اختیار دیتا ہے، جیسا کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار دیا گیا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے پاس جانے کو پسند فرمایا۔

② کسی محبوب شخص کے داغ مفارقت پر رونے کا جواز: جیسا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے داغ مفارقت دینے والی باتیں سنیں تو رو پڑے۔

③ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی عظیم اور صاحب فضل وکمال ہستی کو یہ کہنا کہ آپ پر ماں باپ فدا ہوں، جائز ہے جیسا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا۔

④ حدیث مذکور سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس امت کے اعلم ترین شخص تھے۔ جیسا کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "وکان ابوبکر هو أعلمنا" اور جس طرح سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عام فضائل ودرجات کے اعتبار سے امت محمدیہ کے افضل ترین شخص تھے تو اسی طرح وہ علم وفہم میں بھی سب سے آگے اور اعلم وافہم تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبانِ مبارک سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ مقام بیان کیا ہے کہ صحبت (رفاقت) اور مال کے اعتبار سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہے۔

⑥ خُلّت اعلیٰ درجہ کی محبت کو کہا جاتا ہے، اس لئے درجہ و مقام کے اعتبار سے خُلّت محبت سے زیادہ ہے، بالفاظ دیگر خُلّت اعلیٰ اور انتہاء درجہ محبت کو کہتے ہیں جو کہ حقیقتاً اور عموماً خالق ومخلوق کے مابین ہوتی ہے کہ خالق اپنی مخلوق میں سے کسی کو اپنا خلیل بنالے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴾ ① ''اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل بنایا''

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے خاتم الرسل ﷺ کو اپنا خلیل بنایا، چنانچہ صحیح مسلم میں حدیث ہے:

عن أبی الأحوص رضی الله عنه قال سمعت عبداللهبن مسعودص يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنَّهُ أَخِيْ وَصَاحِبِيْ وَقَدِاتَّخَذَاللهُ عَزَّوَجَلَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا. ②

ترجمہ: ابوالاحوص کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو خلیل بنانے والا ہوتا تو میں ضرور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیل بناتا، لیکن وہ میرا بھائی اور میرا ساتھی ہے، اور اللہ نے تمہارے ساتھی (نبی ﷺ) کو خلیل بنالیا ہے۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کو جس قدر محبت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے تھی اتنی کسی اور سے نہیں تھی اور یہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اخلاص کی دلیل ہے۔

⑦ حدیث مذکور کے ''وَلَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِيْ بَكْرٍ.'' والے جملے سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

○○○○○○○

---

① سورة النساء:١٢٥

② رواه مسلم:کتاب فضائل الصحابة ، باب من فضائل أبی بکر الصديق ص ، الرقم:٢٣٨٣

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا قصہ

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا قصہ

تمہید: سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی (صحیح قول کے مطابق) جندب ہے، آپ کا تعلق قبیلہ غفار سے تھا، آپ گوناگوں مناقب اور خوبیوں کے مالک تھے، مسلمان ہونے سے کچھ عرصہ پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں مخصوص عبادت کی طرف رغبت پیدا کردی تھی، جیسے ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا علم ہوا، فوری طور پر اس کی جستجو میں نکل کھڑے ہوئے اور پھر بڑی تحقیق وجستجو کے بعد جب اسلام کی صداقت وسچائی ان کے سامنے واضح ہوئی تو فوراً مشرف بہ اسلام ہوئے۔

اور اپنے قبیلہ غفار میں سے سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا اعزاز حاصل کرلیا، اب ملاحظہ کیجئے ان کے اسلام قبول کرنے کا قصہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قَالَ لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِأَخِيهِ ارْكَبْ إِلَى هٰذَا الْوَادِيْ فَاعْلَمْ لِيْ عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ ائْتِنِيْ فَانْطَلَقَ الْأَخُ حَتّٰى قَدِمَهُ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِيْ ذَرٍّ فَقَالَ لَهُ رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَلَامًا مَاهُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ مَاشَفَيْتَنِيْ مِمَّا أَرَدْتُّ ، فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ ﷺ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتّٰى أَدْرَكَهُ بَعْضُ اللَّيْلِ فَاضْطَجَعَ فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى أَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ النَّبِيَّ ﷺ حَتّٰى أَمْسٰى فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ

ترجمہ: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا جب ابوذر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی بعثت کی خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی (انیس) سے کہا: تم سوار ہوکر اس وادی (مکۃ المکرمۃ) کو جاؤ اور اس شخص کا حال اچھی طرح دریافت کرکے مجھے بتاؤ جو اپنے آپ کو نبی کہتا ہے اور کہتا ہے کہ آسمان سے میرے پاس خبر آتی ہے، یہ سن کر ان کا بھائی روانہ ہوا، مکہ پہنچا اور رسول اللہ ﷺ کی باتیں سنیں، پھر ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آیا انہیں بتلایا کہ میں نے اس شخص کو دیکھا ہے، وہ لوگوں کو اچھے اخلاق کا حکم دیتا ہے اور ایک کلام سناتا ہے جس کو شعر نہیں کہہ سکتے، ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: تیری اس بات سے جو مطلب تھا وہ پورا نہیں ہوا، یعنی میری تشفی نہیں ہوئی، آخر ابوذر رضی اللہ عنہ نے توشہ لیا اور پانی کی ایک پرانی مشک سنبھالی (اور چلتے ہوئے) مکہ پہنچ کر مسجد حرام میں آئے، رسول اللہ ﷺ کو وہاں تلاش کیا مگر وہ آپ کو پہچانتے نہ تھے اور انہوں نے آپ کا (کسی سے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهِ مَعَهُ لَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ، حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ فَعَادَ عَلٰى عَلِيٍّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَأَقَامَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ: أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ؟ قَالَ إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنَّنِي فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَأَخْبَرَهُ قَالَ فَإِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيقُ الْمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي حَتّٰى تَدْخُلَ مَدْخَلِي فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِرْجِعْ إِلٰى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَكَ أَمْرِي . قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ. فَضَرَبُوهُ حَتّٰى أَضْجَعُوهُ وَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ قَالَ وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَأَنَّ طَرِيقَ

پوچھنا بھی مناسب نہ سمجھا۔ رات کو کچھ وقت گذر گیا علی رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا اور پہچان لیا کہ یہ کوئی اجنبی مسافر ہے، خیر ابوذر رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہو لئے، نہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کوئی بات کی اور نہ علی رضی اللہ عنہ نے کچھ پوچھا۔ صبح کو ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنی مشک اٹھائی اور توشہ لیا، پھر مسجد میں آگئے اور سارا دن وہیں رہے، شام تک رسول اللہ ﷺ نے ان کو نہیں دیکھا، جب ابوذر رضی اللہ عنہ اپنے لیٹنے کی جگہ گئے تو علی رضی اللہ عنہ ادھر سے گذرے اور کہنے لگے، کیا ابھی تک اس شخص کو اپنے ٹھکانے کا علم نہیں ہو سکا، انہوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو اٹھایا اور اپنے ساتھ لے گئے، دونوں میں کوئی بات نہیں ہوئی۔ تیسرا دن ہوا تو پھر علی رضی اللہ عنہ نے ان سے یہی گفتگو کی وہ ان کے ساتھ جا رہے تھے، اس وقت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: (ارے بھائی) بتلائیں کہ آپ کو یہاں کیا چیز لائی ہے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم مجھ سے پختہ عہد و پیمان کرتے ہو کہ میری راہنمائی کرو گے تو میں کہوں، علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات منظور کر لی، پھر انہوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تِجَارِكُمْ إِلَى الشَّامِ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا فَضَرَبُوهُ وَثَارُوا إِلَيْهِ فَأَكَبَّ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِ. ①

اپنے آنے کا مقصد بتلایا، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں جو خبر پہنچی ہے وہ بالکل حق ہے اور وہ اللہ کے رسول ہیں، اب تم ایسا کرنا کہ صبح کو میرے پیچھے چلتے آنا، اگر میں کوئی خوف کا معاملہ دیکھونگا تو اس طرح کھڑا ہو جاؤنگا جیسے کوئی پیشاب کرتا ہے اور اگر میں چلتا رہوں تو تم بھی چلتے رہنا اور میں جس گھر میں داخل ہوں تو بھی اس گھر میں داخل ہو جانا، خیر ابوذر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا، علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے چلتے گئے یہاںتک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے اور ابوذر بھی پہنچے، اور رسول اللہ ﷺ کی باتیں سنیں، اسی جگہ (اسی وقت) مسلمان ہوگئے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: اب تم اپنی قوم کی طرف چلے جاؤ اور ان سے میرا حال بیان کروجبتک کہ آپ تک میری خبر پہنچے، ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو باآواز بلند ان (مشرکین مکہ) کے مجمع میں کلمہ پکار کر کہونگا۔ چنانچہ وہ نکلے اور مسجد حرام آکر انہوں نے باآواز بلند پکارا

① رواه البخاري، كتاب مناقب الأنصار، باب اسلام أبي ذر رضي الله عنه، الرقم: ٣٨٦١، واللفظ له/ مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل ابي ذر رضي الله عنه، الرقم: ٢٤٧٣

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"أشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله" یہ سنتے ہی قریش کے لوگوں نے انہیں مارا حتی کہ نیچے پٹخ دیا، عباس رضی اللہ عنہ آئے اور ان پر جھک پڑے اور کہا تم پر افسوس ہے تم جانتے نہیں کہ یہ تو قبیلہ غفار کا آدمی ہے اور تمہارے سوداگروں کے شام کے راستہ میں یہ قبیلہ آباد ہے، عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں چھڑا لیا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے دوسرے دن پھر یہی کیا۔ لوگوں نے پھر انہیں مارا اور اس پر ٹوٹ پڑے، پھر عباس رضی اللہ عنہ ان پر جھک پڑے (اور انہیں چھڑایا)۔

حدیث مذکور سے حاصل شدہ فوائد و نکات

① حدیث مذکور سے یہ بات واضح ہوئی کہ دین کے معاملات میں تحقیق ضروری ہے، جیسا کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تحقیق و جستجو کی۔ پہلے اپنے بھائی کو بھیجا جب ان کی فراہم کردہ معلومات سے تشفی نہ ہوئی تو خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے، اور مکمل تحقیق کے بعد جب ان کے سامنے حقیقت کھل گئی تو فوراً مسلمان ہو گئے۔

② دین سیکھنے کیلئے سفر کرنے کا جواز: حدیث مذکور سے یہ بھی ثابت ہوا کہ دین سیکھنے کیلئے اگر سفر کرنے کی ضرورت پڑے تو سفر کرنا چاہیے، جیسا کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ دین حق کی معلومات کیلئے سفر کر کے مکۃ المکرمۃ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

③ حدیث مذکور سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حق واضح ہو جانے کے بعد اس کا اتباع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہے، جیسا کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے اور تحقیق کے بعد جب ان پر حق واضح ہوگیا تو فوراً کسی کی پروا کیے بغیر مشرف بہ اسلام ہوگئے۔

④ قصہ مذکورہ سے ابوذر رضی اللہ عنہ کی جرأت اور قوت ایمانی کا ثبوت ملتا ہے کہ انہوں نے مشرکین مکہ کے مجمع میں کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام کا اعلان کردیا۔

⑤ اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر دور میں پختہ اور مخلص مسلمانوں کو اسلام کے نام پر ایذاء وتکلیف پہنچتی رہی ہے۔

⑥ سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی شفقت اور رقت قلبی: باوجودیکہ آپ اس وقت تک عقیدہ ونظریہ کے اعتبار سے مشرکین مکہ کے ساتھ تھے مگر پھر بھی آپ کو سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ پر رحم آیا اور ان کو مشرکین کی ایذاء وتکلیف سے چھڑالیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا قصہ

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کا قصہ

تمہید: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا اصل نام ''حصین'' اور کنیت ابو یوسف تھی، اسلام قبول کرنے سے پہلے نہ صرف ایک عام یہودی تھے بلکہ آپ کا شمار یہودیوں کے کبار علماء اور معزز خاندان میں ہوتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچے، اس وقت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اپنے باغ کا پھل اتار رہے تھے پھل سمیت ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے، جیسے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر نظر پڑی دل نے یقین کر لیا کہ یہ چہرہ ایک سچے نبی کا چہرہ ہے، پھر انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چند سوالات کیے جن کا صحیح جواب پا کر فوراً مشرف بہ اسلام ہو گئے، چنانچہ اب ان کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن بشر بن المفضل حدثنا حميد حدثنا أنس أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ فَأَتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ. مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ؟ وَمَابَالُ الْوَلَدِ يَنْزِعُ إِلَى أَبِيْهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ ؟قَالَ أَخْبَرَنِي بِهِ جِبْرِيْلُ آنِفًا، قَالَ ابْنُ سَلَامٍ :ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ. قَالَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ الْحُوْتِ وَأَمَّا الْوَلَدُ فَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدَ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهُتٌ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّي قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوْا بِإِسْلَامِي، فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ :أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ

ترجمہ: بشر بن مفضل سے روایت ہے کہتے ہیں حمید نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہمیں انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے مدینہ آمد کی خبر پہنچی تو وہ آپ کے پاس آئے، چند باتیں پوچھنے کیلئے انہوں نے کہا: میں آپ سے ایسی تین باتیں پوچھنا چاہتا ہوں جنہیں صرف ایک نبی ہی جانتا ہے (پہلی بات) قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے؟ (دوسری بات) جنت والے جو پہلا کھانا کھائیں گے وہ کیا ہوگا؟ (تیسری بات) بچہ کبھی باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور کبھی ماں کے، اس کا سبب کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبریل نے ابھی ابھی مجھے یہ باتیں بتلادی ہیں، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ جبریل فرشتوں میں سے یہودیوں کا دشمن ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائیگی۔ اور جنت والے جو پہلا کھانا کھائیں گے وہ مچھلی کی کلیجی کا بڑھا ہوا حصہ ہوگا۔ (جو نہایت لذیذ اور زود ہضم ہوگا)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيْكُمْ؟ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَأَفْضَلُنَا وَابْنُ أَفْضَلِنَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ؟ قَالُوْا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ. فَأَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ عَبْدُاللّٰهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلَ اللّٰهِ. قَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَتَنَقَّصُوْهُ قَالَ هٰذَا كُنْتُ أَخَافُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. ①

بچے کا معاملہ یہ ہے جب مرد کی منی عورت کی منی پر سبقت کرتی (غالب آتی) ہے تو بچہ باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور جب عورت کی منی مرد کی منی پر سبقت کرتی ہے تو بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر کہا: یارسول اللہ! یہودی بہت بہتان تراش قوم ہے، قبل اس کے کہ ان کو میرے مسلمان ہونے کا علم ہو آپ ان سے میرے بارے میں پوچھیں، چنانچہ یہودی آئے، آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: تمہارے اندر عبداللہ بن سلام کیسا آدمی ہے؟ کہنے لگے: ہم میں بہتر اور افضل ہے اور افضل آدمی کا بیٹا ہے، آپ نے فرمایا: کیا خیال ہے کہ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہو جائے تو؟ کہنے لگے: اللہ اسے اپنی پناہ میں رکھے، آپ نے دوبارہ یہ بات کہی تو انہوں نے پھر یہی جواب دیا۔ چنانچہ اتنے میں عبداللہ بن سلام باہر آئے اور کہا: ''أشهد أن لا

① رواه البخاري، كتاب مناقب الأنصار، باب ٥١ الرقم:٣٩٣٨

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إله إلا الله وأن محمدا رسول الله"

یہودیوں نے کہا: ہم میں نہایت برا ہے
اور بُرے آدمی کا بیٹا ہے اور ان کی برائی
میں لگ گئے، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا:
یارسول اللہ! مجھے بس اسی بات کا خوف تھا۔

مذکورہ واقعہ سے حاصل شدہ فوائد و مسائل

① حصولِ علم کیلئے سبقت کرنا: جیسا کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو جب نبی اکرم ﷺ کے مدینہ پہنچنے کی خبر ملی تو بلا تاخیر معلومات حاصل کرنے کیلئے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔

② دین حق کے متعلق تحقیق کرنے کی ضرورت: دین اسلام چونکہ آخرت کی کامیابی کی ضمانت ہے اس لئے اس میں بڑی تحقیق کی ضرورت ہے، دین اسلام کے ثبوت کے لئے سنی سنائی باتیں قابل قبول نہیں بلکہ قوی وقطعی دلائل کی ضرورت ہے جیسا کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی سنی سنائی باتوں پر اعتماد کرنے کے بجائے خود رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور بالمشافہ سوال و جواب اور تحقیق وجستجو کر کے مشرف بہ اسلام ہوئے۔

③ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف ہانک کر لے جائیگی۔

④ حدیث مذکور سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل جنت کی پہلی غذا مچھلی کی کلیجی کا بڑھا ہوا حصہ ہوگا۔

⑤ یہ بات بھی اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ زوجین میں سے جس کا پانی سبقت کرے بچہ اس کے مشابہ ہوتا ہے۔

⑥ مذکورہ قصہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کسی پر دلائل کی روشنی میں حق واضح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے تو بلا چوں وچرا اسے قبول کر لینا چاہیے اور یہی انصاف کا تقاضا ہے جیسا کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کیا۔

⑦ اختلاف عقیدہ عداوت کی بنیاد ہے: ایک شخص خواہ کتنا ہی صاحب فضل وکمال ہو مگر عقیدہ کے اعتبار سے کسی دوسرے سے اختلاف رکھتا ہے تو مخالف کبھی بھی صاحب فضل وکمال کے مناقب ومحاسن کو تسلیم نہیں کریگا، جیسا کہ اس حدیث میں ہے کہ یہودیوں نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے کے علم سے پہلے تو ان کی تعریف کی، اس لئے کہ ان کے زعم کے مطابق وہ اس وقت ان کے ہم عقیدہ تھے لیکن جیسے ہی ان کو اس کے مسلمان ہونے کا پتہ چلا تو اختلاف عقیدہ کے باعث اس کی برائیاں اور تنقیص اسی ہی لحہ میں شروع کر دی۔

⑧ اس حدیث میں داعیانِ حق کیلئے ایک سبق بھی موجود ہے اور وہ یہ کہ مخالفِ عقیدہ (یعنی جس کا عقیدہ ماحول کے لوگوں کے خلاف ہے) اپنے ماحول کے مخالف لوگوں کے طعن وتشنیع کی پرواہ کئے بغیر اپنے مشن کو جاری رکھیں اور کسی ملامت گر کی ملامت کو خاطر میں نہ لائیں کیونکہ اختلاف عقیدہ کی وجہ سے ان مصائب ومطاعن کا سامنا تو ضرور ہوگا۔ بلکہ یہ ایک سنت کونیہ ہے کہ کوئی بھی داعی حق تہمت وبہتان اور مطاعن وتشنیع سے نہیں بچ سکے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھا قصہ

سیدنا ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا قصہ

تمہید: فتح مکہ سے کچھ عرصہ قبل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند صحابہ کو نجد کے علاقہ کی طرف روانہ فرمایا، ان صحابہ کی قبیلہ بنو حنیفہ کے ایک سردار ثمامہ بن اُثال رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، یہ ثمامہ رضی اللہ عنہ اس وقت عمرہ کرنے کی غرض سے مکہ جارہے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کو گرفتار کرلیا، اور مدینہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثمامہ رضی اللہ عنہ کو مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھنے کا حکم دیا، تین دن تک وہ اس ستون کے ساتھ بندھے رہے، اس دوران روزانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود ثمامہ رضی اللہ عنہ کی خیریت دریافت کرتے رہے، تیسرے دن آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو، جب ثمامہ نے رہائی پائی تو کچھ دور جاکر غسل کر کے پھر خود ہی واپس پلٹے اور مسلمان ہو گئے، چنانچہ اب اصل قصہ ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ حدثني سعيد بن أبي سعيد أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَاعِنْدَكَ يَاثُمَامَةُ؟ فَقَالَ عِنْدِي خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ، إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ مِنْهُ مَاشِئْتَ فَتُرِكَ حَتّٰى كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قَالَ: مَاعِنْدَكَ يَاثُمَامَةُ؟ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ: إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ فَتَرَكَهُ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ: مَاعِنْدَكَ يَاثُمَامَةُ؟ فَقَالَ عِنْدِي مَاقُلْتُ لَكَ: فَقَالَ أَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ! فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، يَامُحَمَّدُ! وَاللّٰهِ مَاكَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ

ترجمہ: لیث بن سعد کہتے ہیں مجھے سعید بن ابی سعید نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابوھریرہ ؓ سے سنا: انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کچھ سوار نجد کی طرف روانہ کئے، وہ بنوحنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ کر لائے جسے ثمامہ بن اُثال کہتے تھے، اسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا، رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے، پوچھا ثمامہ تو کیا سمجھتا ہے (میں تیرے پاس کیا سلوک کرونگا)؟ اس نے کہا: میرے ہاں خیر ہے، اگر آپ مجھے قتل کریں گے تو بھی کوئی قباحت نہیں کیونکہ میں خونی ہوں (میں نے بھی جنگ میں مسلمانوں کو مارا ہے) اور اگر آپ مجھ پر احسان کر کے چھوڑ دیں گے تو میں آپ کا شکر گذار رہوں گا، اور اگر مال چاہتے ہیں، آپ جو (اور جتنا) مانگیں آپ کو دیا جائیگا۔ یہ سن کر آپ نے ثمامہ کو ویسے ہی بندھا رہنے دیا۔ پھر دوسرے دن اس کے پاس تشریف لے گئے، پوچھا: ثمامہ تو کیا سمجھتا ہے؟ اس نے کہا: میں تو آپ سے عرض کر چکا، اگر احسان کر کے چھوڑ دیں گے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوَجُوْهِ إِلَيَّ، وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِيْنِكَ فَأَصْبَحَ دِيْنُكَ أَحَبَّ الدِّيْنِ إِلَيَّ، وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ إِلَيَّ، وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِيْ وَأَنَا أُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰى؟ فَبَشَّرَهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ يَّعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ: صَبَوْتَ؟ قَالَ لَا وَلٰكِنْ أَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا وَاللّٰهِ لَا يَأْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَأْذَنَ فِيْهَا النَّبِيُّ ﷺ. ①

تو میں شکر گزار ہونگا۔ آپ نے اسے ویسے ہی بندھا رہنے دیا۔ پھر جب تیسرا دن ہوا تو پھر آپ تشریف لائے، پوچھا: ثمامہ کیا حال ہے؟ اس نے کہا: میں تو عرض کر چکا، آپ نے فرمایا: ثمامہ کو چھوڑ دو۔ (لوگوں نے اسے چھوڑ دیا) وہ مسجد کے قریب کھجور کے درخت کے پاس (جہاں پانی تھا) گیا پھر اس نے وہاں غسل کیا، پھر مسجد میں آیا کہنے لگا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور بیشک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اے محمد! سنو پوری زمین پر میرے ہاں آپ کے چہرے سے زیادہ کوئی مبغوض چہرہ نہیں تھا۔ مگر آج سے آپ کا چہرہ میرے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ چہرہ بن گیا ہے۔ اللہ کی قسم! آپ کے دین سے زیادہ مجھ کو کسی دین سے نفرت نہیں تھی۔ اب آپ کا دین سب دینوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہے۔ اللہ کی قسم! آپ کے شہر سے زیادہ مجھے کسی شہر سے نفرت نہیں تھی مگر اب آپ کا شہر میرے

① رواه البخاری، کتاب المغازی، باب وفد بنی حنیفة وحدیث ثمامة بن أثال، الرقم: ٤٣٧٢ واللفظ له/ مسلم، کتاب الجهاد والسير، باب ربط الأسير وحبسه وجواز المن عليه، الرقم: ١٧٦٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزدیک تمام شہروں سے زیادہ پسندیدہ ہے، آپ کے سواروں نے مجھے ایسی حالت میں پکڑا ہے کہ جب میں عمرہ کی غرض سے مکہ جارہا تھا، اب آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ثمامہ خوش ہوجاؤ اور عمرہ ادا کرو، ثمامہ جب عمرہ کرنے کیلئے مکہ پہنچے تو کفار میں سے کسی نے کہا: ثمامہ آپ صابی (بے دین) ہوگئے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں تو محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسلمان ہوگیا ہوں، اور تم اے اہل مکہ یہ سمجھ لو کہ اب ملک یمامہ سے تمہارے پاس گندم کا ایک دانہ بھی نہیں آیا کریگا جب تک کہ رسول اللہ ﷺ اجازت نہیں دینگے۔

اس حدیث سے مستنبط پند و نصائح و فوائد

① اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک غیر مسلم مسجد میں آسکتا ہے جیسا کہ ثمامہ بن اُثال مشرک تھے، مگر انہیں تین دن تک مسجد میں ٹھہرایا گیا۔

باقی رہا قرآن کی یہ آیت:

﴿ إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا ﴾ ①

ترجمہ: ’’مشرک نجس ہیں، اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے قریب بھی نہ آئیں‘‘

یہ مسجد حرام کے ساتھ خاص ہے، جیسا کہ نص قرآنی سے یہ بات واضح ہے، اگر چہ اس

① سورة التوبة:۲۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ میں اہل علم کے مابین اختلاف ہے، تفصیل کیلئے بخاری ومسلم کی شروحات کی طرف مراجعت کی جائے۔

② حدیث ھذا سے قیدی کو باندھنے اور قید کرنے کا ثبوت بھی ملتا ہے، جیسا کہ ثمامہ بن اُثال رضی اللہ عنہ کو مسجد میں باندھا گیا۔

③ چونکہ لڑائی میں طرفین سے آدمی مارے گئے تھے، اسی لئے ثمامہ نے کہا: "إن تقتل تقتل ذا دم" اگر آپ مجھے قتل کریں گے تو ایک خونی کو قتل کریں گے"

④ حدیث مذکور سے قیدی پر احسان کرنے کا ثبوت بھی ملتا ہے: جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مشروط طور پر ثمامہ پر احسان کرتے ہوئے اسے رہا کردیا۔

⑤ احسان کے اچھے ثمرات: چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثمامہ کو غیر مشروط طور پر رہا کردیا تھا اس لئے اس احسان کا یہ ثمرہ نکلا کہ ملک یمامہ کا یہ بااثر شخص خودبخود مسلمان ہوگیا۔

⑥ اتباع حق میں انصاف: حق کے واضح ہونے کے بعد انصاف کا تقاضا یہ ہے اس کو قبول کرلیا جائے، جیسا کہ ثمامہ بن اُثال رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال زرین اور اخلاق حسنہ کا جب بچشم خود مشاہدہ کیا تو انہوں نے اپنے طور پر یہ سمجھا کہ اب بھی اگر میں اسلام قبول نہیں کرتا تو یہ بڑی ناسپاسی اور ناانصافی ہوگی۔

⑦ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام قبول کرتے وقت غسل کرنا مستحب ہے۔

OOOOOOOO

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچواں قصہ

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خواب کی تعبیر کرنے کا قصہ

تمہید: خواب کی تعبیر وتاویل ایک علم ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو عطا فرماتا ہے۔ اصل قصہ یوں ہے کہ ایک شخص نے ایک خواب دیکھا اور اس نے اپنے اس خواب کو تعبیر کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیکر اس خواب کی تعبیر بیان کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تصدیق کرائی کہ اے اللہ کے رسول! میں نے خواب کی تعبیر صحیح ودرست کی ہے یا اس میں کوئی خطأ واقع ہوئی ہے؟ چنانچہ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "أصبت بعضا وأخطأت بعضا" کہ اے ابوبکر! کچھ تو صحیح ودرست ہے اور کچھ خطأ ہے مزید تفصیل ذیل کے قصہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن ابن شهاب أن عبدالله بن عبد الله بن عتبة أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّیْ أَرَى اللَّيْلَةَ فِی الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمَنَ وَالْعَسَلَ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُوْنَ مِنْهَا بِأَيْدِيْهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَرَى سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ بِهِ ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلَا. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِیْ أَنْتَ وَاللّٰهِ لَتَدَعَنِّیْ فَلَأَعْبُرَنَّهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اعْبُرْهَا قَالَ أَبُوْبَكْرٍ أَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الَّذِیْ يَنْطُفُ مِنَ السَّمَنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ وَلِينُهُ وَأَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذٰلِكَ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِیْ أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ

ترجمہ: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! میں نے رات کو خواب دیکھا ایک بادل کے ٹکڑے سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے، میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ اسے اپنے لپوں (ہاتھ بھر بھر کر) میں لے رہے ہیں کوئی زیادہ لے رہا ہے تو کوئی کم لے رہا ہے، اور میں نے دیکھا کہ آسمان سے زمین تک ایک رسی لٹکی، آپ نے اس رسی کو پکڑا اور آپ اوپر چڑھ گئے، پھر آپ کے بعد ایک آدمی نے اسے پکڑا وہ بھی اوپر چڑھ گیا، پھر اسے ایک اور آدمی نے پکڑا وہ بھی اوپر چڑھ گیا، پھر ایک اور آدمی نے پکڑا، تو رسی ٹوٹ گئی لیکن پھر جوگئی اور وہ بھی اوپر چڑھ گیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ! آپ پر میرا باپ فداء ہو، آپ مجھے اس کی تعبیر بیان کرنے دیجئے آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے تم اس کی تعبیر بیان کرو، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بادل سے مراد اسلام ہے، اور اس سے جو گھی اور شہد ٹپک رہا ہے یہ قرآن کی حلاوت اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَعْلِيْكَ اللّٰهُ بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُوْ بِهِ ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُوْ بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوْصَلُ لَهُ فَيَعْلُوْ بِهِ، فَأَخْبِرْنِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِيْ أَنْتَ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ أَصَبْتَ بَعْضاً وَأَخْطَأْتَ بَعْضاً قَالَ فَوَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّيْ مَاالَّذِيْ أَخْطَأْتُ قَالَ لَا تَقْسِمْ. ①

نرمی ہے، اور وہ لوگ جو ہاتھوں میں زیادہ یا کم لے رہے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ بعض قرآن کو زیادہ یاد کرتے ہیں اور بعض کم یاد کرتے ہیں، اور جو رسی آسمان سے زمین کی طرف لٹکی ہے تو یہ وہ حق ہے جسے آپ نے لیا، اللہ تعالیٰ آپ کو اس پر قائم رہتے ہوئے اپنے پاس بلائے گا، پھر آپ کے بعد اس کو ایک شخص تھامے گا (آپ کا خلیفہ) وہ بھی اسی طرح اوپر چڑھ جائیگا پھر ایک اور شخص تھامے گا تو اس کا بھی یہی حال ہوگا، پھر ایک اور شخص پکڑے گا تو کچھ خلل پڑے گا لیکن آخر وہ خلل مٹ جائیگا اور وہ بھی اوپر چڑھ جائیگا۔ یارسول اللہ! مجھے بتلایئے کہ میں نے تعبیر درست بیان کی ہے یا غلط؟ آپ نے فرمایا: کچھ تو درست ہے اور کچھ غلط ہے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! آپ ضرور بتلائیں کہ میں نے کیا غلطی کی ہے، آپ نے فرمایا: قسم مت اُٹھالیں۔

① رواه البخاری، کتاب التعبیر، باب من لم یر الرؤیا ...... لأول عابر إذا لم یصب، الرقم: ٧٠٤٦/ مسلم، کتاب الرؤیا، باب فی تأویل الرؤیا، الرقم: ٢٢٦٩) واللفظ له .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث مذکور سے ماخوذ فوائد و مسائل

① اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خواب کی تعبیر اہل علم وفضل وبصیرت سے دریافت کرنی چاہیے، جیسا کہ اس شخص نے اپنے خواب کی تعبیر نبی ﷺ سے دریافت کی۔

② تعبیر بیان کرنے کے سلسلے میں شاگرد کا اپنے استاد سے اجازت لینے کا جواز: جیسا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام سے تعبیر کی اجازت مانگی۔

③ اہل علم وکمال شخصیات پر اپنے ماں وباپ فداء کرنے کا جواز: جیسا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: " یارسول بأبي أنت "

④ کسی اہم کام پر قسم اٹھانے کا جواز: جیسا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھائی۔

⑤ حدیث مذکور سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ خواب کی تعبیر ساری کی ساری درست نہیں تھی بلکہ کچھ درست تھی، اور کچھ میں غلطی کھا گئے، اور وہ بھی "أصبت بعضا وأخطأت بعضا" رسول اللہ ﷺ کی شہادت پر۔

تنبیہ: جب امت کے افضل ترین انسان ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سارے اقوال وفرمودات صحیح ودرست نہیں ہوسکتے تو ازراہِ انصاف فیصلہ کیجئے کہ قرن اول کے بعد آنے والے علماء وائمہ مجتہدین کے تمام اقوال وآراء واجتہادات وفرمودات صحیح ودرست ہوکر ساری امت کیلئے قیامت تک دستور العمل بن کر واجب الاتباع کیسے ہوسکتے ہیں؟ فاعتبروا یا أولی الأبصار.

باقی رہا یہ کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے خواب کی تعبیر میں جو خطأ واقع ہوئی تھی وہ کیا تھی؟ سو اس میں علماءِ کرام کے درمیان بہت بڑا اختلاف ہے۔ کوئی تو کہتا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عسل وسمن دونوں کو قرآن کریم سے جو تفسیر کیا ہے یہ خطأ تھا بلکہ قرآن صرف عسل کا تفسیر ہے اور سمن کی تفسیر سنت ہے اور یہ قول امام طحاوی رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جو خطأ واقع ہوئی ہے وہ ہے عثمان رضی اللہ عنہ کا خلافت سے علیحدگی اختیار کر لینا کہ جسے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے "فینقطع به ثم یوصل" سے تعبیر کیا حالانکہ عثمان رضی اللہ عنہ نے خلافت نہیں چھوڑی تھی بلکہ ان کو شہید کر کے خلافت (بلوائیوں نے) قہراً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے چھین لی تھی اور اس خطأ کی تفسیر میں اور بھی بہت سے اقوال ہیں جنہیں امام نووی رحمہ اللہ نے شرح صحیح مسلم اور امام ابن حجر رحمہ اللہ نے شرح صحیح بخاری میں بسط و تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے، اب ہم اس بارے میں نہایت ہی اختصار کے ساتھ ان کے اقوال یہاں نقل کرتے ہیں:

"وإنما أخطأ في تركه تفسير بعضها فإن الرائي قال: رأيت ظلة تنطف السمن والعسل ففسره الصديق ﷺ بالقرآن حلاوته ولينه وهذا إنما هو تفسير العسل وترك تفسير السمن وتفسيره السنة فكان حقه أن يقول القرآن والسنة وإلى هذا أشار الطحاوي . وقال آخرون: الخطأ وقع في خلع عثمان لأنه ذكر في المنام أنه أخذ بالسبب فانقطع به وذلك يدل على انخلاعه بنفسه وفسر الصديق بأنه يأخذ به رجل فينقطع به ثم يوصل له فيعلو به وعثمان قد خلع قهرا وقتل وولي غيره فالصواب في تفسيره أن يحمل وصله على ولاية غيره من قومه وقال آخرون: الخطأ في سؤاله ليعبرها . ①

ترجمہ: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطأ یہ کی کہ خواب کے بعض حصے کی تعبیر چھوڑ دی جس کی تفصیل یہ ہے کہ خواب دیکھنے والے نے بدلی دیکھی تھی جس سے گھی اور شہد قطرہ قطرہ ٹپک رہا تھا، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس (گھی اور شہد) کی تعبیر قرآن کی حلاوت و ملائمت سے کی حالانکہ انہیں اس کی تعبیر قرآن و سنت سے کرنی چاہئے تھی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔

اور بعض دیگر علماء کا کہنا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تعبیر میں خطأ، عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے خاتمے کے حوالے سے تھی کیونکہ خواب میں یہ بیان ہوا تھا کہ تیسرا شخص (عثمان رضی اللہ عنہ) رسی پکڑتا ہے اور اسے چھوڑ دیتا ہے اور یہ بات دلالت کرتی ہے کہ وہ خود خلافت چھوڑیں گے جبکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تعبیر کے مطابق کے رسی کو ایک آدمی پکڑتا ہے

① مسلم بشرح النووي ١٥/ ٢٤ واللفظ له / فتح الباري ١٢/ ٥٤٦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھر رسی ٹوٹ جاتی ہے، اور پھر رسی دوبارہ جوڑی جاتی ہے اور وہ اس رسی کے ذریعے اوپر چڑھ جاتا ہے، جبکہ یہ بات مسلم ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ سے قھراً خلافت چھینی گئی اور انہیں قتل کر دیا گیا اور ان کے بعد دوسرے شخص کو خلیفہ بنا دیا گیا۔ چنانچہ خواب کے اس حصے کی صحیح تعبیر یہ تھی کہ رسی کے دوبارہ جڑ جانے کو ان کی قوم کے کسی دوسرے شخص کی خلافت پر محمول کیا جاتا ہے (جو کہ علی رضی اللہ عنہ ہیں)

نیز بعض علماء نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خطأ تعبیر بیان کرنے کے سوال کو قرار دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھٹا قصہ

سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا اپنا باغ اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے کا قصہ

تمہید: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں خیر اور نیکی کے کام کرنے کا بیحد جذبہ اور شوق تھا، جیسے ہی انہیں کسی نیکی کے کام کا پتہ چلتا تو بلا تاخیر اسے کرگذرتے ۔ ذیل کا واقعہ بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے کہ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جب قرآن کی یہ آیت سنی کہ اللہ تعالیٰ پسندیدہ چیز خرچ کرنے پر اجر اور نیکیاں عطا فرماتا ہے تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا پسندیدہ مال یعنی باغ اللہ کی رضا کیلئے اپنے رشتہ داروں (جو کہ ضرورت مند اور مستحق تھے) میں تقسیم کردیا۔ اب اصل قصہ ملاحظہ کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عـن إسـحق بن عبد الله بن أبي طلحة أنـه سمع أنس بن مالك ﷺ يَقُوْلُ: كَانَ أَبُـوْ طَـلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِـنْ نَخْلٍ وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَـانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَـدْخُـلُهَـا يَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيْهَا طَيِّـبٍ ، قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ قَـامَ أَبُوْطَلْحَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَـارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِيْ إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ وَإِنَّهَـاصَـدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُـوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِـنْـدَ اللّٰهِ فَـضَـعْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ . قَـالَ: فَـقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَـخٍ ذٰلِكَ مَـالٌ رَابِـحٌ . ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَـدْ سَـمِـعْـتُ مَـا قُلْتَ وَإِنِّيْ أَرٰى أَنْ تَـجْـعَـلَهَـا فِي الْأَقْرَبِيْنَ فَقَالَ أَبُوْطَلْحَةَ أَفْـعَـلُ يَـا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا أَبُوْطَلْحَةَ فِيْ أَقَارِبِهِ وَبَنِيْ عَمِّهِ . ①

ترجمہ: اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں تمام انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے، ان کے بہت باغ تھے، ان کے باغات میں ان کو سب سے زیادہ بیرحاء کا باغ محبوب تھا، اور یہ باغ مسجد (نبوی) کے سامنے تھا، رسول اللہ ﷺ اس باغ میں جایا کرتے اور اس کا پاکیزہ پانی پیا کرتے، انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی ''تم اس وقت تک نیکی کا درجہ نہیں پاسکتے جب تک اپنی پیاری چیز اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو'' اس کے بعد ابوطلحہ کھڑے ہوئے، نبی ﷺ کے پاس آئے، عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، تم اس وقت تک نیکی کا درجہ نہیں پاسکتے جب تک اپنی پیاری چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو، اور مجھے اپنے مالوں میں بیرحاء کا مال سب سے زیادہ پسند ہے اور میں اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہوں۔

① رواه البخاري، كتاب الزكاة، باب الزكاة على الاقارب، واللفظ له، الرقم:١٤٦١/ مسلم، كتاب الزكاة، باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين والزوج والأولاد والوالدين ولوكانوا مشركين، الرقم:٩٩٨

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ مجھے اس کا ثواب دے گا، اور وہ میرے لئے ذخیرہ ہوگا۔ یارسول اللہ! آپ جہاں مناسب سمجھیں اس کی آمدنی خرچ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: واہ، واہ شاباش یہ تو بہت فائدہ کا مال ہے، تم نے جو کچھ کہا میں نے سن لیا، لیکن میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کرو، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بہت خوب میں ایسا ہی کرتا ہوں، پھر انہوں نے وہ باغ اپنے رشتہ داروں اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کردیا۔

مذکورہ واقعہ سے مستنبط فوائد

① اللہ کے نیکوکار بندوں کا صدقہ وخیرات میں سبقت کرنا: چنانچہ جیسے ہی سورہ آل عمران کی مذکورہ آیت نازل ہوئی تو سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا بہترین مال باغ "بیر حاء" اللہ کے راستہ میں صدقہ کیلئے پیش کردیا۔

② عامل کا اپنے نیک اعمال پر اللہ سے اجروثواب کی امید رکھنا: مسلمان جو بھی عمل اللہ کی رضا کیلئے کرے تو اللہ کے ہاں اپنے اس عمل کے اجروثواب کا امیدوار بھی ہو، جیسا کہ اس حدیث میں ہے کہ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "أرجو برها وذخرها عنداللّٰه"

③ اچھے کام پر اظہار خوشی کرنا: جیسا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جب اپنا بہترین مال اللہ کی راہ میں پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مال رابح" واہ واہ یہ تو فائدے والا مال ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صدقہ وخیرات کا بہترین مصرف، غریب و مستحق قریبی رشتہ دار ہیں جیسا کہ اس حدیث میں صراحت ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ نے "بیرحاء" کا باغ اپنے قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کرنے کا حکم دیا۔

○○○○○○

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتواں قصہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما کا رسول اللہ ﷺ کے قول کو سمجھنے کا قصہ

تمہید: رسول اکرم ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو اس وقت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک نابالغ بچے تھے، مگر علم کا اتنا شوق تھا کہ اکثر اوقات اپنے آپ کو اسی (تحصیل علم) میں مصروف رکھتے، آپ کا شمار مکثرین صحابہ میں ہوتا ہے (یعنی ان صحابہ میں جو نبی ﷺ کی احادیث بکثرت بیان کرتے ہیں) پیش آمدہ واقعہ بھی آپ کا شوقِ علم اور فطانت وذہانت پر دلالت کرتا ہے۔ کہ جب رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کھجور کے متعلق سوال کیا تھا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ کسی کے ذہن میں نہیں آیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عـن ابن عمر رضی اللہ عنہما قَالَ قَـالَ رَسُـوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَخْبِـرُوْنِـیْ بِشَـجَـرَةٍ مِثْـلُهَا مِثْلُ الْمُسْلِمِ تُؤْتِیْ أُكُـلَهَا كُلَّ حِیْنٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَلَا تَحُتُّ وَرَقُهَـا فَـوَقَـعَ فِیْ نَفْسِیْ أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَكَـرِهْـتُ أَنْ أَتَـكَـلَّـمَ وَثَمَّ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ هِـیَ الـنَّـخْلَةُ فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِیْ قُـلْـتُ يَـا أَبَـتَـاهُ وَقَـعَ فِیْ نَفْسِیْ أَنَّهَا الـنَّـخْـلَـةُ قَـالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُوْلَهَا؟ لَـوْكُـنْـتَ قُـلْـتَهَـا أَحَبُّ إِلَیَّ مِنْ كَذَا وَكَـذَا قَـالَ مَا مَنَعَنِیْ إِلَّا إِنِّیْ لَمْ أَرَكَ وَلَا أَبَابَكْرٍ تَكَلَّمْتُمَا فَكَرِهْتُ. ①

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ایک درخت کے متعلق بتاؤ، وہ مسلمان کی طرح ہے، اللہ کے حکم سے ہر ہنگام اپنا پھل لاتا ہے اس کے پتے بھی نہیں گرتے، (ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں) میرے دل میں آیا کہ یہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے بتانا اس لئے مناسب نہیں سمجھا کہ وہاں ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ موجود تھے اور وہ خاموش تھے، پھر خود ہی نبی ﷺ نے بتلایا کہ اس سے مراد کھجور کا درخت ہے، جب میں اپنے والد کے ساتھ باہر نکلا تو میں نے کہا: ابا جان! میرے دل میں آیا تھا کہ اس سے مراد کھجور ہے، انہوں نے کہا: آپ کو بتانے سے کس نے روکا تھا؟ اگر تم بتلا دیتے تو مجھے یہ بات مال و دولت کے ڈھیر سے بھی زیادہ محبوب ہوتی، کہنے لگے مجھے صرف اس چیز نے روکا کہ میں نے آپ کو اور ابوبکر کو دیکھا کہ تم خاموش ہو، تو میں نے مناسب نہیں سمجھا۔

① رواه البخاری، كتاب الأدب، باب إكرام الكبير ويبدأ الأكبر بالكلام والسوال، الرقم: ٦١٤٤ واللفظ له/ مسلم، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم باب مثل المؤمن مثل النخلة، الرقم: ٢٨١١

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث سے مذکور فوائد و نکات

① امتحان کا ثبوت: حدیث فوق الذکر سے استاذ کا اپنے طلبہ سے امتحان لینے کا ثبوت ملتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے درخت کے حوالے سے صحابہ کا امتحان لیا۔

② حدیثِ مذکور سے ضرب الامثال کا ثبوت ملتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے درخت کو بعض صفات کے اعتبار سے مسلمان کے مثل بتلایا ہے۔

③ اس حدیث سے بڑوں کی توقیر و تعظیم کا ثبوت ملتا ہے، جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کیا، ہاں البتہ اگر بڑوں نے مسئلہ کو نہیں سمجھا تو چھوٹوں کیلئے مناسب ہے کہ بعد میں بتا دیں، جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بعد میں اپنے بیٹے سے یہی اظہار کیا تھا۔

④ باپ کا بیٹے کے فہم و فراست پر خوشی کا اظہار کرنا: جیسا کہ مجلس برخاست ہونے کے بعد جب ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد کے ہاں اس کا تذکرہ کیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اگر تم وہاں بتا دیتے تو اس سے مجھے بیحد خوشی ہوتی۔

⑤ اس حدیث سے کھجور کے درخت کی فضیلت معلوم ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے مسلمان کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

⑥ تشبیہ کی وجہ کثرتِ خیر ہے: نبی اکرم ﷺ نے کھجور کو جو مسلمان کے ساتھ تشبیہ دی ہے تو یہ کثرتِ خیر کی وجہ سے۔ اس کے بہت فائدے ہیں، مثلاً: اس کا پھل ہر مرحلہ میں کھایا جا سکتا ہے، جب تنوں سے نکلتا ہے تو اس میں کھانے کی صلاحیت ہوتی ہے، جیسے کچے، پکے، تازہ اور سوکھے ان تمام مراحل میں اسے انسان وحیوان کھا کر اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں، اور ہر مرحلہ پر کھانے کا الگ ذائقہ اور مزہ ہے، اس کی لکڑی، شاخیں، پتے، کھال سب کی سب قابل استعمال ہیں۔ جس طرح مسلمان و مؤمن بندے کی پوری کی پوری زندگی خیر ہی خیر ہے، مثلاً: اس کے اچھے اخلاق، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، جہاد صدقات وخیرات وغیرہ یہ سب خیر ہی خیر ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑦ حدیث مذکور سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض اوقات کم سن آدمی کسی مسئلہ کو ایسا سمجھ لیتا ہے جس کے فہم وسمجھ سے بڑی شخصیات قاصر رہ جاتی ہیں، مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ چھوٹے ہر حالت میں علم وفہم اور فضل وکمال میں بڑوں سے بڑھ جائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آٹھواں قصہ

استیذان کے مسئلہ میں سیدنا عمر اورابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کا قصہ

تمہید: استیذان، اجازت طلب کرنے کو کہتے ہیں، مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کے گھر جائے تو گھر والوں سے اجازت طلب کیے بغیر گھر میں داخل نہ ہو، قرآن مجید میں سورۃ النور (آیت: ۲۷، ۲۸) میں اس چیز کا حکم دیا گیا ہے، اور جب کوئی شخص کسی کے گھر پر جاتا ہے ایک مرتبہ اجازت طلب کرے (خواہ آواز دیکر یا کنڈی بجا کر یا بیل اور گھنٹی بجا کر) اگر اندر سے کوئی جواب نہ آئے تو دوسری مرتبہ اجازت مانگے، اگر کوئی جواب نہ ملے تو تیسری مرتبہ ایسا کرے، اگر تیسری مرتبہ بھی اسے کوئی جواب نہ ملے تو پھر وہ واپس لوٹ جائے، چنانچہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کسی کام کے سلسلہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے، انہوں نے تین مرتبہ تک اجازت طلب کی، جب کوئی جواب نہ ملا تو واپس جانے لگے، اتنے میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کسی کو بھیجا کہ ان کو بلاؤ، چنانچہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ آئے، اب واقعہ کی مزید تفصیل پیش آمدہ قصہ میں ملاحظہ کریں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن أبي سعيد الخدري قَالَ كُنْتُ فِيْ مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسٰى كَأَنَّهُ مَذْعُورٌ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلٰى عُمَرَ ثَلاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِّيْ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَامَنَعَكَ . قُلْتُ اسْتَأْذَنْتُ ثَلاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِّيْ فَرَجَعْتُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ . فَقَالَ وَاللهِ لَتُقِيْمَنَّ عَلَيْهِ بَيِّنَةً أَمِنْكُمْ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَاللهِ لَايَقُوْمُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ . ①

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں انصار کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا، اچانک ابوموسیٰ (اشعری) بڑے گھبرائے ہوئے آئے، انہوں نے کہا: میں نے تین مرتبہ عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں آنے کی اجازت طلب کی لیکن مجھے اجازت نہیں دی گئی، چنانچہ میں واپس لوٹنے لگا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں زیادہ مرتبہ اجازت طلب کرنے سے کس چیز نے منع کیا، میں نے کہا: جناب میں نے تین مرتبہ اجازت مانگی ہے، جب اجازت نہیں دی گئی تو میں واپس جارہا ہوں، اور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: جب تم تین بار اجازت طلب کرتے ہو پھر بھی اجازت نہیں دی جاتی تو واپس چلے جایا کرو، اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اس (حدیث) پر کوئی گواہ پیش کرو، (اے انصاریو)! کیا تم میں سے کسی نے نبی ﷺ سے یہ بات سنی ہے؟ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس کی گواہی کیلئے تو ہماری مجلس کا

---

① رواه البخاري، كتاب الإستيذان، باب التسليم والاستيذان ثلاثا، الرقم: ٦٢٤٥/ واللفظ له/ مسلم، كتاب الادب، باب الإستيذان، الرقم:٢١٥٣

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے کم عمر ہی جا سکتا ہے، ابو سعید رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں، اس مجلس میں سب سے کم عمر میں
تھا، میں کھڑا ہوا اور میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو
بتلایا کہ نبی ﷺ یہ بات بتلائی ہے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ استیذان کے مسئلہ پر سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے گواہی دی، مگر حقیقت میں ان دونوں روایتوں میں کوئی منافاۃ نہیں، ممکن ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس دونوں نے گواہی پیش کی ہو، پہلے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور پھر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نیز اس دوسری روایت میں یہ صراحت بھی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کسی کام میں مشغول تھے اس لئے انہوں نے تین مرتبہ تک ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو اجازت نہیں دی، چنانچہ وہ روایت یہ ہے:

عن ابی بردة عن أبی موسیٰ الأشعری قَالَ جَاءَ أَبُوْ مُوْسٰی إِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا أَبُوْ مُوْسٰی، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا الْأَشْعَرِيُّ. ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رُدُّوْا عَلَيَّ رُدُّوْا عَلَيَّ. فَجَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا مُوْسٰی مَارَدَّكَ كُنَّا فِيْ شُغْلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَلْإِسْتِيْذَانُ ثَلَاثٌ، فَإِذَا أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ. قَالَ لَتَأْتِيَنِّيْ عَلٰى هٰذَا بِبَيِّنَةٍ وَإِلَّا فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ فَذَهَبَ أَبُوْ مُوْسٰی.

ترجمہ: ابو بردہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو کہا: السلام علیکم میں عبداللہ بن قیس آیا ہوں، انہوں نے اجازت نہ دی، پھر انہوں نے کہا: السلام علیکم میں ابو موسیٰ ہوں، السلام علیکم میں اشعری ہوں (پہلے نام پھر کنیت پھر نسبت ذکر کی) پھر واپس لوٹ آئے، تب عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم واپس لوٹ گئے ہم کسی کام میں مشغول تھے، انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: اجازت تین بار ہے، اگر اجازت دی جائے تو بہتر ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ عُمَرُ إِنْ وَجَدَ بَيِّنَةً تَجِدُوْهُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ عَشِيَّةً وَإِنْ لَّمْ يَجِدْ بَيِّنَةً فَلَمْ تَجِدُوْهُ. فَلَمَّا أَنْ جَاءَ بِالْعَشِيِّ وَجَدُوْهُ قَالَ يَا أَبَامُوْسٰى مَاتَقُوْلُ أَقَدْ وَجَدْتَ؟ قَالَ نَعَمْ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قَالَ عَدْلٌ قَالَ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ مَايَقُوْلُ هٰذَا؟ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ، يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَلَا تَكُوْنَنَّ عَذَابًا عَلٰى أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ! إِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَثَبَّتَ. ①

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس حدیث پر گواہ لاؤ، اگر نہیں تو میں کرونگا، کرونگا (یعنی سزا دونگا) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ یہ سن کر چلے گئے، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو گواہ مل گیا تو وہ تمہیں شام کے وقت منبر کے پاس ملیں گے اور اگر انہیں گواہ نہ مل سکا تو تم لوگ انہیں ممبر کے پاس نہیں پاؤ گے، جب شام کے وقت عمر رضی اللہ عنہ ممبر کے پاس آئے تو ابوموسیٰ موجود تھے، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوموسیٰ تم کیا کہتے ہوں؟ گواہ ملا کوئی؟ انہوں نے کہا: ہاں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ موجود ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیشک وہ معتبر ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوطفیل (ابی بن کعب کی کنیت ہے) ابوموسیٰ کیا کہتے ہیں؟ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے۔ اے خطاب کے بیٹے! تم نبی ﷺ کے صحابہ کو عذاب مت دو، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! میں نے تو ایک حدیث سنی، میں نے مناسب سمجھا کہ اس کی مزید تحقیق کرلوں۔

① رواه مسلم، كتاب الأدب، باب الإستيذان، الرقم: ٢١٥٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ حدیث سے ماخوذ فوائد و مسائل

① اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص کسی کے ہاں جائے تو اسے چاہئے کہ وہ صاحب خانہ سے پہلے اندر آنے کی اجازت طلب کرے۔

② اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اجازت صرف تین مرتبہ ہے۔

③ اگر اجازت نہ ملے تو اسے چاہے کہ وہ واپس چلا جائے۔

④ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر دعویٰ کیلئے دلیل ضروری ہے، بغیر دلیل دعویٰ باطل و مردود ہے، دعویٰ کرنے والا خواہ کتنا ہی معزز و محترم اور صاحب مرتبہ ہی کیوں نہ ہو، جیسا کہ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے حدیث پیش کی کہ اجازت تین مرتبہ تک ہے، عمر رضی اللہ عنہ نے صحابی رسول ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کی دلیل طلب کی، چنانچہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے دلیل پیش کردی، جبکہ محدثین سمیت تمام اُمت اسلامیہ کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عدالت پر اجماع ہے، یہی وجہ ہے کہ روایت حدیث کے مسئلہ میں محدثین نے "الصحابة کلهم عدول" کے قاعدے کے مطابق جرح و تعدیل کی بحث سے بالا جماع صحابہ کو مستثنیٰ کردیا ہے۔ مگر باایں ہمہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے صحابیٔ رسول ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے دعویٰ کو رد کرکے تاکیدی حکم دیا، "واللہ لتقیمن علیه ببینة" اور ان سے گواہ کا مطالبہ کیا اور گواہ پیش نہ کرنے کی صورت میں انہیں "فعلت وفعلت" کے ذریعے سزا کی دھمکی دیدی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے یہ اس لئے کیا کہ تاکہ آئندہ آنے والے لوگ خبردار رہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث بلاتحقیق قبول نہ کریں۔ اگرچہ بیان کرنے والا خواہ کتنا ہی معزز و محترم کیوں نہ ہو۔

⑤ اس حدیث سے تقلید جامد کا بطلان بھی ثابت ہوتا ہے وہ اس طرح کہ مقلدین حضرات صدیوں پہلے گذرے ہوئے أئمہ مجتہدین کے بے سند اقوال (جن کی مقلدین سے لیکر أئمہ تک کوئی سند نہیں ہوتی) کتابوں میں لکھا ہوا دیکھ کر ان پر اندھا اعتماد کرتے ہیں، اور اگر بالفرض والمحال منسوب شدہ قول مشار الیہ امام و مجتہد تک صحیح سند کے ساتھ ثابت ہو بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے تب بھی اس کا یہ قول لوگوں پر شرعی حجت نہیں، بلکہ تمام جن وانس پر حجت صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ کا قول وفعل ہے جبکہ صحیح سند سے ثابت ہو۔

مقلدین حضرات پر افسوس ہے کہ صدیوں پہلے گذرے ہوئے غیر معصوم امام کے قول پر اعتماد کر کے عملی صورت میں وحی الٰہی کی طرح اس کے ساتھ اس طرح چمٹ جاتے ہیں کہ دلیل (قرآن وحدیث) کی طرف توجہ ہی نہیں دیتے۔ جبکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے صحابی رسول کی زبانی بیان کردہ قول رسول ﷺ کو بغیر گواہ قبول کرنے میں تأمل کیا، نہ صرف یہ بلکہ صحابی کو گواہ پیش نہ کرنے کی صورت میں سزا کی دھمکی بھی دی۔ بس اسی کا نام شریعت محمدیہ ہے اور یہی دین اسلام ہے اور اسی کے ساتھ دنیا وآخرت کی کامیابی وابستہ ہے۔

⑥ حدیث مذکور سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ بعض اوقات متاخرین (بعد والوں) کو ایسے مسائل کا علم ہو جاتا ہے جن کا متقدمین کو علم نہیں ہو سکا ہو، جیسا کہ (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) کو استیذان کے مسئلہ کا علم تھا جبکہ عمر رضی اللہ عنہ تا حال اس سے ناواقف تھے، حالانکہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ۷ ھ کو حلقہ بگوش اسلام ہوئے، جبکہ عمر رضی اللہ عنہ نبوت کے تیسرے سال مشرف بہ اسلام ہوئے تھے، اور سفر وحضر میں عموماً نبی ﷺ کے ساتھ رہتے تھے، بایں ہمہ اس وقت (زمانہ خلافت) تک ان کو مسئلہ استیذان کا علم نہیں ہو سکا تھا، مگر انصار کے کم عمر صحابی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بھی اس سے واقف وآگاہ تھے، اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ جب اس مسئلہ کا عمر رضی اللہ عنہ کو علم نہیں تھا اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ کو اس سے آگاہی تھی تو یہ دونوں صحابی علم اور مرتبہ ومقام میں عمر رضی اللہ عنہ سے بڑھ گئے؟ ہرگز نہیں۔ یہ ایک جزوی بات ہے جبکہ صحابہ وتابعین بلکہ امت مسلمہ کے ہاں یہ اصول مسلمات میں سے ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا علم اور مرتبہ ومقام ساری امت محمدیہ سے ہر اعتبار سے اعلیٰ وافضل ہے تو معلوم ہوا کہ کسی متاخر کو اگر کسی ایسے مسئلہ کا علم ہو جس کا متقدم کو علم نہ ہوا ہو تو اس سے متقدم کے علم وکمال اور مقام ومرتبہ میں کوئی نقص وکمی نہیں آسکتی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نواں قصہ

زینب زوجہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما کا نبی کریم ﷺ سے صدقہ کے متعلق استبصار کا قصہ

تمہید: سابقہ قصے میں سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا اپنا پسندیدہ باغ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا ذکر تھا، ذیل کے قصہ میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ زینب رضی اللہ عنہا کے صدقہ وخیرات کا ذکر ہے کہ انہوں نے جب رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے عورتوں کو صدقہ وخیرات کرنے کی ترغیب کا سنا تو واپس گھر آکر انہوں نے بھی صدقہ کرنے کا مصمم پروگرام بنایا۔ اب اصل قصہ ملاحظہ ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عـن زینب إمرأة عبداللّٰہ بن مسعود قَـالَـتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تَصَدَّقْنَ يَـامَـعْشَـرَ الـنِّسَـاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَـالَـتْ فَرَجَعْتُ إِلٰى عَبْدِ اللّٰہِ فَقُلْتُ إِنَّكَ رَجُـلٌ خَـفِيفُ ذَاتُ الْيَـدِ وَإِنَّ رَسُـوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَـدْ أَمَـرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهِ فَاسْأَلْهُ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُجْزِأُ عَنِّيْ وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلٰى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِـيْ عَبْدُاللّٰہِ بَـلِ ائْتِيْـهِ أَنْتِ قَـالَتْ فَـانْـطَـلَقْتُ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِبَـابِ رَسُـوْلِ اللّٰہِ ﷺ حَـاجَتِـيْ حَاجَتُهَا . قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَدْ أُلْـقِيَـتْ عَـلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَـلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَـأَخْبِـرْهُ أَنَّ امْـرَأَتَيْنِ بِـالْبَـابِ تَسْأَلَانِكَ أَتُجْزِأُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى أَزْوَاجِهِـمَـا وَعَـلٰى أَيْتَـامٍ فِـيْ حُـجُـوْرِهِـمَـا وَلَا تُـخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَـالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَسَـأَلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ هُـمَـا؟ فَـقَـالَ إِمْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْـنَـبُ فَـقَـالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ أَيُّ

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت صدقہ دو اگر چہ اپنے زیور سے ہو، وہ کہتی ہیں کہ میں اپنے شوہر کے پاس آئی میں نے کہا تم مفلس خالی ہاتھ آدمی ہو، اور نبی ﷺ نے ہمیں صدقہ کا حکم دیا ہے تم نبی ﷺ کے پاس جاؤ آپ سے معلوم کرو کہ اگر میں تمہیں (صدقہ) دیدوں اور یہ صدقہ ادا ہو جائے تو خیر ورنہ میں کسی اور کو دیدوں، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہی جاؤ اور رسول اللہ ﷺ سے یہ بات تم ہی پوچھو، میں (رسول اللہ ﷺ کی طرف) آئی، مجھ سے پہلے ایک انصاری عورت آپ کے دروازے پر کھڑی تھی، اور اس کا کام بھی یہی تھا، جو میرا تھا، اور رسول اللہ ﷺ کا رعب بھی بہت تھا، ادھر بلال رضی اللہ عنہ نکلے تو ہم نے کہا: تم نبی ﷺ کے پاس جاؤ، آپ کو بتلاؤ کہ باہر آپ کے دروازے پر دو عورتیں کھڑی ہیں اور وہ یہ مسئلہ پوچھنا چاہتی ہیں کہ اگر ہم اپنے شوہروں کو صدقہ دیں یا ان یتیموں کو صدقہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الزَّيَانِبُ ؟ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ. ①

دیں جو ہماری پرورش میں ہیں تو یہ صدقہ ادا ہو جائیگا؟ اور آپ کو ہمارے بارے نہ بتلانا کہ ہم کون ہیں۔ زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ گئے اور آپ سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا: وہ عورتیں کون ہیں؟ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا ایک عورت انصاری ہے اور دوسری زینب ہے۔ آپ نے فرمایا: کونسی زینب ہے؟ انہوں نے کہا: عبداللہ کی بیوی تب آپ نے فرمایا: ان کو دُگنا اجر ہے، ایک اجر قرابت داروں سے نیک سلوک کا اور دوسرا صدقہ کا۔

قصۂ مذکورہ سے مستنبط فوائد ومسائل

① حدیث مذکور سے خواتین کو وعظ ونصیحت کا ثبوت ملتا ہے، جیسا کہ اس حدیث میں ہے، آپ نے خواتین سے کہا: ''تصدقن ولومن حلیکن''

② اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ عورت اپنے استعمال کے زیورات صدقہ کرسکتی ہے۔

③ دینی مسائل کسی دوسرے کے ذریعے معلوم کرنے کا بھی اس حدیث سے جواز نکلتا ہے، جیسا کہ ان دونوں عورتوں نے بلال رضی اللہ عنہ کے ذریعے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ معلوم کیا۔

① رواه البخاري، كتاب الزكاة، باب الزكاة على الزوج والأيتام في الحجر، الرقم: ١٤٦٦/ مسلم، كتاب الزكاة، باب فضل النفقة والصدقة على الأقربين والزوج والأولاد والوالدين ولوكانوا مشركين/ واللفظ له، الرقم: ١٠٠٠

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ عورت بوقت ضرورت اپنے خاوند اور زیر پرورش یتیموں پر صدقہ و خیرات کر سکتی ہے۔

⑤ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کرنے سے دُگنا اجر ملتا ہے، ایک قرابت کا اور دوسرا صدقہ کا۔

OOOOOOOO

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ دوم:

فصل سوم

برے نمونے والے قصے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا قصہ

عالم بے عمل کا قصہ

تمہید: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴾ ①

ترجمہ: ''کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو، حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو، تو کیا تم سمجھتے نہیں''

اس سے معلوم ہوا کہ دوسروں کو نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا جبکہ خود اس نیکی سے دور رہنا اور برائی کا ارتکاب کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں نہایت ہی ناپسندیدہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے، چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ﴾ ②

ترجمہ: ''یہ بات اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی ناراضگی کا باعث ہے کہ تم وہ کہو جو تم (خود) کرتے نہیں''

پیش آمدہ حدیث بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے۔

---

① سورة البقرة:٤٤

② سورة الصف:٣

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِی وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِأُسَامَةَ لَوْ أَتَيْتَ فُلَانًا فَكَلَّمْتَهُ ؟ قَالَ إِنَّكُمْ لَتَرَوْنَ أَنِّي لَا أُكَلِّمُهُ إِلَّا أُسْمِعُكُمْ إِنِّي أُكَلِّمُهُ فِي السِّرِّ دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا لَا أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا أَقُولُ لِرَجُلٍ إِنْ كَانَ عَلَيَّ أَمِيرًا إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: قَالُوا وَمَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَدُورُ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانُ مَا شَأْنُكَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ ؟ قَالَ كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ. ①

ترجمہ: ابو وائل سے روایت ہے، انہوں نے کہا: کسی نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا: تم فلاں صاحب (سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ) کے پاس جاؤ تو اچھا ہے کہ تم ان سے گفتگو کرو (یہ فساد کو دبانے کی تدبیر کریں) انہوں نے کہا: کیا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے تم کو سنا کر (تمہارے سامنے ہی) بات کروں، میں تو تنہائی میں ان سے بات کرتا ہوں، اس طرح پر کہ فساد کا دروازہ نہیں کھولتا، میں یہ نہیں چاہتا کہ سب سے پہلے میں فساد کا دروازہ کھولوں، اور میں رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث سننے کے بعد یہ نہیں کہتا کہ جو شخص میرے اوپر سردار ہو وہ سب لوگوں میں بہتر ہے، لوگوں نے پوچھا: وہ کونسی حدیث ہے؟ جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے سنا آپ فرماتے تھے: ایک شخص کو قیامت کے دن لایا جائیگا، اسے جہنم میں ڈالا جائیگا، اس کی انتڑیاں باہر نکل جائیں گی اور وہ اپنی انتڑیوں کے گرد ایسا گھومتا

① رواه البخاري: كتاب بدأ الخلق، باب صفة النار وانها مخلوقة، الرقم: ٣٢٦٧ واللفظ له/ مسلم: كتاب الزهد والرقاق، باب عقوبة من يأمر بالمعروف ولا يفعله وينهى عن المنكر ويفعله، الرقم: ٢٩٨٩

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے گا جس طرح گدھا اپنی چکی کے گرد گھومتا ہے، سارے دوزخی اس کے گرد اکٹھے ہونگے اور کہیں گے، اے فلانے یہ کیا معاملہ ہے؟ تو تو (دنیا میں اچھا تھا) ہمیں اچھی بات کا حکم کرتا اور بری بات سے منع کرتا تھا، وہ کہیگا: بے شک میں تم لوگوں کو اچھی بات کا حکم کرتا پر خود نہ کرتا، اور بری بات سے روکتا تھا، خود بری بات سے نہیں رکتا تھا۔

فوائد و استنباطات

① حدیث مذکور سے امراء و حکام کو مخفی و پوشیدہ طور پر وعظ و نصیحت کرنے اور لوگوں کی شکایت سے آگاہ کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔

② اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ فتنہ و فساد کے دروازے کے کھولنے سے بچنا چاہئے، اگر کسی ماحول و سوسائٹی میں کوئی فتنہ سر اٹھا رہا ہے تو دین دار طبقے کو چاہے کہ اس سے گریزاں ہوں اور خود کو اس سے بچائیں۔

③ مذکورہ حدیث سے ضرب المثل کا ثبوت ملتا ہے، جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے عالم بے عمل کی مثال چکی کے گرد گھومنے والے گدھے سے دی ہے۔

④ عالم بے عمل کا برا انجام: مقصد یہ کہ جو عالم کہ دوسروں کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور خود اس نیکی سے دوری اختیار کرتا ہے، اسی طرح لوگوں کو برائی سے روکتا ہے اور خود انہی برائیوں کا مرتکب بنتا ہے تو روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اس عالم کو جہنم میں ذلیل و رسوا کر کے دوسرے جہنمیوں کیلئے تماشا بنا دیگا جن کا نمونہ اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ: یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے کہ قول وعمل میں سے ہر ایک اپنی جگہ پر ایک مستقل حکم ہے اوران (قول وعمل) میں سے کوئی بھی دوسرے کے ساتھ مربوط ووابستہ نہیں ہے بطور مثال امر بالمعروف ایک الگ واجب ہے اور مأمور بہ پرعمل کرنا ایک الگ واجب ہے اور ہرایک کا تارک مجرم اور قابل سزا ہے اور اسی طرح نہی عن المنکر ایک الگ واجب ہے اور منہی عنہ سے بچنا ایک الگ واجب ہے اور ہر ایک کا مرتکب قابل مؤاخذہ ہے تو حدیث مذکورہ کا مقصد یہ ہے کہ جو شخص لوگوں کو کسی اچھے کام کا حکم دیتا ہے یا کسی برے کام سے منع کرتا ہے تو ایق واولیٰ یہی ہے کہ وہ اپنے اس کہنے کے مطابق خود بھی عمل کرے اور حدیث کا مقصد یہ ہرگز نہیں کہ جو شخص کہ اپنے کہنے کے مطابق عمل نہیں کرتا تو وہ دوسروں کو بھی نہ کہے حاشا وکلا۔

اور اس کی نظیر قرآن کریم میں موجود ہے، چنانچہ سیدنا شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا:

﴿ .... وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَى مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ﴾ ①

ترجمہ: ''میرا یہ ارادہ بالکل نہیں کہ تمہارا خلاف کرکے خود اس چیز کی طرف جھک جاؤں جس سے تمہیں روک رہا ہوں میرا اروادہ تو اپنی طاقت بھر اصلاح کرنے کا ہی ہے میری توفیق اللہ ہی کی مدد سے ہے اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں''

جس کا واضح مطلب یہی ہے جیسا کہ ہم نے پہلے کہا تھا کہ امر بالمعروف ایک الگ واجب ہے اور مأمور بہ پرعمل کرنا ایک الگ واجب ہے اور اسی طرح نہی عن المنکر ایک الگ واجب ہے اور منہی عنہ سے بچنا ایک الگ واجب ہے، اور ایک کے چھوڑ دینے سے دوسرا ساقط نہیں ہوتا۔ هذا ما عندي والعلم عند الله.

---

① سورة هود:٨٨

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا قصہ

شہید، عالم اور سخی کا عدمِ اخلاص کی بناء پر جہنم میں جانے کا قصہ

تمہید: قرآن مجید میں اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا﴾ ①

ترجمہ: ''تو جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہے بس لازم ہے کہ وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے''

اس آیت مبارکہ میں رب کی عبادت میں کسی کو شریک بنانے کی جو ممانعت کی گئی اکثر و بیشتر مفسرین نے اس سے مراد شرک خفی (ریاکاری) لیا ہے، مطلب یہ ہے کہ بندہ کوئی بھی نیکی کا کام کرے اس میں ریاکاری کی آمیزش بالکل نہیں ہونی چاہیے ورنہ اس کا یہ نیک عمل نہ صرف ضائع اور برباد ہوگا بلکہ اس کیلئے وبال جان بھی ہوگا، چنانچہ اخروی انجام کے اعتبار سے شہید، عالم اور سخی کا آئندہ کا واقعہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ انہوں نے دنیا میں کتنے بہترین اعمال سرانجام دیئے مگر فقدانِ اخلاص کیوجہ سے شہید کی شہادت، عالم کا علم سیکھنا وسکھانا اور سخی کی جود وسخاوت سب کے سب تباہ و برباد ہوگئے اور یہ عاملین (شہید، عالم اور سخی) خود جہنم کا ایندھن بن گئے، اب پیش خدمت ہے اصل واقعہ۔

① سورۃ الکھف: ۱۱۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ فَقَالَ لَهُ نَاتِلُ أَهْلُ الشَّامِ :أَيُّهَا الشَّيْخُ! حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَعَمْ. سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ:فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُّ قَالَ كَذَبْتَ ، وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِيْءٌ، فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرُجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا. قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيْكَ الْقُرْآنَ ، قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِيٌّ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرُجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَاعَمِلْتَ فِيْهَا؟

ترجمہ: ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ناتل جوکہ اہل شام سے تھا، اس نے (ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے) کہا: اے شیخ! مجھے ایک حدیث بیان کرو جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، انہوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا: آپ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے جس شخص کا فیصلہ ہوگا، یہ وہ آدمی ہے جو شہید ہوا، اسے لایا جائیگا، اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کی اس سے پہچان کرائیگا، چنانچہ وہ پہچان لے گا، اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے (اے بندے!) تو نے اس کیلئے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں تیری راہ میں لڑا حتی کہ شہید ہوگیا، اللہ تعالیٰ فرمائیگا: تو جھوٹ بولتا ہے تو اس لئے لڑا تھا کہ لوگ کہیں کہ یہ بڑا بہادر ہے، چنانچہ کہا گیا، پھر اس شخص کے بارے میں حکم دیا جائیگا اسے منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں پھینک دیا جائیگا۔ ایک اور شخص ہوگا جس نے (دین کا) علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا، اور قرآن کو پڑھا۔ اسے لایا جائیگا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائیگا،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: مَاتَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيْهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ ، قَالَ: كَذَبْتَ ، وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ إِنَّهُ جَوَادٌ ، فَقَدْ قِيْلَ ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ ، ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ . ①

چنانچہ وہ ان نعمتوں کو پہچان لے گا، اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے، تونے اس کیلئے کیا عمل کیا؟ وہ کہیگا: میں نے علم پڑھا، دوسروں کو پڑھایا اورقرآن بھی پڑھا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو جھوٹ بولتا ہے تونے علم اس لئے پڑھا کہ لوگ تجھے عالم کہیں، اورقرآن اس لئے پڑھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں، تجھے (دنیا میں) عالم اورقاری کہا گیا، پھر حکم دیا جائیگا، اسے منہ کے بل گھسیٹ کرآگ میں ڈال دیا جائیگا۔ایک اورشخص ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نے (دنیامیں) مال دیا تھا، اسے لایا جائیگا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں دکھلائیگا وہ پہچان لے گا، اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے: تونے ان کیلئے کیا عمل کیا تھا؟ وہ کہیگا: میں نے خرچ کرنے کی کوئی ایسی راہ نہ چھوڑی جن میں خرچ کرنے کو توپسند کرتا تھا، مگر میں نے اس میں خرچ کیا۔اللہ تعالیٰ فرمائیگا: تو جھوٹ بولتا ہے تونے (مال) اس لئے خرچ کیا تاکہ لوگ یہ کہیں کہ یہ سخی ہے،

① رواہ مسلم ، کتاب الامارۃ ، باب من قاتل للریاء والسمعۃ استحق النار ، رقم الحدیث:١٩٠٥

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ لوگوں نے تجھے سخی کہہ دیا۔ پھر حکم دیا جائیگا اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم کی آگ میں پھینک دیا جائیگا۔

مذکورہ واقعہ سے عبرت آموز باتیں

① شہادت، علم اور سخاوت کی فضیلت: حدیث مذکور سے ان تینوں چیزوں کی فضیلت معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جملہ اعمال میں سے ان تین چیزوں کو خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

② اعمالِ صالحہ میں اخلاص کی اہمیت: حدیث مذکور سے بخوبی یہ معلوم ہوا کہ اعمال صالحہ کی قبولیت کیلئے اخلاصِ نیت شرط ہے، یعنی انسان اپنی آخرت کی کامیابی کیلئے جو عمل کرے اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو ضرور مدنظر رکھے، اگر عمل میں اخلاص نہیں تو یہ عمل بجائے کامیابی کی ضمانت کے اس کیلئے مضر و غیر مفید اور اس کی ہلاکت و تباہی کا موجب بن جائیگا۔ جیسا کہ ان تینوں اشخاص نے وہ تین (شہادت، علم اور سخاوت) بہترین اعمال انجام دیئے تھے، مگر اخلاص کے فقدان کی وجہ سے ان بہترین اعمال کے ہوتے ہوئے جہنم کا ایندھن بن گئے۔

③ حدیث مذکور سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حقوق العباد کے معاملات میں سب سے پہلے خونریزیوں کا فیصلہ ہوگا، یہی وجہ ہے کہ ان تینوں میں بھی سب سے پہلے شہرت پسند شہید کو لایا جائیگا، نیز یہی بات مزید وضاحت کے ساتھ ایک اور حدیث میں اس طرح آئی ہے:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَوَّلُ مَايُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ. ①

ترجمہ: ''عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں سب سے پہلا جو فیصلہ کیا جائیگا وہ خونریزی کے بارے میں ہوگا۔''

① رواه البخاري، كتاب الديات، باب قول الله تعالى:﴿ومن يقتل مؤمنا متعمدا فجزاءه جهنم﴾ الرقم:٦٨٦٤)/ مسلم كتاب القسامة، باب المجازاة بالدماء في الآخرة وإنها أول ما يقضى فيه بين الناس يوم القيامة، الرقم:١٦٧٨، واللفظ له.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ اعمال پر محاسبہ: حدیث مذکور سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قیامت کے دن انسان کو اپنے کیے ہوئے اعمال پر محاسبہ ہوگا، جیسا کہ اوپر والی حدیث میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں اشخاص میں سے ہر ایک کو اپنی نعمتوں کا تذکرہ و یاددہانی کروا کر آخر میں فرمایگا:

”فماعملت فیھا؟“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصادرومراجع

الف: القرآن الكريم

ب: كتب الحديث

١. صحيح البخاری للإمام أبی عبدالله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم البخاری (١٩٤-٢٥٦ھ)

٢. صحيح مسلم للإمام أبی الحسين مسلم بن الحجاج القشيری النيسابوری (٢٠٦-٢٦١ھ)

ج: شروح الحديث

١. فتح الباری شرح صحيح البخاری للإمام الحافظ أحمد بن علی بن حجر العسقلانی (٧٧٣-٨٥٢ھ)

٢. المنهاج فی شرح صحيح مسلم ابن الحجاج للإمام الحافظ محی الدين أبی زكريا يحی بن شرف النووی (٦٣١-٦٧٦ھ)

ھ: كتب اللغة

١. لسان العرب للإمام أبی الفضل محمد بن مكرم المعروف بابن منظور الإفريقی (٦٣٠-٧١١ھ)

٢. المعجم الوسيط قام بإخراج هذه الطبعة الدكتور ابراهيم أنيس.

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یادداشت

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

18 4

مؤلف کی تألیفات

شرح ارکان الایمان	اردو	مطبوع
شیر کا تھپڑ	اردو	مطبوع
أضواء التوحید	اردو	مطبوع
دور سعد بن أبي وقاص في الفتوحات الاسلامية	عربي	مخطوطہ
غزوات الرسول ﷺ	عربي	زیر طبع
کشف الصدر في شرح أسماء اهل بدر	عربي	مطبوع
مجمع المعلومات	عربي	مطبوع
عظمة الرسول ﷺ	عربي	مخطوطہ
أحسن القصص	اردو	زیر طبع
اصدق القصص	اردو	مطبوع
تحفہ اور ماڑہ	اردو	زیر طبع
اقسام توحید (ربوبیت، الوہیت، اسماء وصفات)	اردو	مطبوع
فضائل الجہاد	اردو	مخطوطہ
تاریخ الأنبياء والرسل علیہم السلام	عربي	زیر طبع
المختصر في أنباء من غبر	عربي	زیر تألیف
صلاة الرسول ﷺ	فارسی	زیر تألیف
خودنوشت عبد الغفور	اردو	مخطوطہ